Postal Reg.No:PB/0154/2003 to 2005

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رَسُوْلِہِ الْکَرِیم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 54 | شمارہ 11

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ یا 20 ڈالر امریکن

4 صفر 1426 ہجری 15 امان 1384 ہش 15 مارچ 2005ء

اخبار احمدیہ

قادیان 12 مارچ (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل حضور پرنور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عشق قرآن کے متعلق بصیرت افروز تشریح فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت وتندرستی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم ایدف امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

ارشاداتِ باری تعالیٰ و فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے متعلق

ارشاد باری تعالیٰ

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ (سورۃ الجمعہ: آیت ۳ تا ۵)

ترجمہ:۔ وہی خدا ہے جس نے ایک ان پڑھ قوم کی طرف انہی میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا جو اُن کو خدا کے احکام سناتا ہے اور اُن کو پاک کرتا ہے اور اُن کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے گو وہ اس سے پہلے بڑی بھول میں تھے۔ اور ان کے سوا ایک دوسری قوم میں بھی (وہ اُسے بھیجے گا) جو ابھی تک اُن سے ملی نہیں اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَیَاْبَی اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ کَرِهَ الْکٰفِرُوْنَ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ۔ (سورۃ التوبہ، آیت ۳۲۔۳۳)

ترجمہ:۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں (کی پھونکوں) سے بجھادیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کرنے کے سوا دوسری ہر بات سے انکار کرتا ہے خواہ کفار کو کتنا ہی برا لگے۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ باقی تمام دینوں پر اسے غالب کردے گو مشرکوں کو یہ بات بہت ہی بری لگے۔

فرمانِ نبوی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیُفِیْضُ الْمَالَ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا۔

(صحیح بخاری پارہ ۱۳ کتاب الانبیاء باب نزول عیسٰی بن مریم)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قریب ہے کہ ابن مریم تم میں نازل ہوں عادل حکم ہو کر وہ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر یعنی سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کریں گے اور مال اس بہتات سے ہوگا کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا۔ ان کے زمانہ میں ایک سجدہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُوْشِکُ مَنْ عَاشَ مِنْکُمْ اَنْ یَّلْقٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اِمَامًا مَّهْدِیًّا وَحَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَتَضَعُ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو اس وقت زندہ ہو وہ عیسٰی بن مریم کو پائے گا جو امام مہدی ہوں گے اور حکم عدل ہوں گے (یعنی اُمت کے فرقوں کے درمیان عدل وانصاف سے فیصلہ کرنے والے ہوں گے) اور صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ کو موقوف کردیں گے اور (اُن کے زمانہ میں) لڑائی اپنے اوزار رکھ دے گی یعنی مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہوجائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاُنْزِلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ "وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ" قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ یُرَاجِعْهُ حَتّٰی سَاَلَ ثَلٰثًا وَفِیْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ عَلٰی سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ (بخاری کتاب التفسیر باب الجمعہ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ پر سورۃ الجمعہ کی آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ نازل ہوئی میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ کون لوگ ہیں جب آپ نے جواب مرحمت نہیں فرمایا تو میں نے تین مرتبہ دریافت کیا اور حضرت سلمان فارسیؓ بھی ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ حضرت سلمانؓ پر رکھ کر فرمایا اگر ایمان ثریا کے قریب بھی ہوجائے گا (اپنی دوری کے اعتبار سے) تو ان میں سے کچھ لوگ یا ایک آدمی اسے وہاں سے لے آئے گا۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اداریہ

حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کیساتھ وابستگی میں ہی اب حقیقی نجات ہے

۱۹۰۵ء کا سال نہ صرف جماعت احمدیہ کی تاریخ میں غیر معمولی سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے بلکہ پوری دنیا کے لیے ایک عظیم انتباہ اور انذار وتبشیر اپنے اندر رکھتا ہے۔اس سال سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقی اور اسکی دینی ودنیوی اور اخروی بہتری اور فلاح کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکم سے عظیم بنیادوں کو استوار فرمایا۔ چنانچہ آپنے اس سال جماعت کی تبلیغ واشاعت کو جاری رکھنے کے لئے ایک عظیم الشان ادارہ مدرسہ احمدیہ کی تجویز جماعت کے سامنے رکھی۔تا کہ اسمیں ایسے ربانی علماء تیار ہوتے رہیں جو آپکی تعلیمات کو علمی و عملی طور پر دوسروں کے سامنے پیش کرسکیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ یہ ادارہ نہ صرف اندرون ملک ترقی کرتا رہا بلکہ دنیا کے دیگر ممالک میں بھی اسکی شاخیں قائم ہیں اور اسکے ذریعہ یقیناً ایسے افراد تیار ہوئے اور ہورہے ہیں جنہوں نے دنیا کے کونہ کونہ تک اسلام واحمدیت کا پیغام پہنچایا۔یہ ادارہ حضور کے ارشاد پر اگلے ہی سال ۱۹۰۶ء میں قائم ہوا۔

اسی طرح انتظامی امور کو جاری رکھنے اور بہتر کرنے کے لئے آپنے انجمن کار پردازان کی تجویز بھی ۱۹۰۵ء میں ہی رکھی تھی چنانچہ صدر انجمن احمدیہ کی شکل میں اس کا قیام پھر ۱۹۰۶ء میں ہوا اسکے نتیجہ میں جماعت کے نظام میں وسعت، مضبوطی اور دن بدن پختگی ہوتی جارہی ہے۔اور پوری دنیا میں جماعت احمدیہ کی شاخیں مضبوط ہورہی ہیں۔

ایک اور عظیم الشان نظام جو ہر فرد بشر کی اخلاقی، دینی اور روحانی نیز اخروی زندگی کی بہتری اور فلاح کیلئے آپنے باذن الٰہی جاری فرمایا وہ نظام وصیت ہے۔اس نظام میں بھی پوری دنیا میں افراد جماعت شامل ہورہے ہیں اور جہاں جماعت کا مالی نظام مضبوط ہورہا ہے افراد جماعت کی بھی اخلاقی اور روحانی ترقی ہورہی ہے۔۱۹۰۵ء میں اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ بھی ظاہر فرمایا کہ یہ زندگی کا آخری حصہ ہے جو گذر رہا ہے۔اور آپ کی اجل مقدر قریب آگئی ہے چنانچہ حضور نے رسالہ الوصیت لکھ کر ایک وصیت فرمائی جس میں آپ نے تحریر فرمایا کہ اب میری وفات کا وقت قریب ہے نیز آپ نے اپنی تعلیمات کا خلاصہ بیان کر کے جماعت کو نصیحت فرمائی کہ آپ کی لائی ہوئی تعلیمات پر قائم رہیں نیز فرمایا کہ میرے ذریعہ سے ایک تخم ریزی ہوئی یہ تخم اب اللہ کے فضل سے بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر طرف سے اسکی شاخیں نکلیں گی۔اور بڑا درخت بن جائے گا۔درمیان میں ابتلاء بھی آئیں گے لوگ مخالفت اور ہنسی ٹھٹھا بھی کریں گے اور سمجھیں گے کہ یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔اللہ تعالیٰ میرے جانے کے بعد دوسری قدرت کو بھیج دے گا۔جو قیامت تک تمہارے ساتھ رہے گی۔ چنانچہ آپکی بتائی ہوئی یہ ساری باتیں لفظ بلفظ پوری ہورہی ہیں۔اور جماعت احمدیہ کا پودا باوجود ہر طرح کی مخالفت کے اللہ کے فضل سے بڑھتا اور پھولتا پھلتا جارہا ہے اور ہر طرف سے اسکی شاخیں نکل رہی ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت کے ذریعہ ۹۷ سال سے اسکی ابپاشی اور حفاظت ہورہی ہے۔اور جیسے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیاء، ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں، توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔" (الوصیت)

زمین کی متفرق آبادیوں سے نیک فطرت لوگ توحید اور دین واحد پر جمع ہورہے ہیں جس کا نظارہ ہم سب اور پوری دنیا کے لوگ ہر سال عالمی بیعت کے موقعہ پر ملاحظہ کرتے ہیں۔

حضور علیہ السلام نے ۱۹۰۵ء میں ہی خدائی منشاء کے ماتحت بہشتی مقبرہ کا قیام فرمایا تا کہ اس میں وہ لوگ مدفون ہوں جنہوں نے اپنی زندگی نیکی، تقویٰ اور طہارت میں گزاری ہو اور مالی وجانی قربانیوں میں ایک شاندار مثال قائم کی ہو۔بفضلہٖ تعالیٰ نہ صرف ایسے مقبرہ کا قادیان میں قیام ہوا بلکہ دنیا کے اور ممالک میں بھی اسی طرح کے قبرستان اور مخصوص قطعے قائم ہوئے جو نہ صرف ان مرحومین کی یادوں کو زندہ کئے ہوئے ہیں بلکہ آنے والی نسلوں کے ایمانوں کو بھی زندہ وتازہ کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے ایسے موصی حضرات نہ صرف تقویٰ شعاری میں زندگی گذارتے ہیں بلکہ اطمینان قلب رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ضرور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرمائے گا۔اور ایسے افراد کی زندگیوں میں ہر طرح کی اخلاقی وروحانی تبدیلی بھی ہو جاتی ہے جو جماعتی تربیت کا ایک زبردست ذریعہ ہے۔اور دن بدن اس نظام میں لوگوں کا بڑھتے چلے جانا اس امر کا ثبوت ہے کہ یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کے منشاء اور ارادہ سے ہی ظہور پذیر ہوا ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۳۸ ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے اختتامی خطاب میں احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ ہر احمدی کو فکر اور کوشش کر کے نظام وصیت میں شامل ہو جانا چاہیئے۔کیونکہ اس میں شمولیت کی برکت سے پاک روحانی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اس لئے اس میں شامل ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان دعاؤں کا بھی وارث بننا چاہیئے جو آپنے اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "میری خواہش" ہے کہ اسمیں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھے اور ۲۰۰۵ء تک جب اس نظام پر ۱۰۰ سال پورے ہو جائیں تو ۱۵۰۰۰ نئی وصایا ہو جائیں اور دوسری خواہش یہ ہے کہ ۲۰۰۸ء میں جب نظام خلافت کے قیام پر ۱۰۰ سال پورے ہوں تو دنیا کے ہر ملک میں جماعت کے چندہ دہندگان میں سے کم سے کم ۵۰ فیصد افراد ایسے ہوں جو نظام وصیت میں شامل ہو چکے ہوں اور یہ بھی جماعت کی طرف سے خدا کے حضور ایک نذرانہ ہوگا۔خدام الاحمدیہ، انصار اللہ کی صف دوم اور لجنہ اماء اللہ کو اسمیں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔

۶ راگست ۲۰۰۴ء کے خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نظام وصیت بھی ذہنوں اور مالوں کو پاک کرنے کا ذریعہ ہے۔۔۔۔ جہاں اس نظام میں شامل ہونے والے تقویٰ میں ترقی کریں گے وہاں جماعت کی مضبوطی کا باعث بھی بنیں گے جیسا کی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں دو باتوں کا ذکر فرمایا ہے ایک تو یہ ہے کہ آپکی وفات کے بعد نظام خلافت کا اجراء اور دوسرے اپنی وفات پر آپ کو یہ فکر پیدا ہونا کہ ایسا نظام جاری کیا جائے جس سے افراد جماعت میں تقویٰ بھی پیدا ہو اور اسمیں ترقی بھی ہو اور دوسرے مالی قربانی کا بھی ایسا نظام جاری ہو جائے جس سے کھرے اور کھوٹے میں تمیز ہو جائے اور جماعت کی مالی ضروریات بھی باحسن پوری ہوسکیں۔اس لئے وصیت کا نظام جاری فرمایا تھا تو اس لحاظ سے میرے نزدیک میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ نظام خلافت اور نظام وصیت کا بڑا گہرا تعلق ہے۔

پس احباب جماعت کا فرض ہے کہ نظام وصیت میں جلد از جلد شامل ہوں اور انکے اندر تقویٰ کا اعلیٰ معیار قائم ہو اور جماعت کی مضبوطی کا بھی باعث بنے تا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد بھی پورا ہوسکے۔

۱۹۰۵ء میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے مخلوق کی دوری اور مامور من اللہ کے انکار اور تکذیب کی وجہ سے آئندہ آنے والے طرح طرح کے خوفناک عذابوں اور مصیبتوں کی بھی خبریں دیں چنانچہ "الوصیت" میں فرمایا "میں نے بطور کشف دیکھا ہے کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے۔۔۔۔پس تم ایسے دردناک دعاؤں میں لگ جاؤ کہ گویا مر ہی جاؤ تا دوسری موت سے خدا تمہیں بچائے دنیا کے لیے بڑی گھبراہٹ کے دن ہیں۔مگر دنیا نہیں سمجھتی لیکن کسی دن سمجھے گی۔دیکھو میں اسوقت اپنا فرض ادا کر چکا ہوں اور قبل اسکے کہ تنگی کے دن آویں میں نے اطلاع دے دی ہے۔" (مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵۱۵)

حضور علیہ السلام نے زلزلوں، بیماریوں، قحط وسیلاب اور دیگر آفتوں کی بھی بار بار خبر دی تا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور آپ پر ایمان لائیں اور دنیا کی آفتوں سے بچائے جائیں۔ حضرت اقدسؑ نے تحریر فرمایا

۹ راپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی ہے جو نمونہ قیامت اور ہوش ربا ہوگا۔ چونکہ دو مرتبہ مکرر طور پر اس عظیم مطلق نے اس آئندہ واقعہ پر مجھے مطلع فرمایا ہے اس لئے میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ عظیم الشان حادثہ جو محشر کے حادثہ کو یاد دلاوے گا، دور نہیں ہے مجھے خدائے عز وجل نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ دونوں زلزلے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے دو نشان ہیں انہیں نشانوں کی طرح جو موسیٰؑ نے فرعون کے سامنے دکھلائے تھے اور اس نشان کی طرح جو نوحؑ نے اپنی قوم کو دکھلایا تھا۔اور یاد رہے کہ ان نشانوں کے بعد ابھی بس نہیں ہے بلکہ کئی نشان ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ انسان کی آنکھ کھلے گی اور حیرت زدہ ہو کر کہے گا کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے۔ ہر ایک دن سخت اور پہلے سے بدتر آئے گا۔خدا فرماتا ہے کہ میں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا اور بس نہیں کروں گا جب تک کہ لوگ اپنے دلوں کی اصلاح نہ کرلیں اور جس طرح یوسفؑ نبی کے وقت میں ہوا کہ سخت کال پڑا یہاں تک کہ کھانے کے لئے درختوں کے پتے بھی نہ رہے اسی طرح ایک آفت کا سامنا موجود ہوگا۔ اور جیسا کہ یوسفؑ نے اناج کے ذخیرے سے لوگوں کی جان بچائی۔اسی طرح جان بچانے کیلئے خدا نے اس جگہ بھی مجھے ایک روحانی غذا کا مہتمم بنایا ہے۔جو شخص اس غذا کو سچے دل سے پورے ورن کے ساتھ کھائے گا میں یقین رکھتا ہوں کہ ضرور اس پر رحم کیا جائے گا۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۵۲۵)

آج ۲۹ راپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے دوسری مرتبہ کے زلزلہ شدیدہ کی نسبت اطلاع دی ہے۔سو میں محض ہمدردی مخلوق کے لئے عام طور پر تمام دنیا کو اطلاع دیتا ہوں کہ یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے کہ ایک شدید آفت سخت تباہی ڈالنے والی دنیا پر آ دیگی۔ جس کا نام خدا تعالیٰ نے بار بار زلزلہ رکھا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ قریب ہے یا کچھ دنوں کے بعد خدا تعالیٰ اس کو ظاہر فرمادے گا۔مگر بار بار خبر دینے سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ بہت دور نہیں ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی خبر اور اس کی خاص وحی ہے جو عالم الاسرار ہے۔اس کے مقابل پر جو لوگ یہ شائع کررہے ہیں کہ ایسا کوئی سخت زلزلہ آنے والا نہیں ہے۔وہ اگر منجم ہیں یا کسی اور علمی طریق سے اٹکلیں دوڑاتے ہیں، وہ سب جھوٹے ہیں اور لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔درحقیقت یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ وہ زلزلہ اس ملک پر آنے والا ہے جو پہلے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل میں گزرا۔بجز توبہ اور دل کے پاک کرنے کے کوئی اس کا علاج نہیں۔کوئی ہے جو ہماری اس بات پر ایمان لائے؟ اور کوئی ہے جو اس آواز کو دل لگا کر سنے؟

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۵۳۵)

چنانچہ سو سال کے عرصہ میں دنیا میں ہیبتناک اور خوفناک تباہیاں یکے بعد دیگرے آتی جارہی ہیں اور بعض تو ایسی خطرناک ہوتی ہیں جو واقعتاً قیامت اور محشر کا نمونہ رکھتی ہیں۔اور یہ سب آفتیں اور مصیبتیں آپکی صداقت کا بین ثبوت ہیں۔

پس ان سب مصیبتوں سے بچنے کے لئے ہمیں اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنی چاہئیں اور وہ ذرائع اختیار کرنے چاہئیں جو مامور زمانہ نے آج سے ٹھیک سو سال پہلے بتائے ہیں اسی سے ہماری اور ساری دنیا کی بقا اور نجات وابستہ ہے آپ فرماتے ہیں ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار (درثمین)

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ساری دنیا کے انسانوں کو اس حصار عافیت میں آنے اور رہنے کی توفق عطا فرمائے۔

(قریشی محمد فضل اللہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض

یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے خدا اسکو ہرگز ضائع نہیں کرے گا

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام

''مجھے اُس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افتراء کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اُس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرّہ کے خدا کی اُس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے وہ اُسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا'' (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۷،۸ مطبوعہ ۱۹۰۱ء)

بریلی کے ایک شخص نے حضرت بانی جماعتِ احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھا کہ کیا آپ وہی مسیح موعود ہیں جس کی نسبت رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے احادیث میں خبر دی ہے اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر اس کا جواب لکھیں اس پر حضورؑ نے اُسے حلفاً تحریر فرمایا کہ:۔

''میں نے پہلے بھی اس اقرار مفصل ذیل کو اپنی کتابوں میں قسم کے ساتھ لوگوں پر ظاہر کیا ہے اور اب بھی اس پرچہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر لکھتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان احادیث صحیحہ میں دی ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور دوسری صحاح میں درج ہیں وکفیٰ باللہ شہیداً

الراقم مرزا غلام احمد عفا اللہ عنہ وایدہ ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء (روحانی خزائن ملفوظات جلد نمبر ۱ صفحہ ۳۲۶۔۳۲۷)

''دنیا مجھے قبول نہیں کر سکتی کیونکہ میں دنیا میں سے نہیں ہوں۔ مگر جن کی فطرت کو اس عالم کا حصہ دیا گیا ہے وہ مجھے قبول کرتے ہیں۔ اور کریں گے۔ اور جو مجھے چھوڑتا ہے وہ اُس کو چھوڑتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جو مجھ سے پیوند کرتا ہے وہ اُس سے کرتا ہے جس کی طرف سے میں آیا ہوں۔ میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے جو شخص میرے پاس آتا ہے وہ ضرور اس روشنی سے حصہ لے گا مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دُور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا اس زمانہ کا حصنِ حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا''۔ (روحانی خزائن جلد ۳ فتح اسلام صفحہ ۳۴)

''میں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں۔ اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیوں کہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لیے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جسکو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے۔ اور آسمان پر ایک جوش اور ابال پیدا ہوا ہے جسنے ایک پتلی کی طرح اس مشت خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔ ہر یک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ میں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں۔ کیا وہ بھی زندہ ہے جسکو آسمانی صدا کا احساس نہیں' ازالہ اوہام صفحہ ۴۰۳

یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ خدا اسکو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ وہ راضی نہیں ہوگا جب تک کہ اسکو کمال تک نہ پہنچاوے اور وہ اسکی آبپاشی کریگا اور اسکے گرد احاطہ بنائیگا اور تعجب انگیز ترقیات دیگا۔ کیا تم نے کچھ کم زور لگایا۔ پس اگر یہ انسان کا کام ہوتا تو کبھی کا یہ درخت کاٹا جاتا۔ اور اسکا نام ونشان باقی نہ رہتا۔'' (روحانی خزائن جلد ۱۱ انجام آتھم صفحہ ۶۴)

''میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دُنیا میں کوئی میرا دُشمن نہیں ہے میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف اُن باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اُصول'' (روحانی خزائن جلد ۱۷، اربعین نمبر ۱ صفحہ ۳۴۴)

''میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ مسلمانوں کیلئے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں۔ وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے۔ اور عیسائیوں کیلئے کسر صلیب ہو اور اُن کا مصنوعی خدا نظر نہ آوے دُنیا اس کو بالکل بھول جاوے۔ خدائے واحد کی عبادت ہو۔

میرے ان مقاصد کو دیکھ کر یہ لوگ میری مخالفت کیوں کرتے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ جو کام نفاق طبعی اور دُنیا کی گندی زندگی کے ساتھ ہوں گے وہ خود ہی اس زہر سے ہلاک ہو جائیں گے۔ کیا کاذب کبھی کامیاب ہو سکتا ہے؟ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ مُسْرِف کَذَّاب کذّاب کی ہلاکت کے واسطے اس کا کذب ہی کافی ہے لیکن جو کام اللہ تعالیٰ کے جلال اور اُس کے رسول کی برکات کے اظہار اور ثبوت کے لئے ہوں اور خود اللہ تعالیٰ کے اپنے ہی ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہو پھر اس کی حفاظت تو خود فرشتے کرتے ہیں۔ کون ہے جو اس کو تلف کر سکے؟ یاد رکھو! میرا سلسلہ اگر نری دُکانداری ہے تو اس کا نام ونشان مٹ جائے گا۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے تو ساری دُنیا اس کی مخالفت کرے یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو اور کوئی بھی مدد نہ دے تب بھی میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہوگا۔

مخالفت کی میں پرواہ نہیں کرتا۔ میں اس کو بھی اپنے سلسلہ کی ترقی کیلئے لازمی سمجھتا ہوں۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ کا کوئی مامور اور خلیفہ دُنیا میں آیا ہو اور لوگوں نے چپ چاپ اُسے قبول کر لیا ہو دُنیا کی تو عجیب حالت ہے انسان کیسا ہی صدیق فطرت رکھتا ہو مگر دُوسرے اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے وہ تو اعتراض کرتے ہی رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارے سلسلہ کی ترقی فوق العادت ہو رہی ہے۔ بعض اوقات چار چار پانچ پانچ سو کی فہرستیں آتی ہیں اور دس دس پندرہ پندرہ تو روزانہ درخواستیں بیعت کی آتی رہتی ہیں اور وہ لوگ علیحدہ ہیں جو خود یہاں آکر داخل سلسلہ ہوتے ہیں۔

اس سلسلہ کے قیام کی اصل غرض یہی ہے کہ لوگ دُنیا کے گند سے نکلیں اور اصل طہارت حاصل کریں اور فرشتوں کی سی زندگی بسر کریں۔ مسیح کی موت کا جھگڑا بالکل صاف ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے قول سے اور مسیح علیہ السلام کے اپنے اقرار سے فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ میں موت ثابت کر دی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فعل سے معراج کی رات میں انکو مُردوں میں دیکھا۔ یہ منطق ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ جو شخص ابھی اس عالَم میں ہے وہ ان روحوں میں جو اس جہان سے گذر چکی ہیں کیونکر شامل ہو گیا''۔

(الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء بحوالہ ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۴۸۔۱۴۹)

''مسلمانو! یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں یہ خبر دی ہے اور میں نے اپنا پیام پہنچا دیا ہے اب اس کو سننا نہ سننا تمہارے اختیار میں ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور میں، خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو موعود آنے والا تھا وہ میں ہی ہوں اور یہ بھی پکی بات ہے کہ اسلام کی زندگی عیسیٰ کے مرنے میں ہے'' (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۵۷)

''بالآخر میں ہر ایک مسلمان کی خدمت میں نصیحتاً کہتا ہوں کہ اسلام کیلئے جاگو کہ اسلام سخت فتنہ میں پڑا ہے اس کی مدد کرو کہ اب یہ غریب ہے اور میں اسی لئے آیا ہوں اور مجھے خدا تعالیٰ نے علم قرآن بخشا ہے اور حقائق معارف اپنی کتاب کے مجھ پر کھولے ہیں اور خوارق مجھے عطا کئے ہیں سو میری طرف آؤ تا اس نعمت سے تم بھی حصہ پاؤ مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں کیا ضرور نہ تھا کہ ایسی عظیم الفتن صدی کے سر پر جس کی کھلی کھلی آفات ہیں ایک مجدد کھلے کھلے دعوے کے ساتھ آتا۔ سو عنقریب میرے کاموں کے ساتھ تم مجھے شناخت کرو گے'' (برکات الدعا صفحہ ۳۶ روحانی خزائن جلد ۳)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ

بزرگوں کی تعظیم کرو

طالب دُعا یکے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان 2248.1652, 2248.5222
2243.0794
رہائش: 2237-8468, 2237-0471

خطبہ جمعہ

کسی اعلیٰ تعلیم اور اس کے لانے والے کے اعلیٰ کردار کو جانچنے کے لئے اس شخص کی زندگی میں سچائی کے معیار بھی دیکھنا بہت ضروری ہوتا ہے اور یہ معیار ہمیں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سب سے بڑھ کر نظر آتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کا تقاضا ہے کہ آپؐ کی سیرت کے ہر پہلو کو دیکھا جائے اور بیان کیا جائے۔

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی سے آپ کے صادق اور راستباز ہونے سے متعلق اپنوں اور غیروں کی مختلف گواہیوں کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 11 رفروری 2005ء بمطابق 11 رتبلیغ 1384 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ـ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ـ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾ (سورة يونس آيت نمبر 17)

انبیاء دنیا میں مبعوث ہوتے ہیں تو لوگوں کو اپنی گزشتہ زندگی کا حوالہ دے کر یہ کہتے ہیں، قوم کے لوگوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ یہ جو ہماری زندگی تمہارے سامنے گزری اس میں ہمارا جو کردار بھی تمہیں نظر آئے گا یا نظر آیا وہ یہی نظر آئے گا کہ سچ بات پر قائم رہے اور سچ کہا اور سچ پھیلانے کی کوشش کی۔ اور اس وصف کے اعلیٰ ترین معیار ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نظر آتے ہیں۔ آپؐ کی زندگی کا ہر لمحہ اس اعلیٰ خُلق کے نور سے منور تھا۔ آپؐ کا ہر عمل، ہر فعل، دعویٰ نبوت سے پہلے بھی سچائی اور حق گوئی سے سجا ہوا تھا۔ تبھی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس اعلیٰ خُلق کی مثال دیتے ہوئے کفار کو مخاطب کر کے اس آیت میں جو میں نے تلاوت کی ہے فرمایا ہے کہ تُو کہہ دے کہ اگر اللہ چاہتا تو میں تم پر اس کی تلاوت نہ کرتا اور نہ وہ اللہ تمہیں اس بات پر مطلع کرتا۔ پس میں اس رسالت سے پہلے بھی تمہارے درمیان لمبی عمر گزار چکا ہوں، کیا تم عقل نہیں کرتے؟۔ تم جو مجھ پر یہ الزام دے رہے ہو کہ یہ جو مَیں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے یہ غلط ہے، جھوٹ ہے اور قطعاً مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث نہیں کیا گیا، مَیں دنیاداروں کی طرح اپنی لیڈری کی دکان چمکانے کے لئے (نعوذ باللہ) یہ دعویٰ کر رہا ہوں تاکہ تم لوگ کسی طرح مجھے اپنا سردار تسلیم کر لو یا تنگ آ کر میرے سے شرائط طے کرنے لگ جاؤ۔ تو سن لو کہ ان بکھیڑوں سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے، ان دنیا داری کی باتوں سے مجھ کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اگر یہ باتیں، یہ چیزیں مجھے چاہیے ہوتیں تو مَیں تمہاری مرضی کی باتیں تمہیں بتاتا جو تمہیں خوش کر دیتیں۔ مجھ پر تم اعتراض کرنے والے نہ ہوتے بلکہ فوراً مجھے وہ مقام دینے والے بن جاتے۔ لیکن مَیں تو تمہیں حق کا وہ پیغام پہنچا رہا ہوں جو خدا تعالیٰ نے مجھ پر اتارا ہے۔ اس لئے مجھ سے اس بارہ میں نہ لڑو۔ اگر اللہ یہ پیغام تم تک پہنچانا نہ چاہتا تو مَیں قطعاً تمہیں وہ باتیں نہ کہتا جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سکھائیں اور مَیں نے تمہیں بتائیں۔ تم مجھے شک کی نظر سے دیکھ رہے ہو کہ شاید یہ ساری باتیں مَیں نے اپنے پاس سے گھڑ لی ہیں۔ کچھ تو ہوش کرو۔ میں تمہارے درمیان ایک عرصے سے رہ رہا ہوں۔ دو چار سال کا عرصہ نہیں ہے، دس بیس سال کا عرصہ نہیں ہے گو کہ یہ عرصہ بھی کسی کے کردار کو جانچنے کے لئے بہت ہوتا ہے۔ لیکن اس میں کہا جا سکتا ہے کہ جوانی کی عمر ہے کئی اتار چڑھاؤ آتے ہیں۔ فرمایا کہ میری تو یہ عمر بھی گزر گئی ہے جو جوانی کی عمر ہوتی ہے اور چالیس سال کی پختہ عمر ہو گئی ہے۔ اور یہ تمام عرصہ مَیں نے تمہارے درمیان گزارا ہے۔ یہ تو وہ عمر ہے جس میں اب عمر ڈھلنے کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ میری گزشتہ چالیس سالہ زندگی تمہارے سامنے ہے۔ مَیں نے کبھی بھی کسی بھی معاملے میں جھوٹ تو در کنار، حق سے اور سچ سے رتی بھر بھی انحراف نہیں کیا، ذرا سا بھی حق سے پیچھے نہیں ہٹا۔ اب اس عمر میں کیا مَیں تمہاری سرداری لینے کے لئے خدا پر جھوٹ بولوں گا!؟۔

تو یہ ہے وہ شاندار گواہی جو خدا تعالیٰ نے وحی کر کے آپؐ کے ذریعے کفار تک پہنچائی، دنیا تک پہنچائی کہ کچھ تو ہوش کے ناخن لو، کیوں تمہاری مت ماری گئی ہے، تمہاری عقل کو کیا ہو گیا ہے۔ آج بھی جو لوگ قرآن کو نہیں مانتے ان میں سے بعض ایسے ہیں جن کا کام اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کے سوا کچھ نہیں ہے۔ وہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ قرآن میں سے تم دکھا رہے ہو اور ہم لوگ تو اس کو مانتے نہیں کہ یہ الہامی کتاب ہے۔ تم نے کہانی بنا کر خود ہی اس کے بارے میں گواہی دے دی۔ تو ایسے لوگوں کو کم از کم حقائق اور واقعات سے ہی سچائی کو پرکھ لینا چاہئے۔

یہ جو آپؐ نے اتنا لمبا عرصہ کفار میں گزارا اور یہ جو اتنا بڑا دعویٰ کفار کے سامنے رکھا کہ تمہارے سامنے میری زندگی ہے اس پر غور کرو۔ اس پر کبھی کفار مکہ نے انگلی نہیں اٹھائی کہ تم جھوٹ بول رہے ہو، فلاں فلاں موقع پر جھوٹ نہیں بولا تھا؟ یاد کرایا جائے۔ ایک بھی مثال ایسی نہیں ملتی کہ کفار نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس استدلال پر اس دلیل کو ردّ کیا ہو، کوئی اس پہ اعتراض کیا ہو۔ اس کے برعکس آپؐ کو صدوق کہا جاتا تھا۔ اس کی مثالیں ہیں۔ یعنی جھوٹ بولنا تو ایک طرف رہا، صداقت کا ایسا اعلیٰ نمونہ تھے جس کی مثال نہیں ملتی۔ ایسے واقعات کی بعض مثالیں مَیں پیش کرتا ہوں لیکن اس سے پہلے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ: ”انبیاء وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے اپنی کامل راستبازی کی قوی حجت پیش کر کے اپنے دشمنوں کو بھی الزام دیا جیسا کہ یہ الزام قرآن شریف میں حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے موجود ہے جہاں فرمایا ہے ﴿فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ـ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾ (سورة يونس الجزو 11) یعنی میں ایسا نہیں کہ جھوٹ بولوں اور افتراء کروں۔ دیکھو مَیں چالیس برس اس سے پہلے تم میں ہی رہتا رہا ہوں کیا کبھی تم نے میرا کوئی جھوٹ یا افتراء ثابت کیا؟ پھر کیا تم کو اتنی سمجھ نہیں یعنی یہ سمجھ کہ جس نے کبھی آج تک کسی قسم کا جھوٹ نہیں بولا وہ اب خدا پر کیوں جھوٹ بولنے لگا۔ غرض انبیاء کے واقعات عمری اور ان کی سلامت روشی ایسی بدیہی اور ثابت ہے“۔ یعنی واضح اور ثابت شدہ ہے۔ ”کہ اگر سب باتوں کو چھوڑ کر ان کے واقعات ہی کو دیکھا جائے تو ان کی صداقت ان کے واقعات سے ہی روشن ہو رہی ہے۔ مثلاً اگر کوئی منصف اور عاقل ان تمام براہین اور دلائل صدق نبوت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اس کتاب میں لکھی جائیں گی، قطع نظر کر کے محض ان کے حالات پر ہی غور کرے تو بلاشبہ ان حالات پر غور کرنے سے ان کے نبی صادق ہونے پر دل سے یقین کرے گا اور کیوں کر یقین نہ کرے وہ واقعات ہی ایسے کمال سچائی اور صفائی سے معطر ہیں کہ حق کے طالبوں کے دل بلا اختیار ان کی طرف کھینچے جاتے ہیں“۔

(براہين احمديہ .روحانی خزائن جلد اول صفحہ 107-108 جديد ايڈيشن)

یہ آپ نے براہین احمدیہ میں فرمایا تھا۔ تو بہرحال آگے مَیں باقی باتیں تو نہیں بیان کر رہا۔ اب احادیث سے کچھ واقعات بیان کروں گا جن سے آپؐ کی سچائی پر معاشرے کے ہر طبقے نے مہر ثبت کی ہے، گواہی دی ہے۔ جس میں گھر والے بھی ہیں، کاروباری شریک بھی ہیں، دوست بھی ہیں اور دشمن بھی ہیں

کہ یہ وہ سچا انسان تھا جسے ہم بلا مبالغہ صدوق کہتے تھے اور کہتے ہیں۔

ابتدائے جوانی میں ہی قریش مکہ کی ایک گواہی ہے جو انہوں نے آپؐ کے صادق اور امین ہونے پر دی۔ ایک واقعہ ہے کہ جب تعمیر کعبہ کے وقت حجر اسود کی تنصیب کے لئے قبائل کا باہم اختلاف ہوا درنوبت جنگ وجدال تک پہنچنے لگی تو چار پانچ دن تک کوئی حل نظر نہیں آ رہا تھا۔ پھر ان میں سے ایک عقلمند شخص نے مشورہ دیا، جن کا نام ابوامیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مختوم تھا۔ یہ سب سے بوڑھے شخص اور تجربہ کار تھے۔ عموماً بوڑھے ذرا ہوش سے کام لیتے ہیں۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ اختلاف کرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ فیصلہ کرلو کہ جو شخص کل سب سے پہلے بیت اللہ میں آئے گا وہ فیصلہ کردے۔ اس بات پر سارے راضی ہو جاؤ۔ چنانچہ سب نے یہ تجویز مان لی اور اگلے روز انہوں نے دیکھا کہ سب سے پہلے بیت اللہ میں داخل ہونے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ چنانچہ جب انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہا ھٰذَا الْاَمِیْن یہ تو امین ہے۔ ہم خوش ہوگئے یہ محمدؐ ہیں۔ چنانچہ جب وہ ان کے پاس پہنچے اور قریش نے حجر اسود کے وضع کرنے کا جھگڑا بتایا۔ جب حجر اسود لگانا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس ایک کپڑا لاؤ۔ چنانچہ آپؐ کو کپڑا پیش کیا گیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا بچھایا اور حجر اسود کو اس چادر پہ رکھ دیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا ہر قبیلہ اس چادر کا ایک کونہ پکڑ لے۔ پھر سب مل کر حجر اسود کو اٹھاؤ۔ چنانچہ انہوں نے ایسے ہی کیا۔ یہاں تک کہ جب وہ حجر اسود جہاں رکھنا تھا اپنی اس جگہ پر پہنچ گیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے اس کی جگہ پر نصب فرما دیا۔

(السیرة النبویة لابن ھشام۔ اشارة ابی امیة بتحکیم اول داخل فکان رسول اللہؐ)

تو جیسا کہ اس وقت کفار نے، قریش کے سرداروں نے آپؐ کو امین کہا تھا۔ یہ دعویٰ سے بہت پہلے کا قصہ ہے، جوانی کا قصہ ہے۔ اور امین بھی وہی ہوتا ہے جو سچ پر قائم رہنے والا ہو۔ کبھی کوئی جھوٹا شخص امانت دار نہیں ہوسکتا۔ تو دیکھیں اس بات سے سرداران قریش میں آپؐ کا ایک مقام تھا۔ اگر آپؐ دنیاداروں کی طرح سرداری یا لیڈری چاہتے تو اس مقام کی وجہ سے وہ حاصل کرسکتے تھے۔ لیکن آپؐ کو تو اس چیز سے کوئی غرض نہیں تھی۔

پھر دیکھیں انہیں جوانی کے ایام کی بات ہے۔ جب حضرت خدیجہؓ نے ا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق بیانی اور امانتداری اور اعلیٰ اخلاق کا حال سن کر اپنا مال آپ کو دے کر تجارت کے لئے آپؐ کو روانہ کیا۔ اس سفر میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غلام میسرہ بھی آپؐ کے ساتھ تھے۔ واپسی پہ میسرہ نے سفر کے حالات بیان کئے تو حضرت خدیجہؓ نے ان سے متاثر ہوکر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شادی کا پیغام بھجوایا۔ کہ آپؐ قرابت داری کا خیال رکھتے ہیں، قوم میں معزز ہیں، امانتدار ہیں اور احسن اخلاق کے مالک ہیں اور بات کہنے میں سچے ہیں۔ (السیرة النبویة لابن ھشام صفحه 149)

تو سچائی اور امانتداری کے اعلیٰ معیار جو آپؐ نے اس وقت جوانی کے وقت میں قائم کئے تھے۔ تجارتی سفر میں اپنے ساتھیوں کو دکھائے تھے۔ اور وہ غلام جو آپؐ کے ساتھ تھا وہ بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور آپؐ کا گرویدہ ہوگیا۔ واپس آکے اپنی مالکن کو بتایا کہ کیسا ایماندار اور سچا شخص ہے۔

پھر بیوی کی گواہی ہے۔ بیویاں جو اپنے خاوند کے اچھے برے کی رازدار ہوتی ہیں، وہی ان کے گھریلو حالات ومعاملات میں گواہی دے سکتی ہیں، انہیں کی گواہی وزن رکھنے والی گواہی ہے جو مل سکتی ہے۔ تو اس بارے میں بھی ایک روایت میں بیان ہے۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی کے نزول کا ذکر کرتے ہوئے (یہ تفصیلی روایت ہے) بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وحی کے وقت اپنی پریشانی کا ذکر کیا۔ تو انہوں نے آپؐ کو تسلی دیتے ہوئے کہا: ''کَلَّا اَبْشِرْ فَوَاللّٰہِ لَا یُخْزِیْکَ اللّٰہُ اَبَدًا اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَ تَصْدُقُ الْحَدِیْثَ'' یعنی ویسے نہیں جیسے آپ سوچ رہے ہیں، آپؐ کو مبارک ہو۔ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ آپؐ کو کبھی رُسوا نہیں کرے گا۔ آپؐ صلہ رحمی کرتے ہیں اور راست گوئی اور سچائی سے کام لیتے ہیں۔

(بخاری کتاب التعبیر باب اول ما بدیء به رسول اللہ من الوحی الرؤیا الصالحة)

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

پھر دیکھیں دوست کی گواہی۔ وہ دوست جو بچپن سے ساتھ کھیلا، پلا، بڑھا، یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اس دوست نے ہمیشہ ہر حالت میں آپؐ کو سچ کہتے اور سچ کی تلقین کرتے ہی دیکھا اور سنا تھا۔ اس لئے ان کے ذہن میں کبھی یہ تصور آ ہی نہیں سکتا تھا کہ کبھی یہ شخص جھوٹ بھی بول سکتا ہے۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے جب آپؐ کے دعویٰ کے بارے میں سنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصرار کے باوجود کوئی دلیل نہیں چاہی۔ کیونکہ ان کا زندگی بھر کا یہی مشاہدہ تھا کہ آپؐ ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔ آپؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف یہی پوچھا کہ کیا آپؐ نے دعویٰ کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت کرنی چاہی تو ہر بار یہی عرض کی کہ مجھے صرف ہاں یا نہ میں بتا دیں۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کہنے پر عرض کیا کہ میرے سامنے تو آپؐ کی ساری سابقہ زندگی پڑی ہوئی ہے۔ مَیں کس طرح کہہ سکتا ہوں کہ بندوں سے تو سچ بولنے والا ہو اور اس کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والا ہو اور خدا پر جھوٹ بولے۔ (دلائل النبوة للبیھقی جلد2 صفحه 164 دار الکتب العلمیة بیروت)

اب کوئی کہہ سکتا ہے کہ گھر والوں کی یا ملازمین کی یا دوستوں کی گواہی تو ایسی ہے کہ اگر کسی میں تھوڑی بہت غلطی بھی ہو، کمی بھی ہو تو پردہ پوشی کرسکتے ہیں، درگزر کر دیتے ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ کون سی گواہیاں ہیں۔ اس کے لئے ہم دیکھتے ہیں کہ دشمن بھی جو گواہی آپؐ کے بارے میں دیتا ہے وہ تو ایسی گواہی ہے جس کو کسی طرح ردّ نہیں کیا جاسکتا۔

چنانچہ اس کی ایک مثال آپؐ کے اشد ترین دشمن النضر بن حارث کی گواہی ہے۔ ایک مرتبہ سرداران قریش جمع ہوئے جن میں ابوجہل اور اشد ترین دشمن النضر بن حارث بھی شامل تھے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جب کسی نے یہ کہا کہ انہیں جادوگر مشہور کر دیا جائے یا جھوٹا قرار دے دیا جائے تو نضر بن حارث کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔ اے گروہ قریش! ایک ایسا معاملہ تمہارے پلے پڑا ہے جس کے مقابلے کے لئے تم کوئی تدبیر بھی نہیں لاسکے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم میں ایک نوجوان لڑکے تھے اور تمہیں سب سے زیادہ محبوب تھے۔ سب سے زیادہ سچ بولنے والے تھے۔ تم میں سب سے زیادہ امانتدار تھے۔ اب تم نے ان کی کنپٹیوں میں عمر کے آثار دیکھے اور جو پیغام وہ لے کر آئے تم نے کہا وہ جادوگر ہے۔ ان میں جادو کی کوئی بات نہیں۔ ہم نے بھی جادوگر دیکھے ہوئے ہیں۔ تم نے کہا وہ کاہن ہے۔ ہم نے بھی کاہن دیکھے ہوئے ہیں۔ وہ ہرگز کاہن نہیں ہیں۔ تم نے کہا وہ شاعر ہیں، ہم شعر کی سب اقسام جانتے ہیں وہ شاعر نہیں ہے۔ تم نے کہا وہ مجنون ہے، ان میں مجنون کی کوئی بھی علامت نہیں ہے۔ اے گروہ قریش! مزید غور کرلو کہ تمہارا واسطہ ایک بہت بڑے معاملے سے ہے۔ (السیرة النبویة لابن ھشام صفحه نمبر 224)

پھر دیکھیں ایک اور گواہی جو دشمنوں کے سردار ابوجہل کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابوجہل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ہم تمہیں جھوٹا نہیں کہتے۔ البتہ ہم اس تعلیم کو جھوٹا سمجھتے ہیں جو تم پیش کرتے ہو۔ جب عقل پر پردے پڑ جائیں، کسی کی مت ماری جائے تو تبھی تو وہ ایسی باتیں کرتا ہے۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم کچھ تو عقل کرو۔ کیا ایک سچا آدمی جھوٹی تعلیم دے سکتا ہے۔ سچا آدمی تو سب سے پہلے اس جھوٹی تعلیم کے خلاف کھڑا ہوگا۔

پھر ایک اور موقع پر آپؐ کے صادق ہونے پر دشمن کی گواہی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہیں ابوسفیان بن حرب نے بتایا کہ جب وہ شام کی طرف ایک تجارتی قافلے کے ساتھ گیا ہوا تھا تو ایک دن شاہ روم، ہرقل نے ہمارے قافلے کے افراد کو بلا بھیجا تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت وہ کچھ سوالات پوچھ سکے۔ شہنشاہ روم کے دربار میں ہرقل سے اپنی گفتگو کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بیان کیا کہ اس نے مجھ سے کچھ سوال کئے۔ ان میں سے ایک سوال یہ تھا کہ کیا دعویٰ سے پہلے تم لوگ اس پر جھوٹ بولنے کا الزام لگاتے تھے؟ مَیں نے جواباً کہا کہ نہیں۔ اس پر ہرقل نے ابوسفیان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ جب تو نے میرے اس سوال کا جواب نفی میں دیا تو مَیں نے سمجھ لیا کہ ایسا کبھی نہیں ہوسکتا کہ وہ لوگوں پر تو جھوٹ باندھنے سے بازرہے مگر اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے۔ ہرقل نے کہا مَاذَا یَاْمُرُکُمْ کہ محمدؐ آپ کو کس چیز کا حکم دیتے ہیں۔ ابوسفیان نے کہا وہ کہتا ہے، اللہ کی عبادت کرو جو اکیلا ہی معبود ہے اور اس کا کسی چیز میں شریک نہ قرار دو اور ان باتوں کو جو تمہارے آباؤ اجداد کہتے تھے چھوڑ دو۔ اور وہ ہمیں نماز قائم کرنے، سچ بولنے، پاکدامنی اختیار کرنے اور صلہ رحمی کرنے کا حکم دیتا ہے۔ تب ہرقل نے کہا کہ جو تو کہتا ہے اگر یہ سچ ہے تو پھر عنقریب میرے قدموں کی اس جگہ کا بھی وہی مالک ہو جائے گا۔ (بخاری کتاب بدء الوحی، نمبر7)

پھر باوجود نہ ماننے کے آپؐ کی سچائی کا رعب تھا، اُس نے بھی اندر سے مخالفین کے دل دہلائے ہوئے تھے۔ اور وہ اس فکر میں رہتے تھے کہ اس سچے آدمی کی اگر یہ باتیں اور یہ تعلیم بھی سچی ہوئی تو ہمارا کیا ہو گا۔ اس خوف کا ایک واقعہ میں اس طرح ذکر ہے کہ قریش نے ایک دفعہ سردار عتبہ کو قریش کا نمائندہ بنا کر

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھجوایا۔ اس نے کہا آپ ہمارے معبودوں کو کیوں برا بھلا کہتے ہیں اور ہمارے آباء کو کیوں گمراہ قرار دیتے ہیں۔ آپؐ کی جو بھی خواہش ہے ہم پوری کر دیتے ہیں، آپ ان باتوں سے باز آئیں۔ حضورؐ تحمل اور خاموشی سے اس کی باتیں سنتے رہے۔ جب وہ سب کہہ چکا تو آپ نے سورۃ حٰمٓ فصلت کی چند آیات تلاوت کیں۔ جب آپؐ اس آیت پر پہنچے کہ میں تمہیں عاد و ثمود جیسے عذاب سے ڈراتا ہوں تو اس پر عتبہ نے آپ کو روک دیا کہ اب بس کریں اور خوف کے مارے اٹھ کر چل دیا۔ اس نے قریش کو جا کر کہا کہ تمہیں پتہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات کہتا ہے تو کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں تم پر وہ عذاب نہ آ جائے جس سے وہ ڈراتا ہے۔ تمام سردار یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ (السیرۃ الحلبیۃ از علامہ برہان الدین جلد 1 صفحہ 303 مطبوعہ بیروت)

پھر آپؐ کی سچائی کی گواہی صرف اتنی نہیں کہ ایک آدھ مثالیں مختلف طبقات میں سے مل جاتی ہیں بلکہ پوری قوم نے جمع ہو کر آپؐ کے صادق القول ہونے پر گواہی دی ہے۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ﴿وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ یعنی 'اپنے قریبی رشتہ داروں کو ہوشیار اور بیدار کر' کے احکام اترے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر چڑھ گئے اور بلند آواز سے پکار کر اور ہر قبیلہ کا نام لے کر قریش کو بلایا۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپؐ نے فرمایا کہ اے قریش! اگر میں تم کو یہ خبر دوں، یہ بتاؤں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک بہت بڑا لشکر چھپا ہوا ہے جو عنقریب تم پہ حملہ کرنے والا ہے۔ تو کیا تم میری بات مان لو گے۔ اور پہاڑی اتنی اونچی نہیں تھی اور بظاہر یہ بات بالکل ناقابل قبول تھی لیکن کیونکہ ان کو پتہ تھا کہ یہ شخص جھوٹ نہیں بولتا، کبھی کوئی غلط بات نہیں کہہ سکتا، سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہاں ہم ضرور مانیں گے کیونکہ ہم نے تمہیں صادق القول پایا ہے۔، ہمیشہ سچی بات کہنے والا پایا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا تو پھر سنو، میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ اللہ کے عذاب کا لشکر تمہارے قریب پہنچ چکا ہے۔ خدا پر ایمان لاؤ اور عذاب سے بچ جاؤ۔

(سیرت خاتم النبیین مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے صفحہ 128)

بہرحال یہ باتیں سن کے قریش وہاں سے چلے گئے اور ہنسی مذاق اور ٹھٹھا کرنے لگے، تعلیم کا مذاق اڑایا۔ لیکن اس کے باوجود یہ نہیں کہہ سکے کہ آپؐ جھوٹے ہیں۔ آپؐ کو بہت برا بھلا کہا اور بھی سخت الفاظ استعمال کئے تھے لیکن یہ نہ کہہ سکے کہ آپؐ ہمیشہ کی طرح جھوٹ بول رہے ہیں۔ اگر منہ سے الفاظ نکلے تو یہی کہ ہمیشہ آپ نے سچ بولا ہے اور یقیناً آپؐ سچ بول رہے ہیں۔ آپؐ کی سچائی کا معیار اتنا بلند، واضح اور روشن تھا کہ سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا تھا کہ آپؐ پر کوئی جھوٹ بولنے کا الزام لگا سکے، اشارہ بھی کر سکے۔

پھر آپ کے چچا کی ایک گواہی ہے۔ جب محصوری کے زمانے میں، جب شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے تھے۔ تیسرا سال جب ہونے کو آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر ابوطالب کو اطلاع دی کہ بنوہاشم سے بائیکاٹ کا جو معاہدہ خانہ کعبہ میں لٹکایا ہوا تھا۔ ساروں نے بائیکاٹ کیا تھا اس کا معاہدہ تھا، خانہ کعبہ میں لٹکایا گیا تھا۔ اس میں سوائے اللہ کے لفظ کے باقی سارا جو معاہدہ ہے اس کو دیمک کھا گئی ہے۔ اور ابوطالب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات پر اتنا یقین تھا کہ انہوں نے جا کے پہلے اپنے بھائیوں سے کہا کہ خدا کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آج تک کبھی کوئی غلط بات نہیں کی۔ اور یہ اس نے مجھے بتایا ہے اور لازماً یہ بھی سچی بات ہے۔ پھر وہ دوسرے قریش کے سرداروں کے پاس گئے ان کو بھی وہی بات بتائی کہ تمہارے معاہدے کو دیمک کھا گئی ہے۔ اور تم بھی جانتے ہو اور میں بھی جانتا ہوں کہ اس نے آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ تو جا کر دیکھ لیتے ہیں۔ اگر تو میرا بھتیجا سچا نکلا تو تمہیں بائیکاٹ کا فیصلہ بدلنا ہو گا اور اگر وہ جھوٹا ہوا تو میں اسے تمہارے حوالے کر دوں گا۔ جو مرضی سلوک کرنا، قتل کر دیا جو چاہے کرو۔ اور پھر جب وہ وہاں گئے تو دیکھا تو سب کفار نے اس پر رضامندی کا اظہار کیا کہ واقعی وہاں سوائے اللہ کے لفظ کے باقی سارے معاہدے کو دیمک کھا گئی تھی۔ چنانچہ وہ ختم سمجھا گیا۔

(الوفاء باحوال المصطفی لابن جوزی صفحہ 198 بیروت)

اب بظاہر تو آپؐ کے سچا ہونے کی بات ابوطالب نے کی ہے۔ لیکن تمام سرداران قریش کا خاموش ہو جانا یہ ثابت کرتا ہے کہ ان کو بھی یقین تھا کہ آپؐ سچ کہنے والے ہیں، بلکہ یہ بھی یقین تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا بھی سچا ہے جس نے یہ خبر دی ہے۔ لیکن خدا کو نہ ماننا، اس کے لئے تو تکبر اور ڈھٹائی تھی جو آڑے آتی تھی۔ کیونکہ اگر یہ یقین نہ ہوتا کہ واقعی کاغذ کو دیمک کھا گئی ہے یا ایسی کوئی بات ہے، خدا نے خبر دی ہے تو ہنسی مذاق میں ٹال سکتے تھے۔ لیکن بڑے سنجیدہ ہو کر سارے وہاں گئے۔

پھر ایک اور مخالف اور اس کی بیوی کی گواہی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ عمرہ کے لئے گئے تو امیہ بن خلف ابوصفوان کے پاس ٹھہرے اور امیہ بن خلف شام جاتے ہوئے سعد کے ہاں مدینہ میں ٹھہرا کرتا تھا۔ بہرحال کہتے ہیں امیہ نے سعد کو کہا آپ انتظار کریں اور جب دوپہر ہو اور لوگ غافل ہو جائیں تو اس وقت عمرہ کر لینا۔ اس وقت کفار کے سامنے کھلے بندوں کر نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ اس دوران کہ جب سعد طواف کر رہے تھے ابوجہل آ گیا اور اس نے کہا کعبہ کا طواف کرنے والا کون شخص ہے۔ انہوں نے کہا میں سعد ہوں۔ اس پر ابوجہل نے کہا تم کعبہ کا امن کے ساتھ طواف کر رہے ہو حالانکہ تم نے محمد اور ان کے ساتھیوں کو پناہ دے رکھی ہے۔ سعد نے کہا ہاں، ہم نے ایسا کیا ہوا ہے۔ چنانچہ وہ ایک دوسرے سے اونچی آواز میں باتیں کرنے لگے۔ اس پر امیہ نے سعد سے کہا ابوالحکم پر آواز بلند نہ کرو یہ اس وادی کا سردار ہے۔ سعد نے کہا اللہ کی قسم اگر تم نے مجھے طواف کرنے سے روکا تو میں تیری شام کے ساتھ جو تجارت ہے اس میں روک بن جاؤں گا۔ شام کے ساتھ تجارت اس کے رستے سے ہوتی تھی۔ اس پر امیہ سعد سے کہنے لگا اپنی آواز بلند نہ کرو اور وہ ان کو پکڑ کر روک رہا تھا۔ اس پر سعد ناراض ہو گئے اور کہا مجھے چھوڑ دو۔ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہوں نے کہا ہے کہ تم ان کے ہاتھوں قتل ہونے والے ہو۔ اس پر امیہ نے کہا: کیا میں؟ سعد نے کہا ہاں! اس پر امیہ نے کہا اللہ کی قسم محمدؐ جب بات کرتا ہے تو جھوٹ نہیں بولتا۔ پھر وہ اپنی بیوی کے پاس آیا اور کہا کہ تمہیں معلوم ہے کہ میرے یثربی بھائی نے مجھے کیا کہا ہے۔ اس نے کہا کیا کہا ہے۔ امیہ نے کہا اس نے کہا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خیال ہے کہ وہ مجھے قتل کرنے والے ہیں۔ اس پر امیہ کی بیوی نے کہا۔ اللہ کی قسم! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جھوٹ نہیں بولتے۔ پھر جب کفار مکہ کی فوج بدر کی طرف جانے لگی تو امیہ کی بیوی نے اس سے کہا کہ تجھے یاد نہیں، تیرے یثربی بھائی نے کیا کہا تھا۔ امیہ نے کہا میں آگے نہیں جاؤں گا۔ لیکن ابوجہل نے امیہ سے کہا کہ تم وادی کے معزز سرداروں میں سے ہو، زبردستی اس کو آگے لے گیا، اور ایک دو دن تک تو ساتھ رہو پھر واپس آ جانا۔ چنانچہ وہ ساتھ ہو لیا اور آخر وہیں بدر میں مارا گیا۔

(بخاری کتاب المناقب۔ باب علامات النبوۃ فی الاسلام)

تو یہ دیکھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سن کر وہ دونوں میاں بیوی نہ صرف خوفزدہ ہو گئے تھے بلکہ یقین تھا کہ ایسا ہی ہو گا۔ اور لاکھ بچنے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر اسے بدر کے میدان میں لے گئی۔

پھر دیکھیں آپؐ کی سچائی کے رعب کی ایک اور مثال۔ جنگ اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہونے کے بعد جب صحابہؓ کے ساتھ ایک گھاٹی میں ٹیک لگائے ہوئے تھے تو ابی بن خلف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر للکارتے ہوئے پکارا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر آج تم بچ گئے تو میں کامیاب نہ ہوا۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی اس کی طرف بڑھے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسے چھوڑ دو۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نیزہ لیا اور آگے بڑھے اور اس کی گردن پر ایک ہی وار کیا۔ جس سے وہ اپنے گھوڑے سے زمین پر لوٹنیاں کھاتے ہوئے گرا۔ ابن اسحاق جن کی روایت سیرت ابن ہشام میں درج ہے بیان کرتے ہیں کہ مجھے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف نے بتایا کہ ابی بن خلف، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب مکہ میں ملتا تو کہتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک گھوڑا ہے جس کو میں خاص مقدار میں دانہ کھلا کر موٹا تازہ کر رہا ہوں۔ اس پر سوار ہو کر میں آپ کو قتل کروں گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرماتے کہ جس

تبلیغ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of fashion
Leather Products & General Order Suppliers & Importers.
Office : 16 D, Topsia, 2nd Lane, Mullapara,
Near Star Club, Calcuta -700039
Ph. 3440150 Tel Fax : 3440150 Pager No : 9610-606266

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ

0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

طرح تم کہتے ہو ویسا نہیں ہوگا بلکہ انشاء اللہ میں ہی تمہیں قتل کروں گا۔ پس جب زخمی ہو کر قریش کے پاس واپس پلٹا تو اس کی گردن پہ ایک معمولی زخم تھا جو اتنا بڑا نہیں تھا جس سے خون بہہ نکلا۔ تھوڑا سا خون بہا تھا۔ وہ کہتا جا رہا تھا کہ بخدا محمدؐ نے مجھے مار ڈالا۔ اس کے ساتھیوں نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ تم خوامخواہ دل چھوٹا کر رہے ہو، مایوس ہو رہے ہو۔ معمولی سا زخم ہے۔ اس نے کہا تم نہیں جانتے۔ اس نے (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے) مکہ میں مجھے کہا تھا کہ مَیں تجھے قتل کروں گا۔ خدا کی قسم اگر وہ مجھ پر تھوک بھی دیتا تو میں مارا جاتا۔ چنانچہ یہ قافلہ ابھی مکہ نہیں پہنچا تھا کہ اسی زخم سے سرف مقام پر وہ ہلاک ہو گیا۔

(سیرت ابن ھشام ۔غزوہ احد۔ مقتل ابی بن خلف۔ مطبع مصطفی البابی الحلبی مصر 1936ء جزء الثالث صنحہ 89)

پھر ایک یہودی عالم کی آپؐ کی سچائی پر گواہی ہے، جو قیافہ شناس بھی تھا، چہرہ شناس بھی تھا۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ آپؐ کا استقبال کرنے کے لئے گھروں سے باہر نکل آئے۔ اور یہ صدائیں بلند ہونے لگیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ مَیں بھی لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے لئے آیا۔ یہی وہ یہودی عالم تھے۔ جب مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو بغور دیکھا تو مَیں اس نتیجے پر پہنچا کہ آپؐ کا چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔

(ترمذی کتاب صفۃالقیامۃ والرقائق والورع باب نمبر 42)

ان تمام گواہیوں کو سامنے رکھ کر کون کہہ سکتا ہے کہ آپؐ سچ بولنے والے اور خدا کے سچے نبی نہیں تھے۔ سوائے اس کے کہ جن کے دل، جن کے کان، جن کی آنکھوں پر مہر لگ چکی ہو، پردے پڑ چکے ہوں، اور کوئی نہیں جو یہ باتیں کر سکے۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی سچ کو اور حق کو ظاہر کیا اور پھیلایا ہی نہیں بلکہ اپنے ماننے والوں کے دلوں میں بھی پیدا کیا۔ ان کے اندر بھی اس سچائی کو کوٹ کوٹ کر بھر دیا۔ اور اسی حق بات کہنے اور حق کہنے کی وجہ سے اور حق ماننے کی وجہ سے بہتوں کو شروع زمانے میں اپنی زندگیوں سے ہاتھ بھی دھونے پڑے۔ لیکن یہی ہے کہ ہمیشہ سچ کو سچ کہا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کسی اعلیٰ تعلیم اور اس کے لانے والے کے اعلیٰ کردار کو جانچنے کے لئے اس شخص کی زندگی میں سچائی کے معیار بھی دیکھنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ اور یہ معیار ہمیں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سب سے بڑھ کر نظر آتے ہیں۔ آپؐ کی سچائی کا معیار بچپن اور جوانی میں بھی انتہائی بلند تھا۔ جس کی ہم نے مختلف واقعات میں گواہی دیکھی ہے۔ دشمن بھی باوجود آپؐ کی تعلیم اور خدا پر یقین نہ ہونے کے آپؐ کی طرف سے کوئی انذار کی بات سن کر، کوئی ڈرانے والی بات سن کر، خوفزدہ ہو جایا کرتے تھے۔

تو آج بھی آپؐ کی ذات پاک پر گھٹیا الزام لگائے جاتے ہیں۔ ہنسی ٹھٹھے اور استہزاء کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اور ایسے لوگ جو آج بھی یہ کام کر رہے ہیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ آج بھی اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت رکھتا ہے۔ بعض لوگ جو اپنے میڈیا کے ذریعے سے تاریخ کو یا حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں، حق کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کو ان کفار مکہ کی مثالیں سامنے رکھنی چاہئیں جن میں سے چند ایک مَیں نے پیش کیں، مثالیں بے شمار ہیں۔ ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچ اور سچ کا نور نہ کبھی پہلے ماند پڑا تھا یا چھپ سکا تھا نہ آج تم لوگوں کے ان حربوں سے یہ ماند پڑے گا یا چھپے گا۔ یہ نور انشاء اللہ تعالیٰ تمام دنیا پر غالب آنا ہے اور اس سچائی کے نور نے تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا کر ڈالنا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ آج کل بھی بعض لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے بارے میں بعض کتابیں لکھی ہیں اور وقتاً فوقتاً آتی رہتی ہیں۔ اسلام کے بارے میں، اسلام کی تعلیم کے بارے میں یا آپؐ کی ذات کے بارے میں بعض مضامین انٹرنیٹ یا اخبارات میں بھی آتے ہیں، کتب بھی لکھی گئی ہیں۔ ایک خاتون مسلمان بن کے ان سائیڈ سٹوری (Inside Story!) بتانے والی بھی آجکل کینیڈا میں ہیں۔ جب احمدی اس کو چیلنج دیتے ہیں کہ آؤ بات کرو تو بات نہیں کرتی اور دوسروں سے ویسے اپنے طور پر جو مرضی گند پھیلا رہی ہے۔ تو بہر حال آج کل پھر یہ مہم ہے۔ ہر احمدی کو اس بات پہ نظر رکھنی چاہئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کا تقاضا یہی ہے کہ آپؐ کی سیرت کے ہر پہلو کو دیکھا جائے اور بیان کیا جائے، اظہار کیا جائے۔ یہ نہیں ہے کہ اگر کوئی غلاف بات سنی، جلوس نکالا، ایک دفعہ جلسہ کیا، ایک دفعہ غصے کا اظہار کیا اور بیٹھ گئے۔ بلکہ مستقل ایسے الزامات جو آپؐ کی پاک ذات پر لگائے جاتے ہیں ان کا ردّ کرنے کے لئے، آپؐ کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے جائیں۔ ان اعتراضات کو سامنے رکھ کر آپؐ کی سیرت کے روشن پہلو دکھائے جا سکتے ہیں۔ کوئی بھی اعتراض ایسا نہیں جس کا جواب موجود نہ ہو۔ جن جن ملکوں میں ایسا بیہودہ لٹریچر شائع ہوا ہے یا اخباروں میں ہے یا ویسے آتے ہیں وہاں کی جماعت کا کام ہے کہ اس کو دیکھیں اور براہ راست اگر کسی بات کے جواب دینے کی ضرورت ہے یعنی اس اعتراض کے جواب میں، تو پھر وہ جواب اگر لکھنا ہے تو پہلے مرکز کو دکھائیں۔ نہیں تو جیسا کہ مَیں نے کہا سیرت کا بیان تو ہر وقت جاری رہنا چاہئے۔ یہاں بھجوائیں تاکہ یہاں بھی اس کا جائزہ لیا جا سکے اور اگر اس کے جواب دینے کی ضرورت ہو تو دیا جائے۔ جماعت کے افراد میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بارے میں جس طرح مَیں نے کہا مضامین اور تقاریر کے پروگرام بنائے جائیں۔ ہر ایک کے بھی علم میں آئے۔ نئے شامل ہونے والوں کو بھی اور نئے بچوں کو بھی۔ تاکہ خاص طور پر نوجوانوں میں، کیونکہ جب کالج کی عمر میں جاتے ہیں تو زیادہ اثر پڑتے ہیں۔ تو جب یہ باتیں سنیں تو نوجوان بھی جواب دے سکیں۔ پھر یہ ہے کہ ہر احمدی اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرے۔ تاکہ دنیا کو یہ بتا سکیں کہ یہ پاک تبدیلیاں آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کی وجہ سے ہیں جو چودہ صدیوں سے زائد کا عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی اسی طرح تازہ ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کے لئے ایک مجدد اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔ اس فخر میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی بھی نبی شریک نہیں کہ آپؐ نے تمام دنیا کو ایک تاریکی میں پایا اور پھر آپؐ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی۔ جس قوم میں آپؐ ظاہر ہوئے آپؐ فوت نہ ہوئے جب تک کہ اس تمام قوم نے شرک کا چولہ اتار کر توحید کا جامہ نہ پہن لیا۔ اور نہ صرف اس قدر بلکہ وہ لوگ اعلیٰ مراتب ایمان کو پہنچ گئے۔ اور وہ کام صدق اور وفا اور یقین کے ان سے ظاہر ہوئے کہ جس کی نظر دنیا کے کسی حصے میں پائی نہیں جاتی۔ یہ کامیابی اور اس قدر کامیابی کسی نبی کو بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیب نہیں ہوئی۔ یہی ایک بڑی دلیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ہے کہ آپؐ ایک ایسے زمانہ میں مبعوث اور تشریف فرما ہوئے جب کہ زمانہ نہایت درجہ کی ظلمت میں پڑا ہوا تھا اور طبعاً ایک عظیم الشان مصلح کا خواستگار تھا اور پھر آپ نے ایسے وقت میں دنیا سے انتقال فرمایا جب کہ لاکھوں انسان شرک اور بت پرستی کو چھوڑ کر توحید اور راہ راست اختیار کر چکے تھے اور درحقیقت یہ کامل اصلاح آپؐ ہی سے مخصوص تھی کہ آپ نے قوم وحشی سیرت اور بہائم خصلت'' (یعنی وحشی طبیعت رکھنے والے اور جانوروں والی خصلتیں رکھنے والوں) '' کو انسانی عادات سکھلائے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ بہائم کو انسان بنایا اور پھر انسانوں سے تعلیم یافتہ انسان بنایا اور پھر تعلیم یافتہ انسانوں سے باخدا انسان بنایا اور روحانیت کی کیفیت ان میں پھونک دی اور سچے خدا کے ساتھ ان کا تعلق پیدا کر دیا''۔

(لیکچر سیالکوٹ ۔روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 206-207)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر اور آپ کے نقش قدم پر اور آپؐ کی سنت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا: آج بنگلہ دیش کا 81 واں جلسہ سالانہ بھی ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ خیریت سے ہو جائے۔ وہاں کے حالات بھی ایسے ہیں جب احمدی اکٹھے ہوتے ہیں تو ہر وقت خطرہ رہتا ہے۔ تو ان کے لئے دعا کریں۔ اور بنگلہ دیش کے احمدیوں کے لئے بھی یہی پیغام ہے کہ اپنی زندگیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ اور ہمیشہ سچائی اور حق پر قائم رہیں۔

اخبار بدر کی مالی و قلمی اعانت کر کے عندہ اللہ ماجور ہوں
نیز کاروباری اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر بدر)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی سپین میں مصروفیات کی مختصر جھلکیاں

الحمراء غرناطہ کا وزٹ، جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ اور کارکنان سے خطاب، فیملی ملاقاتیں۔

جماعت احمدیہ سپین کے بیسویں جلسہ سالانہ میں پہلی بار خلیفۃ المسیح کی بنفس نفیس شمولیت اور خطاب۔

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

5؍جنوری 2005ء بروز بدھ:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بشارت میں پڑھائی۔

آج پروگرام کے مطابق غرناطہ شہر کے لئے روانگی تھی۔ صبح ساڑھے نو بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ اس کے بعد غرناطہ شہر کے لئے روانگی ہوئی۔ غرناطہ میں الحمراء محل دیکھنے کا پروگرام تھا۔ پیدروآباد سے غرناطہ کا فاصلہ 180 کلومیٹر ہے۔ یہ شہر تاریخی مقامات کی وجہ سے مشہور ہے۔ مسلمانوں کی حکومت یہیں سے ختم ہوئی تھی۔

دوران سفر گیارہ بجے کے قریب راستہ میں Hotel Lanava میں کچھ دیر کے لئے رکے۔ اس کے بعد آگے روانگی ہوئی۔ اور ساڑھے گیارہ بجے غرناطہ شہر میں داخل ہوئے۔ یہ شہر بھی مسلمانوں کا مرکز رہا ہے اور اس کے در و دیوار اور اس کے گلی کوچے مسلمانوں کے عظیم الشان دورِ حکومت کی یادیں آج بھی اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں۔

حضور انور کے الحمراء محل کے وزٹ کے لئے متعلقہ محکمہ سے مل کر جماعت نے خصوصی انتظام کیا تھا۔ حضور انور اور وفد کی گاڑیوں کو خصوصی طور پر محل کے قریب جانے کی اجازت دی گئی جب کہ عام گاڑیاں باہر دور پارکنگ تک آتی ہیں۔ اس سے آگے آنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ جب حضور انور کی گاڑی محل کے قریب پہنچی تو محل کے ایک منتظم نے حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا اور حضور انور کو محل کے اندر لے گئے۔ جو خصوصی مہمان محل کو دیکھنے کے لئے آتے ہیں ان کی خدمت میں محل کی وزیٹر بک پیش کی جاتی ہے۔ حضور انور کی خدمت میں بھی انتظامیہ کی طرف سے یہ وزیٹر بک پیش کی گئی جس پر حضور انور نے اپنے دستخط فرمائے اور اپنا نام اور ہیڈ آف احمدیہ کمیونٹی لکھا:

Mirza Masroor Ahmad

Head of Ahmadiyya Muslim Community

اس کے بعد ایک منتظم نے آفیشل طور پر حضور انور کو ساتھ لے جا کر سارے محل کا وزٹ کروایا اور ساتھ ساتھ مختلف مقامات اور محل کی تزئین و آرائش کی تاریخ بھی بیان کی۔ الحمراء محل وسیع و عریض ہے اور کئی چھوٹے بڑے کمروں، ہال اور آرائشی محرابوں پر مشتمل ہے۔ نقش و نگاری اتنی زیادہ اور اتنی باریکی سے کی گئی ہے کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ محل کی چھتوں کی جو ڈیزائننگ اور نقش و نگاری ہے وہ قابل دید اور لاثانی ہے۔

سارے محل میں جگہ جگہ اَلْقُدْرَۃُ لِلّٰہِ، اَلْحُکْمُ لِلّٰہِ، اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ، لَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰہُ اور کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوا ہے۔ اسی طرح نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ بھی لکھا ہوا ہے۔ یہ سب کچھ ماربل کی ٹائلز میں نقش کیا گیا ہے۔ سارے محل اور کمروں کی دیواریں اس سے بھری ہوئی ہیں۔

جب حضور انور نے الحمراء محل کا وزٹ فرمایا تو اس وقت ہزاروں کی تعداد میں ٹورسٹ بھی اس محل کو دیکھ رہے تھے۔ حضور انور کا مبارک وجود ان کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا۔ یہ لوگ حضور انور کی تصاویر کھینچ رہے تھے اور اپنے مووی کیمروں سے بھی حضور انور کی تصاویر بنا رہے تھے۔ بعض کو موقع نہیں ملتا تھا تو وہ مسلسل پیچھے پیچھے آتے آخر کہیں نہ کہیں حضور انور کی تصویر لینے میں کامیاب ہو جاتے۔ یہ لوگ حضور انور کے بارہ میں دریافت کرتے۔ مقامی خدام ان کو بتاتے اور مسجد بشارت کے وزٹنگ کارڈ بھی دیتے۔

'الحمراء محل' کی مختصر تاریخ یہ ہے کہ سپین کی فتح کے بعد 714ء میں مختلف حکمرانوں نے اپنے اپنے دور میں بہت ساری عظیم عمارتیں بنائیں۔ آخری دورِ حکومت میں مسلمانوں نے غرناطہ میں ایک عظیم محل بنایا۔ اس محل کی تعمیر کے لئے سبیکا کی پہاڑیوں پر ایک بہترین جگہ کا انتخاب کیا گیا جہاں سے دارالحکومت اور اردگرد کے علاقوں پر بھی نظر رکھی جا سکتی تھی۔

تیرھویں صدی کے شروع میں، گیارھویں صدی اور اس کے بعد کی بننے والی چھوٹی چھوٹی عمارتیں آہستہ آہستہ دیواروں والے بڑے محلوں اور عدالتوں میں تبدیل ہوتی گئیں۔ الحمراء بھی ایک دم سے اور باقاعدہ منصوبے کے تحت بننے والی عمارتوں میں سے نہیں ہے بلکہ یہ پرانی عمارتوں کی وسعت اور آہستہ آہستہ کی گئی تبدیلیوں کا نتیجہ ہے۔ الحمراء کو لکڑی اور پتھر سے مزین کیا گیا ہے۔ اس کی چھت، دیواروں اور فرش پر مختلف ڈیزائن (Patterns) بنائے گئے ہیں۔ الحمراء جب ایک محل کی شکل اختیار کر گیا تو یہ بادشاہوں، وزیروں، شاہی ملازموں، قاضیوں اور اہم سپاہیوں کی رہائش گاہ کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ محل کے مختلف صحنوں میں فوارے چل رہے ہیں اور یہ اس وقت سے چل رہے ہیں جب صدیوں پہلے محل تعمیر ہوا۔ الحمراء بلندی پر ہے۔ ماہرین آج تک کھوج نہیں لگا سکے کہ یہ پانی اتنی بلندی پر کہاں سے آتا ہے۔ یہ معمہ حل نہیں ہو سکا۔ مسلمان ماہرین نے بعض ایسے کارنامے سرانجام دئے ہیں کہ آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی انسانی عقل وہاں پہنچنے سے قاصر ہے۔ ابھی تک اندازے ہیں کہ فلاں جگہ سے بلند پہاڑوں سے پانی آتا ہے لیکن کیسے آتا ہے اس بارہ میں صرف اندازے ہیں۔

اس محل میں کمروں، چھتوں، بالکونیوں، ہالز اور گیلریز وغیرہ کی ڈیزائننگ کے بارہ میں اس محل کا تعارف کروانے والے ماہر نے بتایا کہ یہ ساری ڈیزائننگ اس وقت جیومیٹری کے حساب سے کی گئی تھی کہ کمرے نہ زیادہ ٹھنڈے ہوں اور نہ زیادہ گرم۔ آواز بآسانی دوسری جگہ پہنچ جائے۔ اسی طرح دوسرے مختلف امور میں جیومیٹری کے بعض اصولوں کو مدنظر رکھا گیا ہے اور آج کے دور کی سائنس نے اس کو درست ثابت کیا ہے کہ صدیوں قبل جو طریق اس تعمیر میں اپنایا گیا تھا وہ سو فیصد درست تھا۔ ایک ایسے کمرے میں بھی لے جایا گیا کہ جس کے ایک کونے میں آپ دیوار کے قریب منہ کر کے کوئی بات کریں تو اس کے مخالف سمت دوسرے کونے میں جو کہ فاصلے پر ہے دوسرا آدمی من و عن وہی بات صاف سن سکتا ہے۔ اب یہ آواز کس طرح دوسرے کونے میں پہنچتی ہے اور دیوار کے اندر سے سنائی دیتی ہے اس کا جواب کسی کے پاس نہیں ہے۔ یہ انہی مسلمان ماہرین کا کمال تھا جو صدیوں پہلے یہ کارنامے سرانجام دے گئے۔

اس محل کے وزٹ کے بعد حضور انور "جنت العریف" دیکھنے تشریف لے گئے۔ یہ ایک باغ ہے جو محل کے بیرونی علاقہ میں محل سے چند سو گز کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس باغ کے ساتھ محل کی طرح کے ہی تعمیراتی حصے نقش و نگار سے مزین ہیں۔ یہ باغ بہت خوبصورت ہے اور اس میں پانی کے فوارے لگے ہوئے ہیں۔ اس باغ کے ذریعہ سات آسمانوں و زمین کا تصور پیش کیا گیا ہے گویا سات درجات ہیں۔ اس باغ کو سات مختلف بلندیوں پر بنایا گیا ہے۔ ہر بلندی پر پودے، خوبصورت پھول اور پانی کے حوض اور فوارے ہیں۔

الحمراء محل اور پھر جنت العریف کے وزٹ کے دوران محل کا آفیشل منتظم حضور انور کے ساتھ رہا اور وزٹ مکمل ہونے کے بعد گاڑی تک چھوڑنے آیا۔ وزٹ سے واپسی پر بھی جب حضور انور گاڑی کی طرف آ رہے تھے لوگ حضور انور کی تصاویر کھینچ رہے تھے۔ گاڑی میں پہنچنے سے قبل ایک معمر میاں بیوی نے حضور انور کی خدمت میں حضور کے ساتھ تصویر بنانے کی درخواست کی۔ حضور انور نے بخوشی اجازت عطا فرمائی۔ اس پر وہ دونوں بہت خوش تھے۔

دو بج کر دس منٹ پر الحمراء محل اور جنت العریف کا وزٹ مکمل ہونے کے بعد حضور انور Hotel Alhambra Palace میں تشریف لے گئے جہاں جماعت نے ظہر و عصر کی نمازوں کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ یہ ہوٹل الحمراء محل سے پانچ منٹ کے فاصلہ پر ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ جب 1970ء میں سپین تشریف لائے تھے تو غرناطہ میں قیام کے دوران آپ نے اسی ہوٹل میں قیام فرمایا تھا۔ اس ہوٹل میں قیام کے دوران ایک رات ایسی آئی جب کہ حضورؒ نے عرش تک پہنچنے والی تڑپ اور سوز کی حامل دعا کی اور حضورؒ پوری رات یہ دعا کرتے رہے۔ صبح کے قریب حضور کو اللہ تعالیٰ نے الہام فرمایا: ﴿مَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ۔ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ۔ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا﴾۔ (الطلاق: 4)

مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر مرحوم بیان کرتے ہیں کہ مَیں جب صبح صبح حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور انورؒ نے ہوٹل کے ٹشو پیپر پر یہ الہام لکھ کر مجھے دیا اور فرمایا کہ رات اس پریشانی کی وجہ سے سو نہیں سکا کہ ہمارے پاس سامان نہیں، سپین میں اسلام کیسے پھیلے گا۔ لیکن اب جو یہ الہام ہوا ہے اس سے میری تسلی ہو گئی ہے کہ وقت آنے پر اللہ تعالیٰ خود ہی سامان مہیا فرما دے گا۔

چنانچہ اس الہام کے دس سال بعد بڑی تلاش اور جدوجہد کے بعد مسجد بشارت کا موجودہ پلاٹ پسند کیا گیا۔ اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا تھا کہ اس جگہ کا انتخاب نہ کرم الٰہی ظفر نے کیا ہے نہ مَیں نے بلکہ اس جگہ کا انتخاب خدا تعالیٰ نے خود کیا ہے اور اپنا گھر بنانے کے لئے اس قطعہ زمین کو چنا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو گا اور اس سرزمین پر اسلام اور احمدیت کا سورج طلوع ہونے کا دن چڑھے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ایک دورہ سپین کے دوران اسی الحمراء ہوٹل میں ایک مجلس سوال و جواب کا انعقاد ہوا تھا۔ حضور انورؒ نے آنے والے مہمانوں کے سوالات کے جوابات دئے تھے۔ آج اسی ہوٹل میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے تھے۔ حضور انور نے دو بج کر چالیس منٹ پر ہوٹل کے ایک ہال میں جو نماز کے لئے تیار کیا گیا تھا نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں اور اس کے بعد کھانا تناول فرمایا۔

چار بج کر بیس منٹ پر یہاں سے واپس پیدروآباد کے لئے روانگی ہوئی۔ چھ بجے حضور انور پیدروآباد پہنچے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور سرانجام دئے۔ سوا سات بجے حضور انور نے مسجد بشارت میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

6؍جنوری 2005ء بروز جمعرات:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز فجر مسجد بشارت میں پڑھائی۔ صبح حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف

دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

ساڑھے بارہ بجے حضور انور مسجد بشارت کے گردونواح کے علاقہ میں پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ دوران سیر ایک کھیت میں کچھ دیر کے لئے رُکے جہاں مشین کے ذریعہ پیاز کے بیج زمین میں ڈالے جا رہے تھے۔ حضور انور نے وہاں کام کرنے والے ایک شخص سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ ڈاکٹر عطاالٰہی منصور صاحب ساتھ ساتھ سپینش زبان سے اردو میں ترجمہ کرتے جاتے تھے۔ سوا ایک بجے حضور انور سیر سے واپس تشریف لائے۔

ایک بجکر 20 منٹ پر حضور انور نے مسجد بشارت میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ پانچ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ
ور رضا کاروں سے خطاب

ساڑھے پانچ بجے حضور انور نے جلسہ سالانہ سپین کے انتظامات کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور نے جلسہ گاہ، رہائش کے انتظامات، کھانا کھلانے کے انتظامات اور لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا اور ساتھ ساتھ ہدایات دیں۔

معائنہ کے بعد حضور انور نے جلسہ سالانہ کے منتظمین اور معاونین سے خطاب فرمایا۔ یہ سب احباب جلسہ گاہ میں شعبہ وائز قطاروں میں کھڑے تھے۔ حضور انور نے تشہد وتعوذ کے بعد فرمایا کہ آپ لوگ جنہوں نے اپنے آپ کو جلسے کی ڈیوٹی کے لئے پیش کیا ہے۔ یہ کوئی معمولی ڈیوٹی نہیں ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کے لئے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے مہمانوں کے لئے اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کیا ہے۔ اور یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے اس لئے جس جس شعبے میں جس جس کی ڈیوٹی ہے اس کو ادا کرنے کے لئے اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا یہ جماعت چھوٹی سی ہے اس وقت شاید اڑھائی تین سو آپ کی تعداد ہے۔ لیکن باہر سے بھی بہت سارے مہمان اس دفعہ آگئے ہیں کہ یہاں میں خود اس جلسے میں شامل ہونے کیلئے آیا ہوں۔ اس لئے آپ کو سپین کی جماعت کی مہمان نوازی اور پھر باہر کے لوگوں کی مہمان نوازی بھی کرنی ہوگی اور جلسے کے دنوں میں کوئی علیحدہ انتظام ہر ایک کے لئے نہیں ہوتا اس لئے مہمان نوازی تو وہی ہوگی جو سپین میں رہنے والوں کے لئے ہے یا باہر کے رہنے والوں کے لئے ہے۔ لیکن پھر بھی بعض شعبہ جات ایسے ہیں مثلاً رہائش کا یا ٹرانسپورٹ کا شعبہ ہے شاید باہر کے مہمانوں کے لئے اس کی ضرورت پڑے گی اس کو فعّال ہونا چاہئے۔ کھانے کا جو شعبہ ہے، خوراک کا وہ تو ہر ایک کے لئے ایک جیسا ہی ہے۔ اس میں مہمان نوازی کی انتہاء ہونی چاہئے اور اگر کھانے کے دوران، ہوسکتا ہے کہ اس وقت آپ کے انتظامات کا اندازہ صحیح نہ ہو، کمی ہو جائے، تو بالکل اپنے حواس قابو میں رکھتے ہوئے جتنے بھی کام کرنے والے ہیں، لنگر خانے کے لوگ بھی، وہ ایسا انتظام رکھیں کہ اگر کھانے کی کمی ہو جاتی ہے تو فوری طور پر متبادل کھانا تھوڑے سے وقت میں تیار ہو سکے۔ اس کے لئے عموماً جماعت کا یہ طریق کار ہے کہ پانی ہر وقت ابلتا رہتا ہے اور جو سب سے جلدی پکنے والی چیز ہے وہ دال ہوتی ہے۔ اس کا انتظام رکھا جاتا ہے وہ رکھیں۔ کھانا پکانے والے وقت پر کام شروع کریں تا کھانے کا جو معیار ہے وہ صحیح ہو۔ یہ نہ ہو کہ جب کھانے کا وقت آیا ہے تو جلدی میں کچا پکا جیسا بھی کھانا ہو پیش کر دیا۔ پھر کھانے کھلانے والے معاونین ہیں، منتظمین ہیں ان کو چاہئے کہ ہر مہمان سے انتہائی ادب سے پیش آئیں اور جو مہمان نوازی کا حق ہے وہ ادا کرنے کی کوشش کریں اگر کوئی مہمان اعتراض بھی کرتا ہے تو برداشت کریں۔ ہوسکتا ہے آپ لوگوں کو بعض لوگوں کی طرف سے یہ اعتراض سننے کی عادت نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا پھر یہ بھی ہے کہ چھوٹی جماعت ہے اس میں ایک دوسرے سے واقفیت زیادہ ہے اور اس واقفیت میں دوستی میں یا تعلق کے اظہار میں ہی بعض دفعہ مذاق میں کسی دوسرے سے کوئی ایسی بات کر دیتے ہیں جس سے دوسرے کو برا لگتا ہے تو ان دنوں میں جب آپ نے مہمان نوازی کا حق ادا کرنا ہے تو ذاتی تعلق یا واقفیت کی بنا پر کسی سے بات نہیں کرنی جب وہ آپ کے پاس کسی کام کے لئے آیا ہے، کسی مقصد کے لئے آیا ہے، آپ سے کوئی سوال پوچھنے آیا ہے اُس شعبے کا جس میں آپ کام کر رہے ہیں تو پوری طرح اس کی تسلی کروانی ہوگی۔ اسکو مطمئن کرنا ہوگا۔ یہ نہیں ہے کہ تم میرے دوست ہو تو جاؤ میں جواب نہیں دیتا یا تمہارے تعلقات ٹھیک نہیں تو مجھے کوئی ضرورت نہیں تم سے بات کرنے کی یا تمہاری اس طرح خدمت کرنے کی۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہر ایک کو جس سے آپ کا تعلق ہے، جس سے آپ کا نہیں تعلق، جس سے کوئی رنجش ہے، جس سے دوستی ہے۔ کوئی مقامی رہنے والا ہے یا باہر کے ملکوں سے آنے والا ہے۔ اس سے آپ نے خندہ پیشانی سے اور حُسن سلوک کرتے ہوئے ملنا ہے۔ اور ان کی خدمت کرنی ہے۔ یہ ہر وقت ہر شخص کے ذہن میں ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا پھر بعض دفعہ بعض لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ جو ڈیوٹی میرے سپرد ہے وہ کرنی ہے۔ اگر آپ سے کوئی سوال پوچھ لیتا ہے جس کا تعلق آپ کے شعبہ سے نہیں تو بعض دفعہ بڑے سخت لہجہ میں اس کو جواب دیتے ہیں کہ میرا شعبہ نہیں مجھے نہیں پتہ کیا کرنا ہے۔ آخر چھوٹی سی جگہ ہے اور ہر ایک ڈیوٹی دینے والا جانتا ہے کہ دوسرے شعبہ کا انچارج کون ہے، معاون کون ہے، منتظم کون ہے۔ یا اُس شعبہ کا دفتر کس جگہ ہے یا کہاں سے اس کی ضرورت پوری ہوسکتی ہے تو بڑے آرام سے، پیار سے اس کو سمجھا دیں کہ گو میرا شعبہ نہیں ہے۔ فلاں جگہ آپ چلے جائیں تو آپ کا کام ہو جائے گا۔ لیکن کسی بھی مہمان سے سختی سے پیش نہیں آنا۔

حضور انور نے فرمایا یہ دن آپ کی ٹریننگ کے دن ہیں خاص طور پر خیال رکھیں اگر ان دنوں میں آپ نے پوری طرح ٹریننگ کر لی اور ذاتی تعلق یا رنجشیں پس پشت ڈال کر ایک طرف رکھ کر صرف خدمت کے جذبہ سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے کام کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ آپ کے آئندہ اخلاق پر بھی اچھا اثر ڈالنے والی چیز ہوگی اور جلسے کی برکات میں آپ کو یہ زیادہ سے زیادہ حصہ دینے والی بنے گی اور اس طرح آپ لوگوں کی دعاؤں کے بھی وارث بنیں گے۔ اللہ سب کو اس خدمت کے جذبہ سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطاب کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

معائنہ کے اس پروگرام کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

سپین کی پانچ جماعتوں غرناطہ، پیدروآباد، میڈرڈ، ویلنشیا اور بارسلونا کی 16 فیملیز کے 59 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملاقات کرنے والوں میں ہالینڈ اور جرمنی سے آنے والے بعض احباب بھی شامل تھے۔ یہ ملاقاتیں ساڑھے سات بجے تک جاری رہیں۔ اس کے بعد حضور انور نے مسجد بشارت میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ (باقی)

بقیہ صفحہ	(11)

ایک حصہ اندرون خانہ میں تبلیغ اور انذار کا ہے۔ آپ حضرت مولوی صاحب کی خوبیوں کے اعتراف میں لکھی تھی۔ بطور کتبہ پتھر پر کندہ کرا کے لگا دی گئی۔

ترجمہ ان اشعار کا یہ ہے کہ:۔

''مولوی عبدالکریم مرحوم کی خوبیاں کس طرح بیان کی جائیں۔ وہ عبدالکریم جس نے دین کے راستہ میں شجاعت اور بہادری کے ساتھ لڑتے ہوئے جان دی ہے وہ دین کا ایک زبردست پہلوان تھا جس کا نام خود خدا نے اپنے ایک الہام میں ''مسلمانوں کا لیڈر'' رکھا ہے۔ وہ حق کے اسرار کا رازدار تھا اور دینی معارف کا ایک خزانہ تھا۔ اگرچہ اس آسمان کے نیچے بڑے بڑے نیک لوگ پیدا ہوئے ہیں۔ مگر اس آب وتاب کا موتی کم دیکھنے میں آیا ہے۔ اس قسم کے یکرنگ دوست کی جدائی سے دل میں درد اٹھتا ہے، لیکن ہم اپنے خدا کے فعل پر ہر حال میں راضی وشاکر ہیں۔''،

(حیات طیبہ صفحہ ۲۹۶۔۲۹۷)

باقی

ضروری اعلان برائے وقف عارضی

احباب جماعت میں تبلیغ کے کام کو تیز کرنے کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے وقف عارضی کی تحریک فرمائی تھی جس کے تحت دوستوں کو اپنے ذاتی خرچ پر دو ہفتہ کیلئے تبلیغ پر جانے کا ارشاد تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ جون ۲۰۰۴ء میں اس تحریک کو دوبارہ زندہ کرنے کی غرض سے فرمایا ''ہر احمدی اپنے لئے فرض کرے کہ اُس نے سال میں کم از کم ایک یا دو دفعہ ایک یا دو ہفتے تک دعوت الی اللہ کیلئے وقف کرنا ہے محترم ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن اپنی چٹھی T6999/5.1.05 میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنے ملک میں احباب جماعت کو اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے کی تحریک کریں اور ان کو کہیں کہ وہ کم از کم ایک ہفتہ یا دو ہفتے اپنے اوقات میں سے وقف کریں اس لئے وہ یہ بھی بتائیں کہ اپنے گھر سے کتنی دور جا سکتے ہیں تا کہ اس کے مطابق مقام کا تعین کیا جا سکے طلبا اپنی سالانہ رخصت کے دوران وقف عارضی کی بابرکت تحریک میں حصہ لے سکتے ہیں۔

اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے سے جہاں تبلیغ کا موقع ملتا ہے وہاں اپنی تربیت بھی ہوتی ہے اور احباب جماعت سے مل کر اُن کے تجربات سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق بھی ملتی ہے۔

اس چٹھی کی روشنی میں نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان احباب کرام سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اس بابرکت تحریک پر لبیک کہتے ہوئے کم از کم دو ہفتہ اور زیادہ سے زیادہ چھ ہفتے وقف کریں گذشتہ سال امراء جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی میٹنگ میں یہ طے پایا تھا کہ جماعتیں اپنی تجنید کے حساب سے 7 فیصد یعنی اگر 100 بالغ افراد ہیں تو سات افراد کو وقف عارضی کرائیں پچاس افراد یا اس سے کم پر تین یا چار افراد کو وقف کرنا ہوگا۔

براہ مہربانی جملہ صدر صاحبان وسیکرٹری تعلیم القرآن وقف عارضی دوران سال وقف عارضی کرنے والوں کی فہرست نظارت ہذا کو بھجوائیں۔ وقف عارضی کرنے والے احباب نظارت کی طرف سے مطبوعہ فارم پر کر کے امیر / صدر کی تصدیق کے ساتھ مرکز کو بھجوائیں اور اس کی منظوری ملنے پر وقف عارضی کیلئے جائیں۔

جملہ مبلغین ومعلمین کرام سے درخواست ہے کہ وہ احباب جماعت کو تعلیم القرآن وقف عارضی کی اہمیت بار بار بتائیں اور کم از کم دو ماہ میں ایک خطبہ اس سلسلہ میں ضرور دیا کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

خریداران ''بدر'' سے گزارش

کیا آپ نے ''بدر'' کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت کے سیکرٹری مال یا نمائندہ ''بدر'' کو ادا فرما دیں یا براہ راست دفتر بدر کو بذریعہ منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ ارسال فرمائیں۔ تا کہ آپ کا بدر مستقل جاری رہے۔

(مینجر بدر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ماموریت کا چوبیسواں سال

1905ء کے اہم واقعات اور تائیدات الٰہیہ پر ایک نظر

زلازل کے غیر معمولی سلسلہ کا آغاز

((مرتبہ :: حبیب الرحمٰن زیروی، ربوہ پاکستان))

۱۹۰۵ء کا آغاز اس مقدمہ کی فتح کے ساتھ ہوا جو مولوی کرم دین نے آپ کے خلاف دائر کر رکھا تھا اور جس میں ماتحت عدالت نے آپ پر پانچ سو روپیہ جرمانہ کیا تھا۔ عدالت اپیل نے نہ صرف آپ کو بری کیا اور جرمانہ واپس دلایا بلکہ ماتحت عدالت کے فیصلہ پر سختی کے ساتھ ریمارک کئے کہ ایسے معمولی مقدمہ کو اتنا لٹکایا گیا ہے اور کرم دین کے متعلق بھی لکھا کہ وہ ان الفاظ کا پوری طرح حقدار تھا جو اس کے متعلق استعمال کئے گئے یہ کامیابی اس خدائی بشارت کے مطابق تھی جو پہلے سے حضرت مسیح موعودؑ کو دی جا چکی تھی۔

ڈویژنل جج امرتسر نے ۷؍جنوری ۱۹۰۵ء کو حضرت اقدسؑ کو ہر الزام سے بری کر دیا اور ۲۴ جنوری ۱۹۰۵ء کو گورداسپور کے سرکاری خزانہ سے جرمانہ واپس وصول کیا گیا۔

الہامات کو ترتیب دینے کی ہدایت

۱۵؍جنوری ۱۹۰۵ء

ظہر کے وقت مقدمہ کی پیشگوئی کا اپنے الفاظ پر پورے ہونے کا ذکر رہا کہ خدا تعالیٰ نے جو جو بات جس جس طرح الہام فرمائی ویسی ہی پوری ہو کر رہی۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ:

ان سب الہاموں کو الگ الگ ترتیب دے کر اور کچھ لکھکر پھر دنیا کے سامنے پیش کیا جاوے تو امید ہے کہ کسی کی ہدایت کا موجب ہوں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۲۴)

کانگڑہ میں قیامت خیز زلزلہ

(۴؍اپریل 1905ء)

ابھی اس نئے سال نے زیادہ منزلیں طے نہیں کی تھیں کہ ۴؍اپریل ۱۹۰۵ء کو شمالی ہندوستان میں ایک خطرناک زلزلہ آیا۔ اس زلزلہ کا مرکز ضلع دھرم سالہ کے پہاڑ تھے جہاں سب سے زیادہ تباہی آئی مگر یہ تباہی صرف دھرم سالہ تک محدود نہیں تھی بلکہ پنجاب کے ایک بہت بڑے علاقہ میں تباہی آئی اور ہزاروں جانیں اور لاکھوں روپے کی جائیداد تباہ ہو گئی اور ایک آن کی آن میں لوگوں کی آنکھوں کے سامنے قیامت کا نظارہ پھر گیا۔ یہ تباہ کن زلزلہ حضرت مسیح موعودؑ کی ایک پیشگوئی کے مطابق تھا جو چند ماہ پہلے شائع کی گئی تھی اور جس کے الفاظ یہ تھے کہ عَفَتِ الدِّیَارُ مَحَلُّهَا وَ مُقَامُهَا یعنی عنقریب ایک تباہی آنے والی ہے جس میں سکونت کی عارضی جگہیں اور مستقل جگہیں دونوں مٹ جائیں گی۔ اور اس کے بعد ایک اور الہام میں بتایا گیا تھا کہ:

”دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے اور موتا موتی لگ رہی ہے۔“

چنانچہ عین ان الہاموں کے مطابق جو کئی ماہ پہلے شائع کئے جا چکے تھے اس زلزلہ نے لوگوں کو یہ قیامت کا نمونہ دکھا دیا اور پیشگوئی بڑی صفائی کے ساتھ پوری ہوئی۔

عجیب تر واقعہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ پیش آیا۔ حضور ۴؍اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کو ”نصرۃ الحق“ یعنی ”براہین احمدیہ حصہ پنجم“ کا مسودہ لکھ رہے تھے۔ اس دوران میں جب حضور اس الہام تک پہنچے کہ ”دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا۔“ حضورؑ یہ الفاظ لکھ کر اس کے پورا ہونے کا ثبوت درج کرنے کو تھے کہ زلزلہ آ گیا۔ (تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 378)

قادیان، دھرمسالہ اور دوسری احمدی جماعتوں کی خدائی حفاظت

الہامات میں حضور کے مخلص خدام کی زلزلہ کے نقصانات سے بچاؤ کی واضح خبر دی گئی تھی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ گو قادیان میں یہ زلزلہ تین منٹ تک پورے زور سے رہا۔ یہاں اس کا جھٹکا پہلے شرقاً غرباً اور پھر شمالاً جنوباً محسوس ہوا۔ اس کے بعد دن کے مختلف اوقات میں زلزلہ محسوس ہوتا رہا۔ مگر خدا کے فضل سے حضور یا سلسلہ عالیہ کے مکانات وغیرہ کو کوئی خفیف سا نقصان بھی اس سے نہیں ہوا۔ علاوہ ازیں دھرمسالہ کی احمدیہ جماعت باوجودیکہ زلزلہ کے مرکز میں ہونے کے براہ راست زد میں تھی معجزانہ طور پر بالکل محفوظ رہی۔ بعض اور احمدی دوست بھی جو عارضی طور پر پالم پور گئے تھے۔ وہ بھی بچ گئے۔ یہی نہیں ضلع کانگڑہ کے سبھی احمدی افراد بالکل صحیح وسالم رہے۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم ص ۳۷۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا باغ میں قیام

اپریل تا جون ۱۹۰۵ء

چونکہ بار بار زلزلوں کے متعلق الہامات ہو رہے تھے اس لئے ۴؍اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے بعد آپ احتیاط کے طور پر اپنے مکان میں سے نکل کر اس باغ میں جا کر مقیم ہو گئے جو قصبہ کے جنوبی جانب واقع ہے اور کئی ماہ تک وہیں باغ میں ٹھہرے۔ جہاں خیموں کے انتظام کے علاوہ چند عارضی مکانات بھی تیار کرالئے گئے تھے اور مقامی جماعت کے اکثر دوست بھی آپ کے ساتھ باغ میں چلے گئے اور اس طرح باغ میں ایک چھوٹا سا شہر آباد ہو گیا حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب حضرت مولوی عبد الکریم صاحب اور دیگر احباب باغ میں رہنے لگے۔ اخبارات اور انجمن کے دفاتر بھی باغ میں منتقل ہو گئے اور متواتر تین ماہ تک آپ نے احباب سمیت اس باغ میں قیام فرمایا سارے مکین گویا ایک خاندان کے فرد تھے۔ ۲؍جولائی ۱۹۰۵ء کو آپ واپس اپنے مکانوں میں تشریف لے گئے۔ (حیات طیبہ صفحہ 285)

انہی دنوں میں آپ نے یہ اعلان فرمایا کہ خدا نے مجھے اور زلزلوں کی بھی خبر دی ہے اور آپ نے لکھا کہ گو خدا کے الہام میں زلزلہ کا لفظ ہے مگر میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ ضرور زلزلہ ہی ہوگا بلکہ ممکن ہے کہ کوئی اور تباہی ہو جو اپنی ہلاکت میں زلزلہ سے مشابہ ہو۔ چنانچہ انہی ایام میں آپ نے وہ منظوم پیشگوئی شائع فرمائی جس میں ایک عالمگیر تباہی کی خبر دی اور یہاں تک لکھا کہ یہ تباہی ایسی خطرناک ہوگی کہ خون کی ندیاں چل جائیں گی اور عمارتیں مٹ جائیں گی اور لوگ اپنے عیش و عشرت کو بھول کر دیوانوں کی طرح پھریں گے حتیٰ کہ زار روس جیسے جلیل القدر بادشاہ بھی اسی وقت باحال زار ہونگے چنانچہ آپ نے فرمایا۔

اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
آئیگا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب
یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائینگے
اک جھپک میں یہ زمیں ہو جائیگی زیر و زبر
ہوش اڑ جائینگے انسان کے پرندوں کے حواس
خون سے مردوں کے کوہستان کے آب رواں
مضمحل ہو جائینگے اس خوف سے سب جن و انس

یہ نظم حضرت مسیح موعودؑ نے اپریل ۱۹۰۵ء میں لکھی اور اس کے نیچے یہ نوٹ لکھا کہ گو خدا تعالیٰ نے الہام میں زلزلہ کا لفظ استعمال کیا ہے لیکن چونکہ بعض اوقات زلزلہ کا لفظ ایک بڑی آفت اور انقلاب پر بھی بولا جاتا ہے اس لئے ممکن ہے کہ یہ مصیبت عام زلزلہ کی صورت میں نہ ہو بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو جو قیامت کا نمونہ دکھاوے۔ اور بعد کے حالات نے بتا دیا کہ اس پیشگوئی میں جنگ عظیم کی طرف اشارہ تھا جس نے ۱۹۱۴ء میں ظاہر ہو کر گویا دنیا کا نقشہ بدل دیا اور ایسی خطرناک تباہی پیدا کی جس کی نظیر کسی پہلے زمانہ میں نہیں ملتی۔ اور پھر لطف یہ ہے کہ عین پیشگوئی کے مطابق اس زلزلہ عظیمہ نے زار کا بھی تختہ الٹ دیا۔

(سلسلہ احمدیہ صفحہ ۱۴۶ تا ۱۴۸)

زلزلہ کا دھکا

پروفیسر اموری اور اس کے ہم خیال سمجھتے تھے کہ دو سو سال تک کوئی زلزلہ آنے والا نہیں لیکن خدا تعالیٰ کا کون مقابلہ کر سکتا ہے ۲۶ جولائی کی صبح کو جو زلزلہ آیا وہ بالاتفاق تسلیم کر لیا گیا ہے کہ کسی صورت میں وہ ۴؍اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ سے کم نہ تھا۔ صرف اتنا فرق تھا کہ ۴؍اپریل کا زلزلہ بہت دیر تک رہا۔ اور ۲۶۔ جولائی ۱۹۰۵ء کا زلزلہ بہت ہی کم عرصہ تک رہا۔ چنانچہ سول اینڈ ملٹری گزٹ رقمطراز ہے کہ ۲۶۔ جولائی کو ۴ بجے صبح کے شملہ میں ایک شدید زلزلہ آیا بہت لوگ خوف کے مارے اپنے مکان چھوڑ کر باہر نکل پڑے اور اگرچہ یہ زلزلہ بہت تھوڑی دیر رہا مگر اکثر لوگوں کا بیان ہے کہ یہ زلزلہ بھی ۴؍اپریل کے بعد سخت زلزلہ تھا۔ فیروزپور میں بھی اسی تاریخ ۴ بج کر ۵۰ منٹ پر زلزلہ آیا اور اسے بھی سخت بتایا جاتا ہے۔ سوری میں بھی زلزلہ آیا۔ کیا ایسی حالت میں کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی ایک رنگ میں پوری نہیں ہوئی۔

(الحکم جولائی 1905ء)

حضرت مسیح موعودؑ کے شب و روز

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ ایڈیٹر الحکم تحریر فرماتے ہیں۔

غالباً ناظرین کے لئے یہ معلوم کرنا بہت ہی دلچسپ اور مفید ہوگا کہ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعودؑ کے اوقات شب و روز آجکل کس طرح گزرتے ہیں حضرت اقدسؑ خدا تعالیٰ کی متواتر وحیوں کی وجہ سے جو آنیوالی آفت زلزلہ کی خبریں دے رہی ہیں۔ بہت بڑا حصہ دعاؤں میں گذارتے ہیں۔ اور غالب علی امرہ خدا تعالیٰ کی بے نیازی اور صمدیت پر پورا اور کامل ایمان رکھتے ہوئے اس کی حفاظت اور پناہ چاہتے ہیں۔ اور جس حال میں وہ وجود پاک جو اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کے وجود کا زندہ ثبوت اور آئینہ ہے جو اس کی توحید کے قائم کرنے کے لئے مختص کیا گیا ہے۔ باوجود ان وعدوں کے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات سے کر رکھے ہیں اسی قدر ترساں اور لرزاں ہے پھر ہم اگر بیباکی سے خدانخواستہ اپنے اوقات بسر کریں تو ہم سے زیادہ خطاکار کون ہوگا۔

۲۔ اعلیٰ حضرت دعا کے لئے ہمیشہ بیت الدعا الگ رکھتے ہیں۔ بلکہ میں نے خود اپنے کانوں سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ صحابہ بھی بیت الدعا رکھتے تھے ہر شخص کو بیت الدعا رکھنا چاہئے جہاں وہ اوقات مقررہ پر کچھ وقت دعائیں گزارا کرے۔ باغ میں چلے جانے کے باعث آپ کے اس معمول دعائیں تو کوئی فرق نہیں آیا۔ پھر بھی آپ نے ایک خاص چھولداری بیت الدعا بنانے کی غرض سے حال میں منگوائی ہے۔ جہاں آپ خصوصیت کے ساتھ اپنی جماعت کے لئے دعائیں کریں گے۔ اور ایک یہ بھی دعا آپ کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت میں سے طاعون کو اٹھا دے۔

۳۔ پھر حضرت اقدسؑ کے اوقات میں سے ایک حصہ اندرون خانہ میں تبلیغ اور انذار کا ہے۔ آپ

حضرت اماں جان اپنی اولاد اور دوسری عورتوں یا بچوں کو جو سمجھدار ہیں جن کو حضرت اقدس کے ہمراہ رہنے کا موقعہ حاصل ہے۔ ہر روز تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ جب کوئی تازہ وحی یا کشف ہوتا ہے آپ سب سے اول گھر والوں کو سناتے اور مناسب موقع وعظ فرماتے ہیں۔

۴۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم کی تصنیف میں وہ وقت گزرتا ہے جو مندرجہ بالا اوقات سے اور نمازوں کی ادائیگی سے بچتا ہے۔ اسی میں ضروریات روزمرہ بھی شامل ہیں۔ ۶۶ سال کی عمر میں اس قدر معروفیت اور وہ بھی محض خدا تعالیٰ کی توحید اور اعلائے کلمۂ اسلام کی خاطر۔ ایسی معروفیت بجز خدا کے نبی کے کسی دوسرے کی زندگی میں قطعاً نہیں پائی جاسکتی۔

۵۔ باہر کی زندگی بھی انہی امور سے لبریز ہے نمازوں میں شریک ہونے کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ علی العموم نماز سے اول اور بعد کسی نہ کسی ذکر اور سلسلہ کلام میں تبلیغ کرتے ہیں۔ آپ کی تبلیغ کا عام موضوع اور منشاء کیا ہوتا ہے؟ خدا تعالیٰ کے وعدوں پر وثوق ایمان، خدا کی وحی پر پورا یقین اپنی کامیابی اور الٰہی نصرتوں کی بشارت خدا تعالیٰ پر پوری امید خدام کو توبہ واستغفار کا وعظ، مغرورانہ زندگی سے بچنے کی ہدایت نمازوں کی پابندی اور تہجد کے التزام کی تعلیم باہم ہمدردی اور مساوات کا سبق مخالفوں کی تقریروں اور دکھ دینے والی کارروائیوں پر صبر کی تلقین اور تفویض الی اللہ اور تسلیم کی نصیحت۔

۶۔ پھر بیرونی زندگی کے اوقات میں مبائعین کی بیعت لینا مہمانوں سے ملاقات ان کی مہمانداری کے لوازم اور شرائط کو ملحوظ خاطر رکھنا۔

یہ ہے مختصر سا نقشہ آپ کے معمولات کا کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ کوئی دم بھی اس کریم النفس انسان کا تعظیم لامر اللہ اور شفقت علی خلق اللہ کے بغیر گزرتا ہے؟ (الحکم ۳۰ راپریل ۱۹۰۵ء)

مولانا ابوالکلام کے برادر مکرم ابو النصر صاحب کی قادیان آمد

انہی دنوں جبکہ حضور خدام سمیت اپنے باغ میں قیام پذیر تھے مولانا ابوالکلام کے بھائی ابو النصر صاحب قادیان تشریف لائے۔ وہ جو تاثرات اپنے دل میں لے کر گئے ان کا ذکر انہوں نے اخبار "وکیل" امرتسر میں شائع کیا۔ (حیات طیبہ صفحہ ۲۸۶)

"آہ نادر شاہ کہاں گیا"

۵ رمئی ۱۹۰۵ء کو حضرت مسیح موعود کو ایک رؤیا میں یہ الفاظ لکھے ہوئے دکھلائے گئے۔ "آہ نادر شاہ کہاں گیا"۔ یہ مختصر الفاظ اپنے اندر افغانستان کی حکومت کے متعلق ایک زبردست انقلاب کی پیشگوئی پر مشتمل تھے جو ۸ رنومبر ۱۹۳۳ء کو پوری شان سے پوری ہوئی۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ۱۹۲۹ء میں جب امیر امان اللہ خاں صاحب (ولادت ۱۸۹۲ء) والی افغانستان کی حکومت کا تختہ امیر حبیب اللہ خاں صاحب نے الٹ دیا تو افغانوں نے نادر خاں صاحب (۱۸۸۰ء۔۱۹۳۳ء) کو فرانس سے بلوا کر تخت حکومت ان کے سپرد کر دیا۔ اس دن سے نادر خاں صاحب نے اپنے خاندانی اور ملکی لقب "خان" کو چھوڑ کر "شاہ" کا لقب اختیار کیا اور نادر شاہ کہلانے لگے جو حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق ایک غیر معمولی تغیر تھا۔ اس کے تین سال بعد ۸ رنومبر ۱۹۳۳ء کو عین دن کے وقت نادر شاہ کو عبدالخالق نامی ایک شخص کے ذریعہ مجمع عام میں قتل کر دیا گیا۔ اس طرح نادر شاہ صاحب کی بے وقت اور اچانک موت سے اہل عالم پکار اٹھے "آہ نادر شاہ کہاں گیا"۔ (تاریخ احمدیت جلد ۲ صفحہ ۳۹۴)

۲۶ راگست ۱۹۰۵ء

جاپان میں اسلام کی تبلیغ

فرمایا "جن کے اندر خود ہی اسلام کی روح نہیں وہ دوسروں کو کیا فائدہ پہنچائیں گے۔ جب یہ قائل ہیں کہ اب اسلام میں کوئی اس قابل نہیں ہو سکتا کہ خدا اس سے کلام کرے اور وحی کا سلسلہ بند ہے تو یہ ایک مردہ مذہب کے ساتھ دوسرے پر کیا اثر ڈالیں گے۔ یہ لوگ صرف اپنے پر ظلم نہیں کرتے بلکہ دوسروں پر بھی ظلم کرتے ہیں کہ ان کو اپنے بدعقائد اور خراب اعمال دکھا کر اسلام میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ ان کے پاس کونسا ہتھیار ہے جس سے یہ غیر مذاہب کو فتح کرنا چاہتے ہیں۔ جاپانیوں کو عمدہ مذہب کی تلاش ہے۔ ان کی بوسیدہ اور ردی متاع کو کون لے گا۔ چاہئے کہ اس جماعت میں سے چند آدمی اس کام کے واسطے تیار کیے جائیں جو لیاقت اور جرأت والے ہوں اور تقریر کرنے کا مادہ رکھتے ہوں۔"

۱۶ ستمبر ۱۹۰۵ء

فرمایا "مجھے معلوم ہوا کہ جاپانیوں کو اسلام کی طرف توجہ ہوئی ہے۔ اس لئے کوئی ایسی جامع کتاب ہو جس میں اسلام کی حقیقت پورے طور پر درج کر دی جاوے گویا اسلام کی پوری تصویر ہو جس طرح انسان سراپا بیان کرتا ہے اور سر سے لے کر پاؤں تک کی تصویر کھینچ دیتا ہے۔ اسی طرح سے اس کتاب میں اسلام کی خوبیاں دکھائی جاویں۔ اس کی تعلیم کے سارے پہلوؤں پر بحث ہو اور اس کے ثمرات اور نتائج بھی دکھائے جاویں۔ اخلاقی حصہ الگ ہو اور ساتھ ساتھ دوسرے مذاہب کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا جاوے۔"

مخدوم الملت حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کا انتقال

عام الحزن: ۱۹۰۵ کا سال عام الحزن کہلانے کا مستحق ہے کیونکہ اس سال جماعت کے کئی مقتدر بزرگ انتقال فرما گئے۔ مثلاً حضرت منشی عبدالحمید خان صاحب کپور تھلوی (تاریخ وفات ۱۰ رمارچ ۱۹۰۵ء) بابو محمد افضل صاحب ایڈیٹر "البدر" (تاریخ وفات ۲۱ رمارچ ۱۹۰۵ء) مولوی جمال الدین صاحب سید والہ (تاریخ وفات ۲۲ رجولائی ۱۹۰۵ء) حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی (تاریخ وفات ۱۱ راکتوبر ۱۹۰۵ء) حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی (تاریخ وفات ۳ ردسمبر ۱۹۰۵ء) ان کے علاوہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کی بڑی اہلیہ فاطمہ صاحبہ (تاریخ وفات ۲۸ رجولائی ۱۹۰۵ء) اور ان کے صاحبزادہ عبدالقیوم صاحب (تاریخ وفات ۲۱ راگست ۱۹۰۵ء) بھی اسی سال فوت ہو گئے۔ اہلیہ کلاں حضرت مولوی نور الدین صاحب کے انتقال پر فرمایا۔

"وہ ہمیشہ مجھے کہا کرتی تھیں کہ میرا جنازہ آپ پڑھائیں اور میں نے دل میں پختہ عہد کیا ہوا تھا کہ کیسا ہی بارش یا آندھی وغیرہ کا بھی وقت ہو۔ میں ان کا جنازہ پڑھاؤں گا آج اللہ تعالیٰ نے ایسا عمدہ موقع دیا کہ طبیعت بھی درست تھی اور وقت بھی صاف میسر آیا اور میں نے خود جنازہ پڑھایا"۔ (بدر ۲۷ رجولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۷)

یوں تو سلسلہ کو ان بزرگوں اور دوستوں کی جدائی کا نقصان پہنچا مگر مخدوم الملت حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی جیسے بلند پایہ علماء اور خدام ملت بزرگوں کی مفارقت نے تو پوری جماعت کو سوگوار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت ۱۲ رستمبر ۱۹۰۵ء کو ان حوادث کے بارے میں حضور کو الہاماً بتایا تھا کہ "دو شہتیر ٹوٹ گئے" نیز الہام ہوا "فزع عیسٰی ومن معہ" عیسیٰ اور اس کے ساتھی گھبرا گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بالخصوص مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی وفات کا اس قدر صدمہ ہوا کہ چند دن گزرنے کے بعد حضور نے شام کے بعد دوستوں میں بیٹھنا چھوڑ دیا اور خدام کے عرض کرنے پر فرمایا کہ جب میں باہر دوستوں میں بیٹھا کرتا تھا تو مولوی عبدالکریم صاحب میرے دائیں بیٹھتے ہوتے تھے۔ اب میں بیٹھتا ہوں اور مولوی صاحب نظر نہیں آتے تو میرا دل گھٹنے لگتا ہے اس لئے میں نے مجبوراً یہ طریق چھوڑ دیا ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ حضور نے معاذ اللہ ان کی وفات پر بے صبری کا اظہار فرمایا نہیں ایسا ہرگز نہیں۔ حضور کا تو یہ عالم تھا کہ آپ نے فطری غم کے باوجود دوسروں کو نصیحت فرمائی کہ "مولوی عبدالکریم صاحب کی موت پر حد سے زیادہ غم کرنا ایک قسم کی مخلوق کی عبادت ہے۔ خدا تعالیٰ ایک کو بلا لیتا ہے دوسرا قائمقام اس کے کر دیتا ہے وہ قادر اور بے نیاز ہے۔" (تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۴۰۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

میں نے دیکھا کہ اس دن کہ بعد موت تک یہی واقعی بھی حالت رہی کہ رضا اور تسلیم کے سوا اور کوئی بات تھی ہی نہیں میں نے دیکھا کہ جن لوگوں نے ان کے خطبات سنے ہیں وہ یہ بات جانتے ہیں کہ ان میں بجز میرے حالات اور ذکر کے اور کچھ نہ ہوتا تھا بلکہ بعض اوقات میں نے سنا کہ بعض آدمی اس امر کو کسی حد تک پسند نہیں کرتے مگر وہ بجز اس کے اور کچھ کہنا نہ چاہتے تھے۔ اس مقام پر ایڈیٹر الحکم نے عرض کی کہ حضور مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ وہ تقریر اور کلام میرے نزدیک حرام ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا ذکر نہ ہو۔ یہ الفاظ سن کر حضور کی آنکھیں پرنم ہو گئیں لیکن ان لوگوں کا ضبط اور صبر لانظیر ہوتا ہے اس لئے ضبط کا نمونہ دکھلایا مگر چہرہ سرخ ہو گیا تھا اور اس میں خاص قسم کی درخشندگی پائی جاتی تھی۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۵۷)

حضرت مولوی صاحب خوش الحانی کے ساتھ قرآن کریم پڑھنے میں نمایاں شان رکھتے تھے۔ غیور اس قدر تھے کہ بڑے بڑے مخالفوں کو بھی ان کی جلالی آواز اور خداداد ذہانت کے آگے جھکنا پڑتا تھا۔ آپ کو ذیابیطس کی بیماری تھی۔ جس کے نتیجہ میں 12 راگست 1905ء میں آپ کی پشت پر دونوں شانوں کے درمیان کاربنکل کا پھوڑا نکل آیا۔ حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب، حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب جیسے قابل معالجوں نے آپ کے علاج میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ کئی آپریشن کیے گئے۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔

حضرت اقدس نے علاج کیلئے اس قدر کوشش اور جدوجہد فرمائی کہ روپیہ کو پانی کی طرح بہا دیا۔ حضرت مولوی صاحب جس چیز کی خواہش کرتے۔ حضور خاص آدمی بھیج کر لاہور یا امرتسر سے منگوا دیتے۔ چنانچہ ٹھنڈا پانی جو حضرت مولوی صاحب کو خاص طور پر مرغوب تھا۔ اس کے لئے حضرت اقدس برف منگوا کر ہمیشہ محفوظ رکھتے۔ ایک مہینہ تک لگاتار مرغ کی یخنی حضرت مولوی صاحب کیلئے تیار ہوتی رہی۔ قیمتی سے قیمتی دوائیں استعمال کی جاتی رہیں۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی وفات ۱۱ راکتوبر ۱۹۰۵ء

کسی مرض سے صحت پانا اعلیٰ پیمانہ کے علاج پر موقوف نہیں جب قضا آتی ہے تو کوئی چیز اس کو روک نہیں سکتی۔ اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا کہ وہ حضرت مولوی صاحب کو اپنے قرب میں جگہ دے اس لئے گو انہیں اصل مرض کاربنکل یعنی سرطان سے تو صحت ہو گئی۔ بلکہ جب خود انہوں نے پھوڑے کی جگہ پر ہاتھ پھیر کر دیکھا تو فرمایا کہ بس اب میں دو چار روز میں پھرنے لگوں گا مگر ذات الجنب کی وجہ سے سخت بیمار ہو گئے۔ درجہ حرارت ۱۰۶ تک پہنچ گیا۔ جس کیلئے کوئی علاج اثر پذیر نہ ہوا اور حضرت مولوی صاحب ۱۱ راکتوبر ۱۹۰۵ء کو بعد نماز ظہر وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اسی روز شام کے قریب حضرت اقدس نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ عام قبرستان میں جو آبادی کے جانب شرق ڈھاب کے قریب واقعہ ہے امانتاً دفن کیے گئے۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ ۱۹۰۵ء کے موقعہ پر جبکہ بہشتی مقبرہ کے لئے زمین مخصوص کی جا چکی تھی۔ ۲۶ دسمبر کو نماز ظہر وعصر کے بعد آپ کا تابوت قبر سے نکالا گیا اور پھر ۲۷ دسمبر کو ۱۰ بجے کے قریب خود حضرت اقدس نے ایک مجمع کثیر کے ساتھ آپ کی نماز جنازہ ادا فرمائی اور کافی دیر تک آپ کی ترقی درجات کیلئے دعا فرماتے رہے۔ پھر آپ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کر دیا گیا۔ بہشتی مقبرہ میں آپ کی قبر سب سے پہلی قبر ہے۔ اس قبر پر حضرت اقدس کی ایک نظم جو حضور نے

باقی صفحہ (9) پر ملاحظہ فرمائیں

صداقت حضرت مسیح موعود السلام

انذاری و تبشیری پیشگوئیوں کی روشنی میں

مقصود احمد بھٹی مبلغ حیدر آباد

وَمَا نُرۡسِلُ الۡمُرۡسَلِيۡنَ اِلَّا مُبَشِّرِيۡنَ وَ مُنۡذِرِيۡنَ فَمَنۡ اٰمَنَ وَ اَصۡلَحَ فَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَ لَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الۡعَذَابُ بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ

(سورۃ الانعام آیت ۵۰،۴۹)

ترجمہ:: ہم رسولوں کو صرف خوشخبری دینے اور ڈرانے کے لئے بھیجتے ہیں۔ پھر جو لوگ ایمان لے آئیں اور اصلاح کریں تو اُنہیں نہ کسی قسم کا آئندہ کے لئے خوف ہوگا اور نہ وہ گزشتہ کوتاہیوں پر غمگین ہوں گے اور جنہوں نے ہماری آیات کا انکار کیا ہے اُنہیں اُنکی نافرمانیوں کی وجہ سے عذاب ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں اپنے انبیاء و مرسلین و ماٴمورین کی صداقت اور ان کی شناخت کے لئے ایک نہایت ہی زبردست اور مضبوط دلیل پیش کی ہے جس کی کسوٹی پر پرکھ کر صادق کو بآسانی شناخت کیا جاسکتا ہے۔

ماٴمور من اللہ کی بعثت ایک عظیم الشان واقعہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کے ہر ذرّہ کو اُس کی تائید و نصرت پر مسخر کر دیتا ہے۔ اگر زمین اُس کے صدق کی گواہی دیتی ہے تو آسمان اُس کی سچائی کے نشانات ظاہر کرتا ہے۔ عالم الغیب خدا جہاں مؤمنین کے قلوب کو ایمانی تقویت اور روحانی ترقی پہنچانے کے لئے کثرت سے بشارات پر مشتمل غیب کی خبریں اپنے ماٴمور پر ظاہر فرماتا ہے وہیں معاندین اور مخالفین کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے اور عوام الناس پر اتمام حجت کے لئے مستقبل میں واقع ہونے والے حوادث اور واقعات پر مشتمل بے شمار انذاری خبروں سے بھی مطلع کرتا ہے۔

مُخبرِ صادق سیّدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کے لئے قادیان کی مقدس بستی میں آج سے ٹھیک 113 سال پہلے الٰہی منشاء کے تحت سیّدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے مسیح موعود و مہدیٔ معہود ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے اعلان فرمایا:-

"مجھے خُدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اُس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدیٔ معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حَکَم ہوں۔ یہ جو میرا نام مسیح اور مہدی رکھا گیا ہے۔ ان دونوں ناموں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا اور پھر خُدا نے اپنے بلاواسطہ مکالمہ سے یہی میرا نام رکھا اور پھر زمانے کی حالتِ موجودہ نے تقاضہ کیا۔ کہ یہی میرا نام ہو۔"

(اربعین حصہ اوّل صفحہ ۳ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۴۵)

نیز آپؑ فرماتے ہیں:

"مجھے اُس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افتراء کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اُس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے۔ اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرّہ کے خدا کی کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی ہے۔ جس کی سچائی اُس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے۔ اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی میرے پر نازل ہوئی ہے۔ وہ اُسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۶ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۰)

قرآن کریم کے مطالعہ اور تاریخ انبیاء کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیاں عموماً دو قسموں پر مشتمل ہوتی ہیں۔

(۱) ایک وہ پیشگوئیاں جو دشمنوں اور مخالفین کے بدانجام کے متعلق کسی انذار پر مشتمل ہوتی ہیں

(۲) دوسری وہ جو مؤمنین کی جماعت کو حاصل ہونے والی عظیم الشان روحانی انعامات اور افضال پر مشتمل ہوتی ہیں۔

سب سے پہلے خاکسار انذاری پیشگوئیوں کے متعلق کچھ عرض کرے گا۔

یہ ایک سنت مستمرہ ہے کہ ہر نبی اور مرسل کو شدید مخالفت اور استہزاء کا مقابلہ کرنا پڑا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:-

يٰحَسۡرَةً عَلَى الۡعِبَادِ ۚ مَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ (یٰس:۳۱)

یعنی ہائے افسوس (انکار کی طرف مائل) بندوں پر کہ جب کبھی بھی اُن کے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ (اور تمسخر کرنے لگ جاتے ہیں)

چنانچہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منجانب اللہ ہونے اور اُس کے کلام سے مشرف ہونے کا دعویٰ کیا تو وہی علماء جن کی زبانیں آپ کی تعریف و مدح میں خاموش نہ ہوتی تھیں اور جن کی قلمیں آپ کے محاسن اور خدمات بیان کرنے میں رُکتی نہ تھیں یکسر آپ کے خلاف ہوگئیں۔ اور پھر اس مخالفت میں اس قدر اندھے ہوئے کہ افتراء اور بدگوئی میں حد سے آگے بڑھ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً خبر دی کہ اِنِّیۡ مُهِيۡنٌ مَنۡ اَرَادَ اِهَانَتَکَ یعنی جو بھی تیری اہانت کا ارادہ کرے گا میں خود اس کو ذلیل اور رسوا کر دوں گا۔

آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کو تقریباً ایک صدی ہونے کو ہے۔ آپ کے عہد کے تمام بڑے بڑے مخالف و معاندین آج صفحہ ہستی سے معدوم ہو چکے ہیں۔ محمد حسین بٹالوی سے لے کر فرعون زمانہ ضیاء الحق تک جتنے بھی آپؑ اور آپ کی جماعت کو مٹانے کا ارادہ لے کر کھڑے ہوئے۔ خدا تعالیٰ نے انہیں عبرتناک انجام تک پہنچادیا۔

براہین احمدیہ جو آپ نے دعویٰ ماموریت سے قبل تصنیف فرمائی تھی، اُس میں حضورؑ کا ایک الہام بھی درج ہے جو دراصل کئی پیشگوئیوں اور آئندہ واقع ہونے والے حوادث کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ چنانچہ خدا آپؑ کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۷ روحانی خزائن جلد ۱)

گزشتہ ایک صدی سے دنیا میں رونما ہونے والے آفات سماویہ، زلازل، اور کشت وخون کی وجہ امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کا یہ انکار ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ کی وحی میں زلزلہ کا بار بار لفظ ہے اور فرمایا کہ ایسا زلزلہ ہوگا جو نمونہ قیامت ہوگا بلکہ قیامت کا زلزلہ اس کو کہنا چاہیئے ...... لیکن میں ابھی تک اس زلزلہ کے لفظ کو قطعی یقین کے ساتھ ظاہر پر جما نہیں سکتا ممکن ہے کہ یہ معمولی زلزلہ نہ ہو بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو جو قیامت کا نمونہ دکھلاوے جس کی نظیر کبھی اس زمانے نے نہ دیکھی ہو اور جانوں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے، ہاں اگر ایسا فوق العادت نشان ظاہر نہ ہو اور لوگ کھلے طور پر اپنی اِصلاح بھی نہ کریں تو اس صورت میں کاذب ٹھہروں گا۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۵۱ حاشیہ)

پھر آپ فرماتے ہیں:

"اگر خدا تعالیٰ نے اس آفتِ شدیدہ کے ظہور میں بہت ہی تاخیر ڈال دی تو زیادہ سے زیادہ سولہ سال ہیں، اس سے زیادہ نہیں کیونکہ ضروری ہے کہ حادثہ میری زندگی میں ظہور میں آجائے گی۔"

(براہینِ احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۵۸)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے عین مطابق معینہ میعاد کے اندر اندر صرف ۹ سال کے اندر ۱۹۱۴ء میں پیشگوئی میں مذکور علامتیں لفظاً لفظاً پوری ہوگئیں۔ یہ جنگ جو ۲۸ رجون ۱۹۱۴ء کو آسٹریا کے شہزادہ آرچ ڈیوک فرانسس فرڈینینڈ کے قتل کے نتیجے میں یورپ کے ایک محدود سے خطہ میں شروع ہوئی تھی آہستہ آہستہ اس نے دنیا کے بہت بڑے حصہ کو اپنے آغوش میں لے لیا۔ شہروں کے شہر اور بستیوں کی بستیاں دیکھتے دیکھتے برباد ہو کر ویرانے میں تبدیل ہوگئیں۔ گولہ بارود اور بارودی سرنگوں کے استعمال سے بیسیوں پہاڑ صفحہ ہستی سے مٹ گئے۔ میدانوں میں گڈھے پڑ گئے اور جنگلات میں آگ لگ گئی۔ اور اس قدر خونریزی ہوئی کہ فی الواقعہ خون کی ندیاں بہنے لگیں اور ندی نالوں کا پانی دُور دُور تک سرخ ہوگیا۔ الغرض انسانی خون کی ایسی ہولی کھیلی گئی کہ تاریخ عالم میں ایسی عالمگیر آفت کی مثال نہیں ملتی۔

چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ:-

"اس سے پہلے کسی جنگ نے زمین کے اتنے وسیع رقبے اور آبادی کو متاثر نہیں کیا جتنا رقبہ اور آبادی اس جنگ سے متاثر ہوئی۔"

(Compton Encyclopedia ترجمہ)
Vol. 15 P. 215 under "War"

اس جنگ میں اس قدر خون بہا، اور اس قدر جانیں تلف ہوئیں کہ اُن کا شمار ناممکن ہوگیا۔ ایک اندازہ کے مطابق اسّی لاکھ جانیں تلف ہوئیں اور زخمی ہونے والوں کو تعداد دو کروڑ دس لاکھ تھی۔ ہلاکت اور اموات کے ساتھ ساتھ حضورؑ نے اس جنگ کی ایک اور خاص علامت بھی بیان فرمائی تھی کہ

"راہ کو بھولیں گے ہو کر مست و بیخود راہوار"

یہ علامت بھی نہ صرف مسافروں کے حق میں بلکہ عام شہریوں کی نسبت بھی حیرت انگیز طور پر پوری ہوئی کہ اس جنگ میں ہلاکتوں کے ساتھ ساتھ لاکھوں افراد لاپتہ ہوئے اور لاکھوں ہی قیدی بنالئے گئے۔ اس جنگ کی تباہ کاری کا اندازہ لگانے کے لئے خاکسار مختصراً کوائف پیش کرتا ہے:

آسٹریا ہنگری کے 36 لاکھ 20 ہزار افراد زخمی ہوئے اور 12 لاکھ افراد ہلاک ہوئے۔ جبکہ 22 لاکھ افراد یا تو قیدی بنالئے گئے یا لاپتہ ہوگئے۔

فرانس کے 42 لاکھ سے زائد افراد زخمی ہوئے اور تیرہ لاکھ سے زائد ہلاک ہوئے۔ اور جرمنی کے ۱۷ لاکھ سے زائد افراد ہلاکت کا شکار ہوگئے۔

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ پیشگوئی پوری شان کے ساتھ پوری ہوئی۔

جب حضور نے اس ہولناک جنگ کی پیشگوئی فرمائی تھی اُس کے آخر میں ایک عظیم الشان پیشگوئی کے ساتھ اُس کو ختم کیا گیا تھا، اور یہ پیشگوئی زار روس کی سلطنت کے متعلق تھی۔ جب یہ پیشگوئی ظہور پر آئی اس وقت روس میں ایک مطلق العنان اور ظالم حکمران نکولس ثانی کی حکومت تھی جو "زار" کے لقب سے مشہور تھا۔ اور کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ زار کی حکومت کا خاتمہ ہو جائے گا اور وہ بالآخر ایک المناک انجام سے دوچار ہوگا۔ مگر اس خالق ارض وسما نے قادیان کی اسی گمنام بستی میں اپنے ماٴمور کو ان تمام عواقب کی خبر دے رکھی تھی جسے آپ نے ان الفاظ میں دنیا کے سامنے پیش فرمایا کہ:-

"زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی باحال زار"

اس پیشگوئی کے ظہور کا تعلق جنگ عظیم اوّل کے واقعات سے تھا۔ چنانچہ جنگ کے دوران رُوس کے

حالات نے یکدم پلٹا کھایا۔ حکومتِ زار کے خلاف مزاحمت اور بغاوت کی آوازیں بلند ہونی شروع ہوگئیں۔ یہ ۱۹۱۷ء کی بات ہے۔ زار روس اپنی فوجوں کے معائنہ کے لئے سرحد پر گیا ہوا تھا۔ بغاوت کی اطلاع ملتے ہی اُس نے اپنے گورنر کو باغیوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا حکم دیا۔ مگر اس سختی کے نتیجے میں حالات اور سنگین ہوگئے۔ زار نے فوراً اس گورنر کو تبدیل کر دیا مگر حالات بد سے بدتر ہوتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ جب وہ واپس دارالحکومت جا رہا تھا تو اُسے راستہ میں ہی گرفتار کر لیا گیا۔ اُس کے تمام اختیارات سلب کر لئے گئے اور اُسے اپنے خاندان کے دیگر اراکین کے ساتھ شاہی محل میں نظر بند کر دیا گیا۔ بالشویک حکومت کے قائم ہونے پر اُس پر مظالم کا ایک نیا دور شروع ہوگیا اُسے اور اُسکے بیوی بچوں کو وحشیانہ اور اخلاق سوز مظالم کا نشانہ بنایا گیا۔ خود زار کی حالت "زار" ہونی شروع ہوگئی اور اُسے ایسی ایسی جسمانی اور ذہنی اذیتیں پہنچائی گئیں کہ اُن کا تصور بھی جسم میں کپکپی پیدا کر دیتا ہے۔ آخر ۱۶ر جولائی ۱۹۱۸ء کو اسے مع افراد خاندان بہت سخت عذاب اور تکالیف دے کر قتل کر دیا گیا اور اس طرح خدا کے مامور کو ملنے والی یہ انذاری پیشگوئی پوری شان کے ساتھ پوری ہوئی کہ

"زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی باحالِ زار"

۱۹ر دسمبر ۱۹۰۳ء کو حضرت مسیح موعودؑ نے زلزلہ کے متعلق ایک رؤیا دیکھا جس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا: "رؤیا میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے "زلزلے کا ایک دھکا" (البدر یکم جنوری ۱۹۰۳ء)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا:

عَفَتِ الدِّیَارُ محلّھا و مقامھا"

(الحکم ۳۱ر مئی ۱۹۰۴ء)

اسی طرح ۱۹۰۲ء میں اپنی کتاب **مواھب الرحمٰن** مین زلزلے کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:

(ترجمہ) "اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے غافلوں کی تنبیہ کے لئے مختلف قسم کے عذابوں کا انتخاب کیا ہے۔ اور وہ عذاب آسمان سے جاری ہوتے ہیں نہ کہ میانوں سے نکلتے ہیں پس کبھی تو طاعون کے ذریعے دلوں میں رعب ڈالا جائے گا اور کبھی ایسے زلزلوں کے ذریعے جن کے نتیجہ میں دَر و دیوار زمین بوس ہو جائیں گے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے عین مطابق ۴ر اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کو کانگڑہ صوبہ ہماچل میں ایک شدید زلزلہ آیا۔ کانگڑہ کے آتش فشاں اور مضبوط پہاڑوں کو یکایک جنبش آگئی جس سے سخت جانی و مالی نقصان ہوا۔ ہزاروں سال کی پرانی عمارات زمین بوس ہوگئیں اور دھرمشالہ میں موجود انگریزوں کی چھاؤنی کی عالیشان کوٹھیوں کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ اس زلزلے کو دیکھنے والوں نے بعینہٖ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے الفاظ کے مطابق اِسے قیامت کا نمونہ قرار دیا۔ ملاحظہ ہو انسائیکلوپیڈیا برٹینکا کی یہ عبارت، چنانچہ لکھا ہے:

"دیوی کا مندر شمالی ہندوستان کے قدیم اور عظیم ترین مندروں میں سے ایک تھا جو کہ ۴ر اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلے میں پورے قصبے اور قلعہ کے ساتھ تباہ ہوگیا۔ اس زلزلے میں پورے قصبے کانگڑہ میں ۱۳۳۹ اموات ہوئیں جبکہ علاقوں میں مرنے والوں کی کل تعداد تقریباً بیس ہزار تھی۔"

(اِنسائیکلوپیڈیا برٹینکا زیرِ لفظ کانگڑہ)

اس زلزلے کی تباہ کاری کا ذکر کرتے ہوئے امرتسر سے شائع ہونے والے مشہور اخبار وکیل نے لکھا:

"یہ زلزلہ اس دَرجہ ہولناک اور مہیب تھا کہ اسے قیامتِ صُغریٰ کہنا کچھ مبالغہ نہ ہوگا بلکہ جس وقت وہ اپنی پوری شدت پر خدائے قہار کا جلال ظاہر کر رہا تھا۔ اس وقت تو لوگوں کو عموماً یہی یقین آگیا تھا کہ بس قیامت آہی گئی۔" (بحوالہ تذکرہ صفحہ ۵۲۷)

قرآن کریم، احادیثِ نبویؐ اور بائبل میں یہ پیشگوئی موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ چنانچہ ۱۸۸۰ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام براہین احمدیہ تصنیف فرما رہے تھے، پہلی مرتبہ میسوپوٹیمیا میں طاعون ظاہر ہوئی۔ اور پھر آہستہ آہستہ دوسرے ملکوں میں پھیلنا شروع ہوئی حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے حضور ایک ہلاکت خیز وَباء کے ظاہر ہونے کی دُعا کی۔ چنانچہ اس دُعا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

فَلَمَّا طَغَى الْفِسْقُ الْمُبِيْدُ بِسَيْلِهٖ
تَمَنَّيْتُ لَوْ كَانَ الْوَبَاءُ الْمُتَبِّرُ

یعنی جب تباہ کن فسق و فجور کا سیلاب اپنی انتہا کو پہنچ گیا تو مَیں نے (اللہ تعالیٰ سے) چاہا کہ کوئی وَبا نازل ہو۔ چنانچہ ۶ر فروری ۱۸۹۸ء میں جب کہ طاعون کا نام و نشان بھی موجود نہ تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رؤیا میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔ خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں۔ جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔ آپ نے اُسی روز اشتہار شائع فرمایا۔ کہ عنقریب وسیع پیمانے پر طاعون پھیلنے والی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس ابتلا کو تقدیرِ مبرم قرار دیتے ہوئے لوگوں کو توبہ و استغفار کی طرف توجہ دلاتے ہوئے خدا ترسی اور صدقہ و خیرات کی تلقین فرمائی۔ مگر فائدہ اٹھانے کی بجائے لوگوں نے اِس کا تمسخر اڑانا شروع کر دیا اور بارہا اِسے مذاق کا نشانا بنایا۔ چنانچہ لاہور سے شائع ہونے والے اخبار پیسہ نے نہایت تمسخرانہ انداز میں لکھا:

"مرزا اسی طرح لوگوں کو ڈرایا کرتا ہے۔ دیکھ لینا سب سے پہلے خود اِسی کو طاعون ہوگی۔"

("پیسہ اخبار" لاہور فروری ۱۸۹۸ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق چند ماہ بعد ہی پنجاب میں کھل کر طاعون نمودار ہوگئی۔ لیکن ابھی اِس مرض نے شدت اختیار نہ کی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوبارہ اپنے ہموطنوں کو از راہِ ہمدردی توبہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

شانِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

زندگی بخش جام احمدؐ ہے
کیا ہی پیارا یہ نام احمدؐ ہے

لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقامِ احمدؐ ہے

باغِ احمدؐ سے ہم نے پھل کھایا
میرا بستاں کلامِ احمدؐ ہے

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلامِ احمدؐ ہے

اے غافلو! یہ ہنسی اور ٹھٹھے کا وقت نہیں ہے۔ یہ وہ بلا ہے جو آسمان سے آتی ہے اور صرف آسمان کے خدا کے حکم سے دُور ہوتی ہے ...... سو اپنے نفسوں اور اپنے بچوں اور اپنی بیویوں پر رحم کرو، چاہئے کہ تمہارے گھر خدا کی یاد اور توبہ اور استغفار سے بھر جائیں اور تمہارے دل نرم ہو جائیں"

(اشتہار ۱۷ر مارچ ۱۹۰۱ء)

جب لوگوں نے حضور کی نصیحت سے فائدہ نہ اٹھایا اور تکذیب اور استہزاء میں اَور زیادہ ترقی کر گئے تو خدائے ذوالجلال والانتقام کا غضب بھڑکا اور طاعون نے پنجاب میں اس قدر زور پکڑا کہ لوگوں کی آنکھوں کے سامنے قیامت کا منظر آگیا۔ ہزاروں دیہات ویران ہوگئے، سینکڑوں بستیاں اُجڑ گئیں۔ اس قدر موتا موتی ہوئی کہ لاشوں کو دفنانے والا کوئی نہیں ملتا تھا۔ اس تباہی کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب نزول المسیح میں ان الفاظ میں فرمایا ہے کہ:

"جب یہ پیشگوئی ۶ر فروری ۱۸۹۸ء میں شائع ہوئی۔ تب پنجاب میں صرف دو ضلع آلودہ تھے مگر بعد اس کے پنجاب کے ۲۳ر ضلعے اس مرض سے آلودہ ہوگئے اور پونے دس ماہ میں تین لاکھ سولہ ہزار کیس ہوئے اور دو لاکھ اٹھارہ ہزار سات سو نناوے فوتیاں ہوئیں دیکھو سرکاری نقشہ جات۔"

(نزول المسیح حاشیہ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۳۲-۵۳۱)

جہاں ہر طرف موتا موتی کا عالم تھا اُس وقت اللہ تعالیٰ نے حضور کو الہام کے ذریعہ خبر دی کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ یعنی جو تیری چار دیواری میں رہتے ہیں، وہ محفوظ رہیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "کشتی نوح" میں تحریر فرمایا کہ چار دیواری سے مراد ظاہری چار دیواری ہی نہیں بلکہ وہ لوگ بھی شامل ہیں جو سچے طور پر آپ کی جماعت میں شامل ہیں بچائے جائیں گے۔ آپ نے لکھا:

"سو اُس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا اور وہ کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔ اور ان آخری دنوں میں خدا کا نشان ہوگا تا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔ اور ان آخری دنوں میں خدا کا نشان ہوگا تا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلائے۔" (کشتی نوح صفحہ ۲ روحانی خزائن جلد ۱۹)

ہندوستان مین اس شدت سے طاعون پھیلی کہ ہر سال کئی لاکھ افراد طاعون سے لقمۂ اجل بنے لیکن طاعون کے کیڑے نے وعدۂ الٰہی کے مطابق ایک بھی احمدی کو نقصان نہیں پہنچایا۔

اس نشانِ طاعون کی وجہ سے جماعت کو بے شمار ترقی حاصل ہوئی۔ یہاں تک کہ ایک ایک دن میں پانچ پانچ سو بیعت کی درخواستیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پہنچتیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا مَیں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

حضورؑ فرماتے ہیں:

"خدا نے مجھے اس لئے دنیا میں بھیجا ہے کہ تا میں حلم اور خلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے، اس کی روشنی سے لوگوں کو راہِ راست پر چلاؤں ...... اور بلاشبہ یہ بات سچ ہے کہ غیب کے واقعات اور غیب کی خبریں بالخصوص جن کے ساتھ قدرت اور حکمت ہے، ایسے امور ہیں جن کے حاصل کرنے پر کسی طور سے انسان کی طاقت خود بخود قادر نہیں ہو سکتی۔ سو خدا نے میرے پر احسان کیا ہے جو اس نے تمام دنیا میں سے مجھے اس بات کے لئے منتخب کیا ہے کہ تا وہ اپنے نشانوں میں سے گمراہ لوگوں کو راہ پر لاوے۔"

(مسیح ہندوستان میں روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۴۳)

اب خاکسار اُن پیشگوئیوں کو آپ کے سامنے پیش کرے گا جو مختلف بشارات پر مشتمل ہیں جن کا مقصد قلوبِ مؤمنین کو نورِ یقین سے معطر کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ماموریت کے چوتھے سال یعنی ۲۰ر فروری کو ایک پسرِ موعود کی پیدائش کے متعلق ایک عظیم الشان پیشگوئی شائع فرمائی جو تاریخ احمدیت میں سبز اشتہار کے نام سے مشہور ہے۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ:-

"(اللہ تعالیٰ نے) ...... مجھ کو الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی ...... سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے ...... سو تجھے

بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔.......وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا.......ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گے۔"

(اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء شمولہ آخر "آئینہ کمالات اسلام" طبع اوّل)

چنانچہ اس پیشگوئی کے عین مطابق ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو حضرت امّ المؤمنین سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ کے پاک بطن سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی پیدائش ہوئی۔ آپ میں اگرچہ ابتدا سے ہی پسر موعود کی جھلک نمایاں طور پر دکھائی دیتی تھی لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی وفات کے بعد جب آپ خلیفہ منتخب ہوئے تو سبز اشتہار میں درج بشارات کا ایک ایک جُز اپنی پوری شان کے ساتھ نہایت تیزی کے ساتھ پورا ہونا شروع ہو گیا۔ آپ کا عہدِ خلافت پر متمکن ہونا ہی تھا کہ ایک عالم کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں اور مسلم تو مسلم غیر مسلم حلقوں نے بھی شدت کے ساتھ اس بات کو محسوس کیا کہ آپ دنیا کی ایک عظیم الشان ہستی ہیں۔

چنانچہ ایک معزز غیر احمدی عالم مولوی سمیع اللہ خان صاحب فاروقی نے تقسیم ملک سے قبل ایک اشتہار "اظہار حق" کے نام سے شائع کیا اور اُس میں برملا پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق اس بات کا اظہار کیا کہ:-

"اس پیش گوئی کو پڑھو اور بار بار پڑھو اور پھر ایمان سے کہو کہ کیا یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی ...... اور یہ حقیقت ہے کہ آپ کے زمانہ میں احمدیت نے جس قدر ترقی کی وہ حیرت انگیز ہے۔......موجودہ خلیفہ کے وقت میں مرزائیت قریباً دنیا کے ہر خطہ تک پہنچ گئی......الغرض آپ کی ذریت میں سے ایک شخص پیشگوئی کے مطابق جماعت کے لئے قائم کیا گیا اور اس کے ذریعہ جماعت کو حیرت انگیز ترقی ہوئی جس سے صاف حاصل ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی من وعن پوری ہوئی۔"

(اظہار الحق صفحہ ۱۶-۱۷، مطبوعہ نذیر پرنٹنگ پریس امرتسر باہتمام سیّد مسلم حسن صاحب زیدی)

سن ۱۸۹۶ء میں لاہور میں جلسہ مذاہب عالم کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف مذاہب کے نمائندگان کو پانچ سوالات کے جوابات اپنی دینی کتب کی روشنی میں بیان کرنے کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اس سلسلہ میں دعوت دی گئی۔ حضور نے اس غرض کے لیے ایک نہایت لطیف ومعرکۃ الآراء مضمون تصنیف فرمایا اور اِس مضمون کے پڑھے جانے سے کئی دن پیشتر ایک اشتہار بعنوان "سچائی کے طالبوں کے لئے ایک عظیم الشان خوشخبری" شائع فرمایا اور اُس میں آپ نے اعلان فرمایا کہ:-

"یہ وہ مضمون ہے جو انسانی طاقتوں سے برتر اور خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان اور خاص اس کی تائید سے لکھا گیا ہے اس میں قرآن شریف کے وہ حقائق اور معارف درج ہیں جن سے آفتاب کی طرح روشن ہو جائے گا کہ درحقیقت یہ خدا کا کلام اور ربّ العالمین کی کتاب ہے...... مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے کہ جو سب پر غالب آئیگا۔" (تبلیغ رسالت جلد پنجم صفحہ ۷۷)

اس جلسہ میں تقریباً تمام مذاہب کے علماء وفضلاء سوالات مقررہ پر مشتمل اپنے مضامین تحریر کر کے لائے ہوئے تھے حتیٰ کہ مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی ثناء اللہ امرتسری بھی اِس میں شامل تھے، اخبار چودھویں صدی راولپنڈی نے اس مضمون کے متعلق یوں ریویو دیا:-

"ان لیکچروں میں سب سے عمدہ اور بہترین لیکچر جو جلسہ کی روح رواں تھا مرزا غلام احمد قادیانی کا لیکچر تھا...... فقرہ فقرہ پر صدائے آفرین وتحسین بلند تھی اور بسا اوقات ایک ایک فقرہ پر دوبارہ پڑھنے کے لئے حاضرین سے فرمائش کی جاتی تھی۔ عمر بھر کانوں نے ایسا خوش آئند لیکچر نہیں سنا۔"

اخبار جنرل وگوہر آصفی کلکتہ نے جلسہ اعظم مذاہب منعقدہ لاہور اور فتح اسلام کے عنوان سے لکھا:

"اگر اس جلسے میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں پر غیر مذاہب والوں کے روبرو ذلت وندامت کا قشقہ لگتا۔ مگر خدا کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچالیا۔ بلکہ اس کو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو موافقین مخالفین بھی سچے فطرتی جوش سے کہہ اٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالا ہے۔ بالا ہے۔"

(اخبار "جنرل وگوہر آصفی" کلکتہ ۲۴ر جنوری ۱۸۹۷ء صفحہ ۲)

سامعین حضرات! اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت سی بشارات سے بھی نوازا جن میں آپ کی جماعت کو حاصل ہونے والی عظیم الشان ترقیات اور فتوحات کی خبر دی گئی تھی چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے۔ کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائیگا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم ومعرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے ہر قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا......اور خُدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دونگا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۱۷، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹)

نیز اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ بھی خبر دی کہ:-

"میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کرونگا اور تیری محبت دلوں میں بٹھاؤں گا۔" (تذکرۃ صفحہ ۱۹۱)

وہ گمنام آواز اور یہ گمنام بستی جس میں شمع احمدیت کے پروانے اپنے مسیح کی صداقت کی گواہی دینے اکٹھے ہوئے ہیں اُسے کوئی جانتا تک نہیں تھا۔ آج دنیا کے کونے کونے تک وہ آواز اور یہ بستی شہرت پا چکی ہے۔ اکناف عالم میں "مرزا غلام احمد کی جے" اور "قادیان دارالامان زندہ باد" کے فلک بوس نعرے گونج رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک عظیم خوشخبری یہ بھی عطا فرمائی تھی:

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" (تذکرۃ صفحہ ۳۱۲ ایڈیشن چہارم)

یہ وعدہ بھی کس شان کے ساتھ پورا ہوا۔ دنیا کے ہر براعظم ایشیا، یورپ، امریکہ، افریقہ کے کم وبیش ۱۷۰ سے زائد ممالک میں جماعت احمدیہ تناور درخت کی طرح اپنی مضبوط جڑیں زمین میں گاڑ چکی ہے۔ اب دنیا کی کوئی طاقت مسیح محمدیؑ کے مضبوط درختوں کو ان ممالک سے اُکھاڑ نہیں سکتی۔ اگر ہم اپنی زبان سے یہ دعویٰ کریں تو شاید ہمارے مخالفین اپنی عادت کے مطابق ہمیں دیوانہ کہیں۔ آیئے انہی کے ایک مولانا کی تحریر آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ ایک عرصہ دراز قبل مولانا ظفر علی خان صاحب نے اپنے روزنامہ زمیندار مورخہ ۱۹ر اکتوبر ۱۹۳۲ء میں لکھا:

"یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے۔ اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی نظر آتی ہیں۔ اور آج میری حیرت زدہ نگاہیں بکثرت دیکھ رہی ہیں۔ کہ بڑے بڑے گریجویٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کانٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ کو خاطر میں نہ لاتے تھے وہ مرزا غلام احمد قادیانی ...... پر ایمان لاتے ہیں۔"

"وہ وقت دور نہیں بلکہ قریب ہے۔ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اُترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۲۲ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳)

آج ہم سب گواہی دے سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو منوانے کے لئے خدا کے فرشتے یقیناً مدد کر رہے ہیں اور انشاء اللہ کرتے چلے جائیں گے۔

پس خالق ارض وسما نے ۱۱۵ سال قبل جو بے شمار وعدے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیے تھے۔ وہ پورے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور ہمارا کامل ایمان ہے کہ وہ اپنے مسیح موعود ومہدیٔ معہود علیہ السلام کی صداقت کو چار چاند لگائے گا۔ اور وہی بامراد ہوگا جو وقت کے امام کو مان کر خدمات اسلام میں جان، مال، وقت اور عزت کی قربانی کریگا۔ پس ہم وہ خوش نصیب ہیں جن کو اس زمانے کے سچے مسیح کو ماننے کی توفیق ملی۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کی گلی گلی اور کوچہ کوچہ یہ منادی کریں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جس مسیح ومہدی کی بعثت کی خوشخبری دی تھی وہ آچکا۔ اُس کو مانے بغیر دنیا میں امن وآمان قائم نہیں ہو سکتا۔ نجات اور سلامتی اسی میں ہے کہ ہم اپنے آقا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا سلام آنے والے مسیح کو پہنچا کر اُس کی بیعت کر کے اُس کی جماعت میں شامل ہو جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اے تمام لوگو اُسن رکھو کہ یہ اُس خدا کی پیشگوئی ہے جس نے زمین وآسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلائے گا۔ اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر اک کو جو اس کے معدوم کرنے کی فکر رکھتا ہے، نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی...... دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اُس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴، ۶۵، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۶)

☆☆☆☆

انابت الی اللہ کی تعلیم

مندرجہ ذیل نظم حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شیخ محمد رئیس کڑیانوالا ضلع گجرات کو لکھ کر عطا فرمائی تھی۔ جبکہ وہ سخت مالی مشکلات میں مبتلا تھے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل انکی تکالیف دور کر دیں

اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے ۔۔۔ چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

چھوڑنی ہوگی تجھے دنیائے فانی ایک دن ۔۔۔ ہر کوئی مجبور ہے حکم خدا کے سامنے

مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجھ کو سدا ۔۔۔ رنج وغم یاس والم فکر وبلا کے سامنے

بارگاہ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو ۔۔۔ مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے

حاجتیں پوری کریں گے کیا تیری عاجز بشر ۔۔۔ کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

چاہیئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقش دوئی ۔۔۔ سر جھکا بس مالک ارض وسما کے سامنے

چاہیئے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار ۔۔۔ ایک دن جانا ہے تجھ کو بھی خدا کے سامنے

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعل بے بہا کے سامنے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ

احیاء دین اور قیام شریعت

محمد یوسف انور استاد جامعہ احمدیہ قادیان

اللہ تعالیٰ کی یہ قدیم سے سنت نظر آتی ہے کہ جب کبھی بھی دُنیا میں خرابی پھیل جاتی ہے اور روحانیت مفقود ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ہدایت اور راہنمائی کیلئے کسی مامور کو مبعوث فرماتا ہے اور وہ مامور اُن لوگوں کو جو خدا سے دور ہو گئے ہوتے ہیں خدا سے ملاتا ہے۔

چنانچہ آج سے چودہ سو سال پہلے جب دنیا کے ہر گوشے میں ضلالت و گمراہی پھیلی ہوئی تھی ملک عرب کے مشہور شہر مکہ میں خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دین اسلام کے ساتھ مبعوث فرمایا اور قرآن کریم کی صورت میں ایک مکمل ضابطہ حیات نوع انسان کو عطا فرمایا چنانچہ آنحضرت صلعم اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے اپنی انتھک جدوجہد سے اسلام کے نور سے نہ صرف جزیرہ نما عرب کو منور کیا بلکہ چاروں طرف اس مقدس نور کی ضیا پاشی کی اور ساتھ ہی مستقبل کیلئے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ:-

یوشک ان یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمه ولا من القران الا رسمه مساجد هم عامرة وهی خراب من الهدیٰ علماء هم شر من تحت ادیم السمآء من عندهم تخرج الفتنة وفیهم تعود (مشکوٰۃ شریف)

یعنی لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اسلام کا صرف نام اور قرآن کے صرف الفاظ رہ جائیں گے مسجدیں بظاہر آباد نظر آئیں گی لیکن درحقیقت ہدایت سے خالی اور ویران ہوں گی اور اُن میں نقش و نگار بہت ہوگا اُن (بگڑے ہوئے مسلمانوں) کے علماء سے ہی فتنہ نکلے گا اور اُنہی کی طرف پھر لوٹ آئے گا۔

حقیقت میں اس حدیث میں مسلمانوں کیلئے ایک ایسے دور کی خبر ہے جس کا ظہور اُنیسویں صدی عیسوی میں ہوا جب مسلمان اسلامی تعلیمات سے اس قدر دور جا پڑے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ پیشگوئی حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوئی اور خود مسلمان علماء اور مفکرین و دانشوروں نے اس کا خود اقرار کیا ہے مولانا الطاف حسین حالی نے فرمایا ہے۔

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

علامہ اقبال نے کہا:

رہ گئی رسم اذان روح بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی
شور ہے ہو گئے دین سے مسلمان نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے کہیں مسلم موجود
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود
یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

مودودی صاحب مسلمانوں کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار یوں کرتے ہیں:

’’یہ انبوہ عظیم جس کو مسلمان کہا جاتا ہے اس کا حال یہ ہے کہ اس کے ۹۹۹ فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں نہ حق و باطل کی تمیز سے آشنا ہیں نہ ان کا اخلاقی نقطہ نظر اور ذہنی رویہ اسلام کے مطابق تبدیل ہوا ہے، باپ سے بیٹے اور بیٹے سے پوتے کو بس مسلمان کا نام ملتا رہا ہے اسلئے یہ مسلمان ہیں۔ (سیاسی کشمکش حصہ 3 صفحہ 110)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیف تهلک امة انا فی اولها واثنا عشر من بعدی من السعداء واولی الالباب والمسیح بن مریم فی اخرها (اکمال الدین صفحہ ۱۵۷)

ترجمہ: وہ اُمت کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے جس کے ابتداء میں میں ہوں اور بارہ بزرگ میرے بعد ہوں گے جو نیک اور عقلمند ہوں گے (یہ مجددین اُمت کی طرف اشارہ ہے) اور مسیح ابن مریمؑ آخر میں ہوں گے۔

پس اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تیرھویں صدی ہجری کا زمانہ ہوگا اور اس صدی کے آخر میں حضرت امام مہدیؑ اور مسیح موعود کے ذریعہ اسلام کی زندگی کے سامان ہوں گے اور وہ دین کو پھر زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا اور اس کی مساعی کے نتیجہ میں یهلک الله الملل کلها الا الاسلام۔ یعنی اسلام کے سوا تمام ادیان مٹ جائیں گے اور دنیا امام مہدی کے ذریعہ پھر اشرقت الارض بنور بها کا نظارہ دیکھے گی!

پس اللہ تعالیٰ نے ایسے نازک دور میں ضرورت کے وقت اُمت محمدیہ کو بے یارومددگار اور بے آسرا نہ چھوڑا بلکہ خیر الرسل کی خیر امت کی بروقت دستگیری کی اور اپنے وعدوں اور سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق احیائے اسلام کیلئے قادیان کی مقدس بستی میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو مسیح محمدی اور امام مہدی بنا کر مبعوث فرمایا۔

احیاء دین اور قیام شریعت کا کام

سب سے پہلے آپؑ نے قلمی جہاد شروع کیا اور بذریعہ لٹریچر آپؑ نے اسلام کا شاندار دفاع کیا اللہ تعالیٰ کی خاص تائید سے آپ نے اسلام کی خوبیوں کو اُجاگر کرنے کیلئے ’’براہین احمدیہ‘‘ نامی کتاب تصنیف فرمائی جس میں آپؑ نے آریہ سماج، برہمو سماج، سناتن دھرم نیز دہریوں اور عیسائیوں کو مخاطب فرمایا اور براہین ساطعہ و دلائل قاطعہ کے ذریعہ ان کے باطل عقائد کا رد کرتے ہوئے اسلام اور قرآن مجید کی صداقت کو ظاہر فرمایا اور صداقت اسلام کے سلسلہ میں آپ نے جو دلائل بیان فرمائے ان کے بارہ میں چیلنج دیا کہ جو شخص بھی آپ کے پیش کردہ دلائل کو توڑ کر دکھائے گا اُسے دس ہزار روپے انعام دیا جائے گا۔

آپ جو کہ آنحضرت صلعم کے مثیل کے طور پر ظاہر ہوئے تھے اس لئے کسی کی یہ جرآت نہ ہوئی کہ وہ مرد میدان بن کر سامنے آتا آپ کی اس کتاب نے مذہبی دنیا میں تہلکہ مچا دیا حتیٰ کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے جو بعد میں آپ کے اشد مخالفین میں سے ہو گئے اس کتاب کے بارہ میں یہ رائے ظاہر کی:

’’یہ کتاب اس زمانہ کی موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا جس کی نظیر مسلمانوں میں بہت کم پائی جاتی ہے (اشاعت السنہ)

دنیا میں اسلام مذہب پھیلے گا

آپنے فرمایا:-

’’آجکل تمام مذاہب کے لوگ جوش میں ہیں عیسائی کہتے ہیں کہ اب ساری دنیا میں مذہب عیسوی پھیل جائے گا برہمو کہتے ہیں کہ ساری دنیا میں برہموؤں کا مذہب پھیل جائے گا۔ اور آریہ کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب سب پر غالب آجائے گا۔ مگر یہ سب جھوٹ کہتے ہیں خدا تعالیٰ ان میں سے کسی کے ساتھ نہیں اب دنیا میں اسلام کا مذہب پھیلے گا اور باقی سب مذاہب اس کے آگے ذلیل اور حقیر ہو جائیں گے (ملفوظات جلد۲) غرضیکہ آپ یہ اعلان کر کے میدان مذاہب میں ایک جری اور بہادر پہلوان کی طرح گرجے اور ہر مذہب کے روحانی پیشواؤں اور لیڈروں کو مقابلہ کیلئے بلایا اور ہر میدان میں آپ نے فتح پائی آپ نے اسلام کا دوسرے مذاہب پر غلبہ ثابت کرنے اور شریعت کو دوبارہ قائم کرنے کیلئے ایسے روحانی بم تیار کئے جن کا کسی مذہب والے کے پاس توڑ موجود نہ تھا۔ ہاں وہ روحانی بم ایٹم بم ہائیڈروجن بم اور نائٹروجن بم سے کہیں پاورفل تھے۔ ان میں ہلاکت کا ہی پہلو نہ تھا بلکہ وہ ایسے بم تھے جو ایک طرف تمام طاغوتی طاقتوں کو تباہ کرنے والے تھے تو دوسری طرف وہ روحانی زندگی بخشنے والے تھے ایک طرف اگر وہ موسوی عصا کی مانند تھے تو دوسری طرف وہ مسیحائی نفس رکھتے تھے۔

چنانچہ آپؑ مزید فرماتے ہیں:

’’اگر میرے مقابل پر تمام دنیا کی قومیں جمع ہو جائیں اور اس بات کا بالمقابل امتحان ہو کہ کس کو خدا غیب کی خبر دیتا ہے اور کس کی دُعائیں قبول کرتا ہے اور کس کی مدد کرتا ہے اور کس کیلئے بڑے بڑے نشان دکھاتا ہے تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی غالب رہوں گا کیا کوئی ہے کہ اس امتحان میں میرے مقابل پر آوے ہو۔

ہزارہا نشان خدا نے محض اس لئے دیئے ہیں تا کہ دشمن معلوم کرے کہ دین اسلام سچا ہے میں اپنی کوئی عزت نہیں چاہتا بلکہ اُس کی عزت چاہتا ہوں جس کیلئے میں بھیجا گیا ہوں۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۶)

براہین احمدیہ کے بعد آپؑ نے خدائی تائید کے تحت اس سلسلہ کو جاری رکھا اور آپ نے اپنی وفات سے قبل ان مضامین کے علاوہ جو مختلف اخبارات میں شائع ہوتے رہے ۸۰ کتب تحریر فرمائیں اور ان کتب کے ذریعہ سے آپؑ نے احیائے اسلام کا عظیم الشان کام سرانجام دیا۔

پس دنیا لاکھ حقائق سے چشم پوشی کرے لیکن ایک وقت آئے گا کہ جب مورخ انیسویں صدی کے واقعات سے پردہ اُٹھائے گا تو پکار اُٹھے گا کہ جب اسلام زغہ اعداء میں پھنس چکا تھا اور اس کی زندگی کے کوئی آثار نہیں تھے تو وہ وجود جس نے باطل کے خلاف اسلام کا علم بلند کیا اور اسلام کو پھر سے تازگی عطا کی جس نے کسر صلیب کا کام سرانجام دیا اور عیسائیوں کے غلط عقائد کو بیخ و بن سے اُکھاڑ کر رکھ دیا اور اُن کے منہ توڑ دیئے جس نے اپنے تعلق باللہ اور اپنی ذات کو اسلام کی سچائی اور زندگی کیلئے بطور دلیل پیش کیا اور براہین قاطعہ و دلائل ساطعہ سے ہستی باری تعالیٰ صداقت قرآن اور عصمت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت کیا وہ مسیح زمان مہدی دوراں سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام ہی تھے۔

احیائے دین کیلئے دوسرا ذریعہ::

احیائے دین کیلئے آپ نے دوسرا راستہ یہ اختیار فرمایا کہ مسلمانوں کے افتراق اور تشتت کو دور کرنے کیلئے اور مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کرنے کیلئے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو ایک جماعت کا قیام فرمایا جس کا نام آپ نے جماعت احمدیہ رکھا آپ نے بیعت کر کے جماعت میں شامل ہونے والوں کیلئے یہ شرط رکھی کہ ہر بیعت کرنے والا یہ عہد کرے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھے گا اور اسلام کے سب حکموں پر عمل کرے گا درحقیقت یہی ایک مرض تھا جو مسلمانوں کو گھن کی طرح کھائے جا رہا تھا باوجود اس کے کہ دنیا اُن کے ہاتھ سے نکل چکی تھی پھر بھی ان کی توجہ دُنیا کی طرف تھی اور اسلام کے اصولوں کو وہ ترک کر چکے تھے آپؑ نے اس جماعت کے ذریعہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی مہم شروع کی اور آپ نے بتایا کہ اسلام کو دوسرے ادیان پر غلبہ توپوں اور بندوقوں کے ذریعہ حاصل نہیں ہوگا بلکہ روحانی طریق سے حاصل ہوگا جب کہ ہر مسلمان سچا اور باعمل مسلمان بنکر دین کو دُنیا پر مقدم کرنے لگ جائے گا چنانچہ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو چند لوگ آپ کی بیعت میں شامل ہوئے اور انہوں نے یہ عہد کیا کہ وہ پہلے خود پھر دوسروں کو اپنے عملی نمونہ سے اس سلسلہ کی طرف مائل کریں گے ایک صدی سے زائد عرصہ اب گذر چکا ہے اللہ کے فضل سے یہ جماعت اس وقت ۱۷۸ ممالک میں پھیل چکی ہے اور احیائے دین کے کام کو بڑی تیزی اور تن دہی سے سرانجام دے رہی ہے۔

اسلام کے اس پرآشوب دور میں آپ ہی اسلام کے وہ بطل جلیل ہیں جنہوں نے دنیا بھر میں منادی کی کہ زندہ خدا اسلام کا خدا ہے زندہ کتاب قرآن مجید ہے اور زندہ نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احیائے اسلام کا وہ عظیم کارنامہ سرانجام دیا کہ جس کی مثال تیرہ سو سال کی اسلامی تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔ بیشک مسلمانوں

باقی صفحہ (17) پر ملاحظہ فرمائیں

تصویر کَشی سے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات عالیہ

سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ بنارس یوپی

''ہم بطور حکم کے آئے ہیں کیا حکم کو یہ لازم ہے کہ کسی خاص فرقہ کا مرید بن جاوے؟ بہتر فرقوں میں سے کس کی حدیثوں کو مانے؟ حکم تو بعض احادیث کو مردود اور متروک قرار دے گا اور بعض کو صحیح'' (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۳۱۔۱۳۲)

بعض کٹر قسم کے ملاّ ذہنیت مسئلہ تصویر کشی کو نہ صرف مناظرہ ومجادلہ کی نوبت تک پہنچا دیتے ہیں بلکہ اس فروعی مسئلہ کو لیکر خود ساختہ دار الافتاء میں حلت و حرمت اور کفر واسلام تک کے فتوے بھی صادر کرنے سے نہیں ہچکچاتے تو پھر آیئے ذرا ہم آسمانی حکم وعدل کے روشن اور بین فرمان کے آئینہ میں اس مسئلہ کو دیکھتے ہیں۔ ایک شخص نے دریافت کیا کہ تصویر کی وجہ سے نماز فاسد تو نہیں ہوتی جواب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

''کفار کے تتبع پر تو تصویر ہی جائز نہیں ہاں نفس تصویر میں حرمت نہیں بلکہ اس کی حرمت اضافی ہے اگر نفس تصویر مفسد نماز ہو تو میں پوچھتا ہوں کہ کیا پھر روپیہ پیسہ نماز کے وقت پاس رکھنا مفسد نہیں ہو سکتا اس کا جواب اگر یہ دو کہ روپیہ پیسہ کا رکھنا اضطراری ہے میں کہوں گا کہ کیا اگر اضطرار سے پاخانہ آجاوے تو وہ مفسد نماز نہ ہوگا اور پھر وضو کرنا نہ پڑے گا اصل بات یہ ہے کہ تصویر کے متعلق یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا اس سے کوئی دینی خدمت مقصود ہے یا نہیں اگر یونہی بیفائدہ تصویر رکھی ہوئی ہے اور اس سے کوئی دینی فائدہ مقصود نہیں تو یہ لغو ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے والذین ھم عن اللغو معرضون۔ لغو سے اعراض کرنا مومن کی شان) ہے اس لئے اس سے بچنا چاہئے لیکن ہاں اگر کوئی دینی خدمت اس ذریعہ سے بھی ہو سکتی ہے تو منع نہیں ہے کیونکہ خدا تعالیٰ علوم کو ضائع کرنا نہیں چاہتا مثلاً ہم نے ایک موقعہ پر عیسائیوں کے مثلث خدا کی تصویر دی ہے جس میں رُوح القدس بشکل کبوتر دکھایا گیا ہے اور باپ اور بیٹے کی بھی جدا جدا تصویر دی ہے اس سے ہماری یہ غرض تھی کہ تا تثلیث کی تردید کر کے دکھائیں کہ اسلام نے جو خدا پیش کیا ہے وہی حقیقی خدا ہے جو حی وقیوم ازلی وابدی غیر متغیر اور تجسم سے پاک ہے اس طرح پر اگر خدمت اسلام کیلئے کوئی تصویر ہو تو شرع کلام نہیں کرتی کیونکہ جو اُمور خادم شریعت ہیں ان پر اعتراض نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کے پاس کل نبیوں کی تصویریں تھیں قیصر روم کے پاس جب صحابہ گئے تھے تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر اس کے پاس دیکھی تھی تو یاد رکھنا چاہئے کہ نفس تصویر کی حرمت نہیں ہے بلکہ اس کی حرمت اضافی ہے جو لوگ لغو طور پر تصویریں رکھتے اور بناتے ہیں وہ حرام ہے شریعت ایک پہلو سے حرام کرتی ہے اور ایک جائز طریق پر اُسے حلال ٹھہراتی ہے۔ روزہ ہی کو دیکھو رمضان میں حلال ہے لیکن اگر عید کے دن روزہ رکھے تو حرام ہے۔

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

حرمت دو قسم کی ہوتی ہے ایک بالنفس حرام ہوتی ہے ایک بالنسبت جیسے خنزیر بالکل حرام ہے خواہ وہ جنگل کا ہو یا کہیں کا سفید ہو یا سیاہ چھوٹا ہو یا بڑا ہر ایک قسم کا حرام ہے۔ یہ حرام بالنفس ہے لیکن حرام بالنسبت کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص محنت کر کے کسب حلال سے روپیہ پیدا کرے تو حلال ہے لیکن اگر وہی روپیہ نقب زنی قمار بازی سے حاصل کرے تو حرام ہوگا بخاری کی پہلی ہی حدیث ہے انما الاعمال بالنیات۔ ایک خونی ہے اگر اس کی تصویر اس غرض سے لے لیں کہ اس کے ذریعہ اس کو شناخت کر کے گرفتار کیا جاوے تو یہ نا صرف جائز ہوگی بلکہ اس سے کام لینا فرض ہو جائے گا......

یاد رکھو اسلام بت نہیں بلکہ زندہ مذہب ہے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آجکل ناسمجھ مولویوں نے لوگوں کو اسلام پر اعتراض کرنے کا موقعہ دیا ہے۔ آنکھوں میں ہر شے کی تصویر بنتی ہے۔ بعض پتھر ایسے ہیں کہ جانور اُڑتے ہیں تو خود بخود ان کی تصویر اُتر آتی ہے اللہ تعالیٰ کا نام مصور ہے یصورکم فی الارحام پھر بلا سوچے سمجھے کیوں اعتراض کیا جاتا ہے اصل بات یہی ہے جو میں نے بیان کی ہے کہ تصویر کی حرمت غیر حقیقی ہے کسی محل پر ہوتی ہے اور کسی پر نہیں غیر حقیقی حرمت میں ہمیشہ نیت کو دیکھنا چاہئے اگر نیت شرعی ہے تو حرام نہیں ورنہ حرام''

(ملفوظات جلد نمبر ۳ صفحہ ۲۳۱۔۲۳۳)

ایک احمدی صاحب نے سوال کیا کہ گاؤں کے لوگ اس لئے تنگ کرتے ہیں کہ آپ نے تصویر کھنچوائی ہے اس کا ہم ان کو کیا جواب دیویں؟

فرمایا کہ:۔ ''انسان جب دُنیاوی ضرورتوں کیلئے ہر وقت پیسہ روپیہ وغیرہ جیب میں رکھتا ہے جن پر تصویر وغیرہ بنی ہوئی ہوتی ہے تو پھر دینی ضرورت کیلئے تصویر کا استعمال کیوں روا نہیں ہو سکتا۔ ان لوگوں کی مثال لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالاَ تَفْعَلُوْنَ کی ہے کہ خود تو ایک فعل کرتے ہیں اور دوسروں کو اسے معیوب بتلاتے ہیں اگر ان لوگوں کے نزدیک تصویر حرام ہے تو ان کو چاہئے کہ کل مال وزر باہر نکال کر پھینک دیں اور پھر ہم پر اعتراض کریں اور یہ ملاں لوگ جو بڑھ بڑھ کر باتیں بناتے ہیں ان کی یہ حالت ہے کہ ایک پیسہ کو تو وہ ہاتھ سے چھوڑ نہیں سکتے'' (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۱۳۶)

منشی نذیر حسین صاحب نے عرض کیا کہ میں فوٹو کے ذریعہ تصویریں اُتارا کرتا تھا اور دل میں ڈرتا تھا کہ کہیں یہ خلاف شرع نہ ہو لیکن جناب کی تصویر دیکھ کر یہ وہم جاتا رہا فرمایا:۔

انما الاعمال بالنیات ہم نے اپنی تصویر محض اس لحاظ سے اُتروائی تھی کہ یورپ کو تبلیغ کرتے وقت ساتھ تصویر بھیج دیں کیونکہ ان لوگوں کا عام مذاق اس قسم کا ہو گیا ہے کہ وہ جس چیز کا ذکر کرتے ہیں ساتھ ہی اس کی تصویر دیتے ہیں جس سے وہ قیافہ کی مدد سے بہت سے صحیح نتائج نکال لیتے ہیں۔ مولوی لوگ جو میری تصویر پر اعتراض کرتے ہیں وہ خود اپنے پاس روپیہ پیسہ کیوں رکھتے ہیں کیا ان پر تصویریں نہیں ہوتی ہیں؟ منشی نذیر حسین صاحب: میں خود تصویر کشی کرتا ہوں اس کیلئے کیا حکم ہے؟ فرمایا:

اگر کفر اور بت پرستی کو مدد نہیں دیتے تو جائز ہے آجکل نقوش وقیافہ کا علم بہت بڑھا ہوا ہے''

(ملفوظات جلد نمبر ۷ صفحہ ۲۴۔ تا ۲۵)

ذکر آیا کہ ایک شخص نے حضور کی تصویر ڈاک کے کارڈ پر چھپوائی ہے تا کہ لوگ کارڈوں کو خرید کر خطوط میں استعمال کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

''میرے نزدیک یہ درست نہیں۔ بدعت پھیلانے کا یہ پہلا قدم ہے۔ ہم نے جو تصویر فوٹو لینے کی اجازت دی تھی وہ اس واسطے تھی کہ یورپ، امریکہ کے لوگ جو ہم سے بہت دور ہیں اور فوٹو سے قیافہ شناسی کا علم رکھتے ہیں اور اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اُن کیلئے ایک روحانی فائدہ کا موجب ہو۔ کیونکہ جیسا تصویر کی حرمت ہے اس قسم کی حرمت عموم نہیں رکھتی بلکہ بعض اوقات مجتہد اگر دیکھے کہ کوئی فائدہ ہے اور نقصان نہیں تو وہ حسب ضرورت اس کو استعمال کر سکتا ہے خاص اس وقت یورپ کی ضرورت کے واسطے اجازت دی گئی۔ چنانچہ بعض خطوط یورپ امریکہ سے آئے جن میں لکھا تھا کہ تصویر کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بالکل وہی مسیح ہے ایسا ہی امراض کی تشخیص کے واسطے بعض وقت تصویر سے بہت مدد مل سکتی ہے شریعت میں ہر ایک امر جو ماینفع الناس کے نیچے آئے اس کو دیر پا رکھا جاتا ہے لیکن یہ جو کارڈوں پر تصویریں بنتی ہیں ان کو خریدنا نہیں چاہئے بت پرستی کی جڑ تصویر ہے۔ جب انسان کسی کا معتقد ہوتا ہے تو کچھ نہ کچھ تعظیم تصویر کی بھی کرتا ہے ایسی باتوں سے بچنا چاہئے اور ان سے دور رہنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری جماعت پر سر نکالتے ہی آفت پڑ جائے۔ میں نے اس ممانعت کو کتاب میں درج کر دیا ہے جو زیر طبع ہے جو لوگ جماعت کے اندر ایسا کام کرتے ہیں ان پر ہم سخت ناراض ہیں ان پر خدا تعالیٰ ناراض ہے ہاں اگر کسی طریق سے کسی انسان کی روح کو فائدہ ہو تو وہ طریق مستثنٰی ہے۔

ایک کارڈ تصویر والا دکھایا گیا دیکھ کر فرمایا:

''یہ بالکل ناجائز ہے''

ایک شخص نے اس قسم کے کارڈوں کا ایک بنڈل لا کر دکھایا کہ میں نے یہ تاجرانہ طور پر فروخت کے واسطے خرید کئے تھے اب کیا کروں؟ فرمایا:

''ان کو جلا دو اور تلف کر دو اس میں اہانت دین اور اہانت شرع ہے ان کو گھر میں رکھو۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ بلکہ اس سے اخیر میں بت پرستی پیدا ہوتی ہے اس تصویر کی جگہ پر اگر تبلیغ کا کوئی فقرہ ہوتا تو خوب ہوتا''۔ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۴۹ تا ۱۵۱)

اب آخر پر خاکسار تصویر کشی سے متعلق حضرت اقدس امام مہدی مسیح موعود علیہ السلام کا ایک نہایت ہی تفصیلی ارشاد پیش کرنا چاہتا ہے جو کہ گویا آپکا مذہب اور فیصلہ ناطق ہے آپ فرماتے ہیں:۔ ''میں اس بات کا سخت مخالف ہوں کہ کوئی میری تصویر کھینچے اور اس کو بت پرستوں کی طرح اپنے پاس رکھے یا شائع کرے۔ میں نے ہرگز ایسا حکم نہیں دیا کہ کوئی ایسا کرے اور مجھ سے زیادہ بت پرستی اور تصویر پرستی کا کوئی دشمن نہ ہوگا لیکن میں نے دیکھا ہے کہ آجکل یورپ کے لوگ جس شخص کی تالیف کو دیکھنا چاہیئے اوّل خواہشمند ہوتے ہیں کہ اس کی تصویر دیکھیں کیونکہ یورپ کے ملک میں فراست کے علم کو بہت ترقی ہے اور اکثر ان کی محض تصویر دیکھ کر شناخت کر سکتے ہیں کہ ایسا مدعی صادق ہے یا کاذب اور وہ لوگ بباعث ہزارہا کوس کے فاصلہ کے مجھ تک نہیں پہنچ سکتے اور نہ میرا چہرہ دیکھ سکتے ہیں۔

لہٰذا اس ملک کے اہل فراست بذریعہ تصویر میرے اندرونی حالات میں غور کرتے ہیں کئی ایسے لوگ جو انہوں نے یورپ یا امریکہ سے میری طرف چٹھیاں لکھی ہیں اور اپنی چھٹیوں میں تحریر کیا ہے کہ ہم نے آپ کی تصویر کو غور سے دیکھا اور علم فراست کے ذریعہ سے ہمیں ماننا پڑا کہ جس کی یہ تصویر ہے وہ کاذب نہیں ہے اور ایک امریکہ کی عورت نے میری تصویر کو دیکھ کر کہا کہ یہ یسوع یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر ہے ...... اور میرا مذہب یہ نہیں ہے کہ تصویر کی حرمت قطعی ہے قرآن شریف سے ثابت ہے کہ فرقہ جن حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے تصویریں بناتے تھے اور بنی اسرائیل کے پاس مدت تک انبیاء کی تصویریں رہیں اور آنحضرت ﷺ کو حضرت عائشہ کی تصویر ایک پارچہ ریشمی پر جبرائیل علیہ السلام نے دکھلائی تھی اور پانی میں بعض پتھروں پر جانوروں کی تصویریں قدرتی طور پر چھپ جاتی ہیں اور یہ آلہ جس کے ذریعہ سے اب تصویر لی جاتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ایجاد نہیں ہوا تھا اور یہ نہایت ضروری آلہ ہے جس کے ذریعہ سے بعض امراض کی تشخیص ہو سکتی ہے۔ ایسا ہی فوٹو کے ذریعہ سے بہت سے علمی فوائد ظہور میں آئے ہیں چنانچہ بعض انگریزوں نے فوٹو کے ذریعہ سے دنیا کے کل جانداروں یہاں تک کہ طرح طرح کی ٹڈیوں کی تصویروں اور ہر ایک قسم کے پرند اور چرند کی تصویریں اپنی کتابوں میں چھاپ دی ہیں جس سے علمی ترقی ہوئی ہے پس کیا گمان ہو سکتا ہے کہ وہ خدا جو علم کی ترغیب دیتا ہے وہ ایسے آلہ کا استعمال کرنا حرام قرار دے جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے مشکل امراض کی تشخیص ہوتی ہے اور اہل فراست کے لئے ہدایت پانے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے...... لیکن بایں ہمہ میں ہرگز پسند نہیں کرتا کہ میری جماعت کے لوگ بغیر ایسی ضرورت کے جو کہ مضطر کرتی ہے وہ میرے فوٹو کو عام طور پر شائع کرنا اپنا کسب اور پیشہ بنالیں کیونکہ اس طرح رفتہ رفتہ بدعات پیدا ہو جاتی ہیں اور شرک تک پہنچتی ہیں اس لئے میں اپنی جماعت کو اس جگہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ جہاں تک ان کیلئے ممکن ہو ایسے کاموں سے دستکش رہیں بعض صاحبوں کے میں نے کارڈ دیکھے ہیں اور ان کی پشت کے کنارہ پر اپنی تصویر دیکھی ہے میں ایسی اشاعت کا سخت مخالف ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ کوئی شخص ہماری جماعت میں سے ایسے کام کا مرتکب ہو۔ ایک صحیح اور مفید غرض کیلئے کام کرنا اور امر ہے اور ہندوؤں کی طرح جو اپنے بزرگوں کی تصویریں جابجا دیوار پر نصب کرتے ہیں یہ اور بات ہے

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۶۵ تا ۳۶۷)

☆☆☆

وزیراعظم ہند جناب منموہن سنگھ کی خدمت میں سونامی ریلیف فنڈ کے لئے عطیہ

۲۲فروری 2005ء کو جماعت احمدیہ بھارت کے ایک وفد نے وزیراعظم ہند جناب منموہن سنگھ صاحب سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی اور انہیں جماعت کی طرف۔سے سونامی ریلیف فنڈ کے لئے دولاکھ پچاس ہزارروپے کا چیک پیش کیا۔موموف نے بہت ہی عمدہ رنگ میں جماعتی خدمات کو سراہا۔اور بتایا کہ جماعت احمدیہ تو ہمیشہ ہی بنی نوع انسان کی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے۔

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ اور محترم پروفیسر عبدالسلام صاحب مرحوم کا ذکر بھی بہت اچھے رنگ میں کیا اس موقعہ پر موصوف کی خدمت میں جماعتی لٹریچر کا تحفہ بھی پیش کیا گیا۔واضح رہے کہ جماعت کی طرف سے شروع دن سے ہی سونامی متاثرہ علاقوں میں ریلیف کا کام کیا جارہا ہے اور اب تک قریبا ۲۵ لاکھ روپے کی ریلیف تقسیم کی جاچکی ہے۔اس وفد میں مکرم مولوی محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ امیر وفد،مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید،مکرم سید تنویر احمد صاحب ناظم وقف جدید،مکرم داؤد احمد صاحب جماعت احمدیہ دہلی اور مکرم سید کلیم الدین احمد صاحب مبلغ سلسلہ دہلی شامل تھے۔ (ادارہ)

مکرم صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب سلمہ اللہ کے اعزاز میں تقریب

تحریک جدید انجمن احمدیہ کی جانب سے مکرم صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب سلمہ اللہ ابن حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان بھارت کے اعزاز میں ایک تقریب کا انعقاد ۱۸ دسمبر ۰۴ء کو جامعہ احمدیہ کے ہال میں کیا گیا۔اس تقریب میں معزز ممبران صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید انجمن احمدیہ و وقف جدید انجمن احمدیہ کے علاوہ ذیلی تنظیموں کے عہدیداران،لوکل انجمن احمدیہ کے ذمہ دار افراد،مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ فلسطین،مکرم مولوی یوسف کمال صاحب اور آپ کے بڑے بھائی مکرم یوسف صدیق صاحب اور چند درویشان قادیان نے شرکت کی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کی صدارت میں یہ تقریب تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کے بعد مکرم وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید نے مکرم صاحبزادہ میاں کلیم احمد صاحب کے بارہ میں بتایا کہ آپ نے بشمول تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان بھارت کے مختلف سکولز میں نمایاں کامیابی کے ساتھ تعلیم حاصل کی۔قادیان میں آپ اطفال الاحمدیہ وخدام الاحمدیہ کے پروگراموں میں نمایاں حصہ لیتے تھے۔بعدہ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے آپ امریکہ تشریف لے گئے وہاں پر آپ نیشنل سیکرٹری وصایا کے عہدہ پر سرفراز ہیں اور جماعتی خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔مکرم وکیل اعلیٰ صاحب کے خطاب کے بعد مکرم صاحبزادہ صاحب کو مکرم صدر صاحب مجلس تحریک جدید نے تحریک جدید انجمن کی طرف سے پھولوں کا BOUQUE پیش کیا۔اس کے بعد مکرم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے خطاب فرمایا مکرم صاحبزادہ میاں کلیم احمد صاحب نے احباب کا شکریہ ادا کیا اور دُعا کے ساتھ یہ تقریب ختم ہوئی۔

چنئی کے بک فیئر میں جماعت احمدیہ کا سٹال

چنئی کا 28واں سالانہ بک فیئر 7 تا 17 جنوری کو چنئی کے قائد ملت آرٹ کالج میدان میں لگا جس میں 340 تاجران کتب نے مختلف زبانوں میں اپنی شائع شدہ تصانیف ماہانہ و ہفتہ وار اخباروں کے ساتھ حصہ لیا۔جماعت احمدیہ چنئی نے بھی ایک سٹال لگایا جس میں دیدہ زیب کتب کے علاوہ آڈیو کیسٹ بھی رکھی گئیں اس دس روزہ بک فیئر کو دیکھنے کیلئے تین لاکھ سے بھی زائد لوگ آئے حکومت کے کئی وزیر اور بالا افسر بھی آئے مختلف مذاہب کے لوگوں نے ہماری کتب شوق سے خریدیں اور زبانی بھی معلومات حاصل کیں اشتہارات بھی تقسیم کئے گئے جس سے ہزاروں لوگوں تک پیغام احمدیت پہنچا۔(ایم،خلیل احمد سیکرٹری نشرواشاعت چنئی)

مریاکنی (کیرلہ) میں ایک نئی مسجد کا افتتاح

مریاکنی میں جماعت احمدیہ کی مسجد ہے اس گاؤں سے دو تین کلومیٹر دوری پر واقع Thiruvizam Kunnu میں بہت سارے احمدی رہتے ہیں ان کی خواہش وضرورت پر یہاں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی جس کا افتتاح مورخہ 14 فروری بروز منگلوار نہایت شاندار اور پروقار طریقہ پر ہوا۔

محترم اے پی کنجا موصاحب صوبائی امیر کیرلہ نے ٹھیک پانچ بجے شام اجتماعی دعا کے بعد مسجد میں داخل ہوکر افتتاحی رسم ادا کی اس کے بعد مسجد کے باہر آنگن میں خاکسار کی زیر صدارت افتتاحی جلسہ ہوا۔

مکرم ٹی رحیم صاحب کی تلاوت قرآن کے بعد مکرم افتخار الدین صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد نے استقبالیہ خطاب کرتے ہوئے اس مسجد کی تعمیر کا پس منظر نہایت ایمان افروز انداز میں بیان فرمایا۔

اس کے بعد محترم صوبائی امیر صاحب نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے اسلام کی امن بخش تعلیمات پر روشنی ڈالی اس ضمن میں جماعت احمدیہ کی عالمگیر سرگرمیوں کی تفصیل بیان کی۔

خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں موجودہ زمانہ کے ہولناک اور بھیانک حالات پیش کرکے دنیا میں امن اورآشتی کے قیام پر روشنی ڈالی اس کے بعد شری چندر شیکھرن چیئرمین منارگھاٹ بلاک پنچایت،شری کے جے جوس نائب صدر مقامی گرام پنچایت اور مکرم شینخو ماسٹر صاحب ڈائریکٹر اریورکوپریٹو بینک نے مختصر تقریریں کیں ان تینوں مقررین نے اس مقام میں احمدیہ مسلم انفریشن سینٹر کے قیام پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ یہ علاقہ باہمی پیار ومحبت اور رواداری اور بھائی چارگی میں اب مشہور ہے اور تمام اہل مذاہب اور مختلف اقوام نہایت پیار و محبت سے رہتے ہیں تینوں مقررین نے جماعت احمدیہ کی امن بخش اور مذہبی رواداری کی سرگرمیوں کو سراہا۔

اس کے بعد مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب مبلغ کوچین نے جماعت احمدیہ کے عقائد،اس کی عالمگیر سرگرمیاں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دعوے کی حقیقت وغیرہ امور پر روشنی ڈالی۔مکرم کے احمد ماسٹر سیکرٹری تعلیم کی ادائیگی شکریہ اور اجتماعی دعا کے بعد یہ بابرکت اجتماع نہایت شاندار رنگ میں اختتام پذیر ہوا۔

اس قطعہ زمین کا جہاں یہ مسجد تعمیر ہوئی ہے ایک ایمان افروز پس منظر بھی ہے ۱۹۵۴ء میں اسی قطعہ زمین میں جو ایک غیر احمدی بزرگ کی ملکیت تھی جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام ایک تبلیغی جلسہ کیا گیا تھا اس میں تقریر کرنے کیلئے اُس وقت کے مبلغ انچارج محترم مولانا بی عبداللہ صاحب فاضل اور مکرم مولانا محمد ابوالوفا صاحب تشریف فرما ہوئے۔اس جلسہ میں شرکت کیلئے دور ونزدیک سے احباب تشریف لائے ہوئے تھے لیکن مخالفوں نے جلسہ کرنے سے شدید احتجاج اور مخالفت کی اور ایک بہت بڑا ہنگامہ اور فساد پیدا ہونے کا اندیشہ ہوا۔احمدیوں کا ایک طبقہ اس بات پر مصر تھا کہ یہاں جلسہ ضرور کیا جانا چاہئے لیکن محترم مولانا صاحب نے ہنگامہ اور فساد ہونے کے خوف سے یہ اعلان کیا کہ اگر لوگ ہماری تقریر سننا پسند نہیں کرتے ہیں تو ہم جلسہ نہیں کرتے۔

اُس زمانہ میں یہاں بجلی نہیں تھی اس وجہ سے یہاں سے 14 کلومیٹر دور واقع منارگھاٹ سے لاؤڈ سپیکر اور بیٹری وغیرہ لائے گئے تھے جلسہ منسوخ ہوجانے کی وجہ سے یہ سامان منارگھاٹ واپس لے جانا تھا۔لیکن اس کیلئے کوئی سواری نہیں ملی۔اس وجہ سے بعض دوست یہ سامان اپنے اپنے سروں پر لادکر 14 کلومیٹر پیدل چل کر منارگھاٹ لے گئے گویا کہ یہ علاقہ اُس زمانہ میں شدید مخالفت کا اڈہ تھا۔

خداتعالیٰ نے اُسی مقام میں اور اُسی قطعہ زمین کو جہاں جلسہ کرنے کی مخالفت کی گئی تھی جماعت کو خرید کر ایک مختصر مگر خوبصورت پختہ مسجد عین سڑک کے کنارے تعمیر کرنے کی توفیق دی۔(محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

بقیہ صفحہ (15)

میں بڑے بڑے حامیانِ دین گزرے ہیں جنہوں نے اپنی عمریں اسلام کی خدمت کرتے ہوئے گزاریں مگر روحانی میدان میں جس طرح حضرت مسیح موعودؑ نے ہمارے اس زمانے میں اسلام کو سب مذاہب پر غالب کیا اس طرح اور کسی کو اسلام کی حمایت کا موقعہ نہیں ملا۔

اس طرح قرآن مجید کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو مسیح موعودؑ کے بارے میں بیان کی گئی ہے کہ

هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهر علی الدین کله ولوکره المشرکون (سورہ صف)

یعنی وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں۔

یہ آیت گو آنحضرت صلعم پر اُتری مگر اس کا حقیقی ظہور آنحضرت صلعم کے بروز کے ذریعہ مقدر تھا جس کے ذریعہ آپ کا لایا ہوا کامل نور ایک بار پھر اپنی پوری شان وشوکت سے چمکا ظلمت کے بادل چھٹ گئے اور اسلام کا روشن سورج اُفق عالم پر پھر اُسی طرح آب و تاب کے ساتھ نمودار ہوگیا۔اس کا نتیجہ جہاں مخالفین اسلام کی پسپائی کی صورت میں ظاہر ہوا وہاں مسلمانوں کیلئے بھی ڈھارس کا موجب ہوا اور یورپ کے فلاسفروں کا جو رعب اُن پر طاری تھا وہ دور ہوگیا اور مسلمانوں میں ایک بیداری کی عام لہر پیدا ہوئی۔

اس کا اظہار ادارہ ثقافت اسلامیہ پاکستان کے ڈائریکٹر خلیفہ عبدالحکیم نے ان الفاظ میں کیا ہے کہ ”تحریک احمدیت کی ان زبردست کوششوں کا نتیجہ ہے کہ وہ مسلمان جو اٹھارویں صدی میں اپنی موت پر دستخط کئے ہوئے تھے خدا کے فضل سے اپنے اندر زندگی کی ایک برقی لہر محسوس کرتے ہوئے اعلان عام کر رہے ہیں کہ یہ بیسویں صدی ہر جگہ مسلمانوں کیلئے نشأة ثانیہ ہے یا بیداری کا آغاز ہے“ (رسالہ استقلال، لاہور صفحہ ۱۰ بحوالہ الفضل ۳۰ اگست ۱۹۸۳ء)

علامہ نیاز فتح پوری نے مسلمانوں کے جمود اور ان کی مایوس کن حالت کا تجزیہ کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی مساعی کو ان الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا کہ:

”اس وقت صرف یہی ایک ایسی جماعت ہے جس نے اس نکتہ کو سمجھا کہ اصل اسلام ایمان محض اقرار باللسان نہیں ہے بلکہ بالعمل ہے،اپنی مضبوط تنظیم واستقامت کردار سے زندگی کی راہیں بدل دیں ذہنی اقدار بدل دیئے زاویہ فکر بدل دیا اور مسلمانوں کو پھر اُس راہ پر لگادیا جو بانی اسلام نے متعین کی تھی رسالہ نگار ماہ نومبر ۱۹۰۹ء

آرام دہ اور عمدہ سفر کیلئے
MASIHA CARS
>>>> Experience a new world of comfort while traveling
MASIHA CARS presents latest model cars
SCORPIO , INDIGO MARINA & OMNI VAN
For booking please contact: Arshad Ali Siddiqui
Moh. Ahmadiyya Qadian (M) : 09815573547 (R) 01872-223069

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک بزرگ صحابی

حضرت چوہدری نور احمد چیمہ صاحب رضی اللہ عنہ آف داتہ زید کا

غلام مصباح بلوچ صاحب

حضرت چوہدری نور احمد چیمہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک بزرگ صحابی تھے آپ کے والد صاحب کا نام فتح علی تھا بچپن میں ہی والد صاحب اور والدہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا تھا۔ اس طرح آپ اور آپ کی بہن محترمہ حسین بی بی صاحبہ اکیلے رہ گئے۔ محترمہ حسین بی بی صاحبہ کی شادی ۳۷ چک ضلع سرگودھا میں محترم حسین بخش صاحب باجوہ کے ساتھ ہوئی۔

داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ میں سب سے پہلے حضرت عبداللہ خان صاحب جو حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے ماموں تھے نے بیعت کی انہوں نے گاؤں میں آکر بتایا کہ ہم جس کا انتظار کر رہے ہیں وہ آ گیا ہے چنانچہ حضرت نور احمد چیمہؓ صاحب نے بھی حضرت عبداللہ خان صاحب کے ساتھ قادیان کا پیدل سفر اختیار کیا اور حضرت مسیح موعودؑ کا چہرہ دیکھ کر 4 دسمبر 1902 (بمطابق ریکارڈ الفضل نمبر 152 جلد 33) کو مشرف بیعت ہوئے۔ بیعت کے بعد چند دن قادیان رہے اور واپس گاؤں آ گئے اس کے بعد ہر سال قادیان تشریف لے جاتے۔

حضرت چوہدری نور احمد صاحب تعلیم یافتہ نہ تھے لیکن قرآن شریف پڑھنا سیکھ لیا تھا۔ آپ نہایت نیک اور متقی تھے اپنا اکثر وقت مسجد میں گزارتے۔ احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی دوست بھی آپ کی بزرگی کے قائل تھے آپ کی بزرگی کی وجہ سے احمدی اور غیر احمدی آپکو اپنے گاؤں میں بجائے اصل نام کے "پائیہ ایماندار" کہہ کر پکارتے تھے ایک مرتبہ ایک عورت جس کے دو بیٹے فوت ہو چکے تھے آپ کے پاس آئی اور دُعا کیلئے کہا کہ اللہ تعالیٰ اولاد دے آپ نے فرمایا کہ اللہ بیٹے دے گا لیکن میرے ساتھ وعدہ کرو کہ ان کو قادیان ایک مرتبہ ضرور لے کر جاؤ گی بیعت بے شک نہ کرنا لیکن قادیان ضرور لے کر جانا اس نے کہا ٹھیک ہے بعد میں اس کے دو بیٹے ہوئے لیکن اس وقت آپ کی وفات ہو چکی تھی (۱۹۵۴ء میں) اس عورت کا ایک بیٹا بیمار ہوا تو اس کو وہ وعدہ یاد آیا چنانچہ اس نے ایفاء عہد کیلئے اپنے بیٹوں کو آپ کے بیٹے کے ساتھ ربوہ بھیجا لیکن بیعت انہوں نے نہیں کی۔

ایک مرتبہ گاؤں داتہ زید کا میں کافی عرصے سے بارش نہ ہوئی نہر بھی اس زمانہ میں کوئی نہیں تھی۔ گاؤں کے سب لوگوں نے نماز استسقاء کا ارادہ کیا چنانچہ سب احمدی دوست ایک میدان میں دعا کیلئے جمع ہوئے حضرت مولوی اکبر علی صاحب امام الصلوٰۃ نے نماز پڑھائی اگلے دن پھر دُعا کیلئے اس میدان میں جمع ہوئے چنانچہ دُعا کرتے ہوئے ہی بارش ہو گئی اور بہت بارش ہوئی اس دُعا میں سجدہ میں بہت رونے کی آوازیں سنائی دیتی تھیں۔

حضرت نور احمد صاحبکی شادی ۳۷ چک سرگودھا میں باجوہ خاندان کی محترمہ سردار بی بی صاحبہ کے ساتھ ہوئی جو اس وقت داتہ زید کا میں دفن ہیں ان سے آپ کے چھ بیٹے اور ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ جن کے نام یہ ہیں۔

۱۔ منظور احمد صاحب چیمہ (درویش قادیان) ۲۔ مکرم غلام رسول صاحب داتہ زید کا مرحوم) ۳۔ مکرم عطاء اللہ صاحب مرحوم ۴۔ مکرم امان اللہ۔ ۵۔ مکرم ذکاء اللہ صاحب ربوہ۔ ۶۔ مکرم نعمت اللہ صاحب (ربوہ) ۷۔ مکرمہ امۃ السلام صاحبہ (بہلولپور سیالکوٹ مرحومہ)

آپ ہر سال قادیان اور بعد میں ربوہ کے جلسہ میں شریک ہوتے اور حضورؓ کی تقاریر غور سے سنتے۔ ۱۹۵۳ء میں جب آپ جلسے پر آئے تو ملاقات کرنے والوں کیلئے یہ اعلان کیا گیا کہ کوئی شخص حضور سے دوبارہ ملاقات نہ کرے کیونکہ مہمان بہت زیادہ ہیں لیکن آپ نے ایک مرتبہ سیالکوٹ کے وفد کے ساتھ اور پھر سرگودھ کے وفد میں شامل ہو کر ملاقات کی اور حضور سے عرض کی کہ حضور میں نے ساری زندگی کبھی خلافت کی نافرمانی نہیں کی ہمیشہ ہر حکم پر کاربند رہا ہوں لیکن اس مرتبہ حکم تھا کہ دوست صرف ایک ملاقات پر اکتفا کریں لیکن مجھے لگتا ہے کہ یہ میرا آخری موقع ہے کہ حضور سے ملاقات کیلئے آ گیا ہوں پس حضور مجھے معاف فرمائیں حضور مسکرائے اور فرمایا کہ کوئی بات نہیں۔ اس دوران انتظامیہ نے آپ سے کہا کہ بزرگو جلدی کریں لیکن حضور نے فرمایا کہ ٹھہرو انہیں بات کرنے دو۔ اس کے بعد آپ سرگودھا ۳۷ چک گئے اور وہاں بھی یہ کہا کہ شاید میں آئندہ اس طرف نہ آسکوں اس لئے ملنے آ گیا اس کے بعد آپ گاؤں آ گئے۔

گاؤں آکر آپ نے اپنی چھوٹی بیٹی امۃ السلام صاحبہ کے رشتہ کی بات کی اور ان کی شادی کا پروگرام بنایا گھر والوں نے کہا کہ میاں جی اتنی جلدی کیا ہے ابھی تو اس سے بڑے آپ کے بیٹے بیٹھے ہیں آپ نے فرمایا میں اب جلدی جانے والا ہوں بیٹوں کی شادی کا انتظام خود ہی ہو جائے گا لیکن بیٹی کی شادی ایک ذمہ داری ہے جسے میں پورا کر کے جانا چاہتا ہوں اگر پورا کر کے نہ گیا تو خدا کو کیا جواب دوں گا۔ چنانچہ جون ۱۹۵۴ء میں آپ کی وفات ہو گئی۔

حفاظت قادیان کیلئے جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۳۱۳ افراد کو قادیان بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو خاص طور پر فوجی احمدیوں کو اس طرف توجہ کرنے کی تحریک فرمائی۔ حضرت چوہدری نور احمد صاحب کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو اپنے بڑے بیٹے منظور احمد صاحب کو جو برطانوی حکومت کی فوج میں رہ چکے تھے فرمایا تم بھی قادیان جانے کی تیاری کرو میری خواہش ہے کہ میرا بیٹا بھی کوئی دین کیلئے وقف ہو چنانچہ انہیں قادیان روانہ فرمایا اور یہ ساتھ تاکید کی کہ بیٹا اب کبھی بھی قادیان سے واپس آنے کا نہ سوچنا۔ اجازت کے بغیر قادیان سے واپس نہ آنا تا کہ میری سفید چادر پر کوئی داغ نہ لگ جائے باپ کے حکم کی تعمیل میں فرمانبردار بیٹے مکرم منظور احمد صاحب چیمہ درویش اپنی زندگی قادیان میں ہی گزار رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی صحت و عمر میں برکت دے۔ حضرت چوہدری نور احمد صاحب چیمہ کے پوتے مکرم چوہدری منصور احمد صاحب چیمہ بھی قادیان میں بطور نائب ناظر صدر انجمن احمدیہ میں سلسلہ کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ اس بات پر آپ کو بہت خوشی تھی کہ آپ کا بیٹا درویشان قادیان میں شامل ہے آخری وقت میں آپ فرماتے ہیں کہ میں بہت خوش ہوں کہ میں کامیاب زندگی گزار کر جا رہا ہوں اور میری کوئی ایسی دلی تمنا نہیں جو پوری نہ ہوئی ہو اگر میرا بیٹا درویشان قادیان میں شامل نہ ہوتا تو مجھے بہت قلق ہونا تھا لیکن اب میں بہت خوش ہوں۔

دعوت الی اللہ کیلئے آپ اردگرد کے گاؤں میں جاتے اور دعوت الی اللہ کرتے ایسے مواقع پر بعض دفعہ مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑتا لیکن آپ اپنا کام کر کے واپس آ جاتے اور اپنے کام سے مطمئن ہوتے۔ جماعتی چندوں میں باقاعدہ تھے اور بیٹوں کو بھی نصیحت کرتے کہ چندوں میں کبھی سستی نہ کرنا۔ نہایت متقی تھے اور خدا تعالیٰ کی ذات پر بہت یقین تھا کبھی بچوں کو بخار ہوتا تو کہتے کہ ڈاکٹر کو جو پیسے دینے ہیں مجھے دو میں علاج کرتا ہوں آپ پیسے لیتے تو صدقہ میں دے آتے اور دُعا شروع کر دیتے اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ اکثر اوقات مریض کو شفا مل جاتی۔

آپ نے ۱۲؍جون ۱۹۵۴ء کو ۶۴ سال کی عمر میں وفات پائی آپ نے 25 مئی 1945 کو وصیت کی۔ پہلے امانتاً داتہ زید کا گاؤں میں آپ کی تدفین ہوئی بعدہٗ بہشتی مقبرہ ربوہ میں قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا آپ کا وصیت نمبر ۸۵۲۸ ہے اور قطعہ نمبر ۷ کی ۱۸ ویں لائن میں تیسری قبر آپ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو اور درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

مورخہ 7.2.05 کو خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری غلام رسول صاحب چیمہ آف داتہ زید کا (سیالکوٹ) کی ربوہ میں وفات ہو گئی ہے مرحوم کے بلندی درجات اور جملہ پسماندگان کے صبر کی توفیق پانے کیلئے جملہ قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔ (منظور احمد چیمہ درویش قادیان)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی
ALFAZAL JEWELLERS
Rabwah
الفضل جیولرز ربوہ
فون 04524-211649
04524-613649
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی کلکتہ ...... اسد محمود بانی کلکتہ
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
Ph. Showroom: 237-2185, 236-9893 Ware House: 343-4006, 343-4137, Resi : 236-2096, 236-4696, 237-8749 Fax No: 91-33-236-9893

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع کرے۔(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15416:: میں شفیق الاسلام ولد مکرم عبدالمنان، صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن سیول لائن ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔خاکسار کی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد۔محمد انور احمد قادیان العبد۔شفیق الاسلام گواہ شد۔عارف محمد قادیان

وصیت نمبر 15417:: میں ظہیر عباس پونچھی ولد مکرم محمد شبیر صاحب قوم مسلمان پیشہ طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔خاکسار کے والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں جائیداد تقسیم نہیں ہوئی۔خاکسار کی کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں جامعۃ المبشرین میں زیر تعلیم ہوں۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمود احمد العبد۔ظہیر عباس پونچھی گواہ شد۔محمد نصر اللہ

وصیت نمبر 15418:: میں محمد ابراہیم کاٹھات ولد مکرم محمد بابو کاٹھات صاحب قوم کاٹھات پیشہ طالب علم عمر 22 سال تاریخ بیعت 1998 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔خاکسار کے والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد۔سلطان احمد ظفر قادیان العبد۔محمد ابراہیم کاٹھات گواہ شد۔رفیق احمد بیگ قادیان

وصیت نمبر 15419:: میں ریحانہ بیگم زوجہ مظفر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 19.8.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔زمین شاملات واقع ہرچوال روڈ ساڑھے تین مرلہ کاہلواں میں۔حق مہر -/15000 طلائی کوکہ 70 روپے۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ 800 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد۔مظفر احمد ظفر قادیان الامۃ۔ریحانہ بیگم گواہ شد۔ظہیر احمد خادم قادیان

وصیت نمبر 15420:: میں محمد حفیظ بھٹی ولد مکرم جمال الدین صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1.10.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔نقدی 11000 روپے۔والدین حیات ہیں جب بھی آبائی جائیداد سے حصہ ملے گا خاکسار مطلع کردے گا۔میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ 2950 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد۔احمد حسین قادیان العبد۔محمد حفیظ بھٹی گواہ شد۔شریف احمد قادیان

وصیت نمبر 15421:: میں طاہر احمد خان ولد مکرم زین العابدین خان قوم احمدی پیشہ طالب علم جامعۃ المبشرین قادیان عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن چھوٹا کلکتہ حال قادیان ڈاکخانہ برس پور ضلع ہاوڑہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔میری ذاتی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں آبائی جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی جب بھی جائیداد تقسیم ہوگی جو بھی جائیداد حصہ میں آئے گی اس کی اطلاع کروں گا۔میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ تین صد روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد۔قادیان العبد طاہر احمد خان گواہ شد۔انعام الحق قریشی قادیان

وصیت نمبر 15422:: میں محمد شریف عالم ولد مرحوم سید عاشق حسین قوم احمدی مسلمان پیشہ سرکاری ملازمت عمر 54 سال پیدائشی احمدی ساکن شاہی منزل تاتارپور ڈاکخانہ بھاگلپور ضلع بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22.8.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ بھائیوں کے ساتھ مشترکہ مکان پرانا (شاہی منزل) تاتارپور روڈ بھاگلپور میں ہے۔ابھی تقسیم نہیں ہوئی ہے۔تقسیم ہونے یا مشترکہ فروخت ہونے کی صورت میں میرا جو بھی حصہ ہوگا اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔۲۔کھانپور ملکی تھانہ تاراپور ضلع مونگھیر میں کھاتہ نمبر 68 خسرہ نمبر 361 کل ایک بیگھہ زمین چھ بھائیوں و بہنوں کے بیچ مشترکہ ہے۔تقسیم ہونے یا مشترکہ فروخت ہونے کی صورت میں میری جائداد کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۳۔کھانپور ملکی تھانہ تاراپور ضلع مونگھیر میں پرانا مکان کھاتہ نمبر 73 خسرہ نمبر 417 وخسرہ نمبر 398 کی زمین مشترکہ ہے ساتھ ہی دو آم کا پیڑ بھی مشترکہ ہے۔بعد تقسیم یا فروخت ہونے کی صورت میں میرے حصہ کی 1/10 کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔اس کے علاوہ دو کٹھہ زمین کھانپور ملکی میں ہے۔اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 25000 روپے ہے جو ہر سال بڑھتا ہے اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد شیخ مسعود احمد العبد محمد شریف عالم گواہ شد محبوب حسن معلم جموئی بہار

وصیت نمبر 15423:: میں فاتح شریف ولد ایم شریف اللہ قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن شاہی منزل تاتارپور روڈ ڈاکخانہ بھاگلپور ضلع بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 29.8.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ میری ذاتی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/200 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد شیخ مسعود مبلغ سلسلہ العبد فاتح شریف گواہ شد محبوب حسن معلم جموئی بہار

وصیت نمبر 15424:: میں پی ظفر احمد ولد عبدالکریم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن کردلائی ڈاکخانہ کردلائی ضلع سالاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1.1.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ والدہ صاحبہ بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں آبائی جائیداد فی الحال غیر منقسم ہے ذاتی منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 20,000 روپے ہے۔فی الحال کویت میں ملازم ہوں میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد قادیان العبد پی ظفر احمد گواہ شد ناصر احمد مبلغ سلسلہ

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 54 Tuesday, 15 March, 2005 Issue No : 11

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

سب سے بڑے عبدرحمان نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ جن کی قوت قدسی نے عبادالرحمان پیدا کئے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عجز وانکسار کے متعلق حضور انور کا بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 11 مارچ 05 بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (الفرقان: ٦٤) کی تلاوت فرمائی: ترجمہ اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل انکے ساتھ مخاطب ہوتے ہیں تو (جواباً) کہتے ہیں سلام: فرمایا ان عباد الرحمان میں سے سب سے بڑے عبد رحمان نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ جن کی قوت قدسی نے عباد الرحمان پیدا کئے اور تکبر سے رہنے والوں کو عجز کے راستے دکھائے انکے ذہنوں سے غلام، آقا اور امیر و غریب کی تخصیص ختم کر دی اور یہ انقلاب صرف اور صرف آپؐ کے اعلیٰ نمونوں کے نتیجہ میں پیدا ہوا۔ آپؐ ہی ہیں جنہوں نے عاجزی وانکساری کے اعلیٰ معیار قائم فرمائے اور اللہ تعالیٰ نے آپکو یہ سند عطا فرمائی کہ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ آپؐ اسقدر منکسر المزاج اور عاجزی کے پیکر تھے کہ آپؐ نے ایک مرتبہ حضرت حسین بن علیؓ کو فرمایا کہ مجھے میرے حق سے زیادہ بڑھا چڑھا کر نہ بتایا کرو۔ کیونکہ اللہ نے مجھے بندہ پہلے بنایا ہے اور رسول بعد میں۔ پس یہ ہے عاجزی کی وہ اعلیٰ مثال جو آپنے اپنی اولاد اور اولاد کی اولاد میں پیدا کر دی۔ اسی طرح حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میری اسطرح تعریف نہ کیا کرو جس طرح مسیحی، مسیح ابن مریم کی تعریف میں غلو کرتے ہیں میں صرف اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں آپؐ اپنی تمام زندگی میں ارشاد ربانی قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ پر عمل فرماتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ کلمہ میں بھی آپؐ نے اپنی رسالت کے ساتھ ساتھ اپنی عبدیت کے اقرار کو لازمی قرار دیا اسی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے آپؐ نے ہمیشہ اُمت کی تربیت کے فریضہ کو سرانجام دیا ایک مرتبہ نماز کے دوران کوئی کمی بیشی ہوگئی جب آپنے سلام پھیرا تو کسی نے عرض کیا کہ کیا نماز میں کمی ہوگئی ہے فرمایا یہ کیا کہہ رہا ہے صحابہ نے عرض کیا کہ حضور آپؐ نے نماز کی رکعات کچھ کم پڑھائیں آپؐ نے فرمایا میں بھی تمہارے جیسا انسان ہوں جس طرح تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں اگر تم نماز میں کوئی ایسی بات دیکھو تو سبحان اللہ کہہ دیا کرو چنانچہ آپؐ نے بعد میں پھر سجدہ سہو فرمایا۔

ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا کہ مجھے غیب کا علم نہیں ہے اسلئے جب تم میں سے کوئی دو جھگڑنے والے میرے پاس فیصلہ کروانے کیلئے آئیں اور میں غلطی سے کسی ایسے آدمی کے حق میں فیصلہ کر دوں جس کا حق نہیں بنتا تو وہ اگر ناحق اپنے بھائی کی کوئی چیز لے گا تو وہ ایسا ہی ہے جیسے اس نے آگ کا ٹکڑا اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ ایک مرتبہ صحابہ آپ کو دیکھ کر احتراماً کھڑے ہوگئے فرمایا کہ بیٹھے رہو آپؐ ہمیشہ صحابہ کے ساتھ گھل ملکر بیٹھتے یہاں تک کہ آنے والے کو آپ کا پہچاننا مشکل ہو جاتا آپؐ اسقدر منکسر المزاج اور عاجزی کے پتلے تھے کہ گھر کے چھوٹے چھوٹے کام بھی کرتے تھے اور ان کو عار نہ سمجھتے تھے۔

فتح مکہ کے وقت آپکی عاجزی کی انتہا ہوگئی جبکہ ایک مقتدر ہونے کے باوجود ایک طرف تو آپ نے قصورواروں کے قصور معاف کر دیئے اور دوسری طرف اپنا سر مالک حقیقی کے حضور نہایت عاجزی کے ساتھ جھکا دیا۔

خطبہ جمعہ کے دوران حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عجز وانکسار کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان افروز اقتباسات پیش فرمائے اور درود شریف پر خطبہ جمعہ کا اختتام فرمایا۔ ☆☆☆

MUSLIM TELEVISION AHMADIYYA INTERNATIONAL

The First Islamic Digital Satellite Channel

mta

NOW ON ASIA SAT 3S FOR ASIA MIDDLE EAST AND FAR EAST

SATELLITE	:	Asia sat 3S
POSITION	:	105.5 Deg. East
FREQUENCY	:	3760 MHz
MIN DISH SIZE	:	1.8 Metre
POLARISATION	:	Horizontal
SYMBOL RATE	:	2600Mbps
FEC	:	7/8
VIDEO PID	:	......
MAIN AUDIO PID	:	Auto
ENGLISH / URDU	:	Auto

Broadcasting Round The Clock

AUDIO FREQUENCY

URDU	:	FRENCH	:
ENGLISH	:	TURKISH	:
ARABIC	:	INDONESIAN	:
BENGALi	:	RUSSIAN	

e-mail : info@alislam.org

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

Muslim TV AHMADIYYA International

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس

آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ اب آپ کا پسندیدہ ٹی وی چینل مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل ہو چکا ہے۔ الحمد للہ۔ ☆ اگر آپ اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرانا چاہتے ہیں۔ ☆ اگر آپ موجودہ فحاشی سے بھرپور ٹی وی چینلز سے بچ کر اپنی اور اپنے بچوں کی اخلاقی و روحانی پرورش کرنا چاہتے ہیں تو آپ ہمیشہ مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس ہی دیکھئے۔ اس میں امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس کے خطبات جمعہ اور وقف نو بچوں کے ساتھ آپ کی علمی و روحانی کلاسز گلشنِ وقف نو اور بستان وقفِ نو کے نام سے نشر ہوتی ہیں جبکہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی مجالس عرفان اردو، انگریزی اور عربی میں اور آپ کی بیان فرمودہ تعلیم القرآن کلاسز کے سباق باقاعدگی سے نشر ہو رہے ہیں۔ ان کے علاوہ زبانیں سکھانے، کمپیوٹر سائنس سے متعلق دیگر معلومات سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کا عربی رسالہ التقویٰ لندن۔ الفضل انٹرنیشنل لندن، ہفت روزہ بدر، البشریٰ اور جماعتی کتب اور دیگر معلومات Computer Internet پر دیکھ سکتے ہیں۔ اور ضروری پروگرام کی ویڈیو کیسٹ حاصل کرنے کیلئے نیچے لکھے پتہ جات پر رابطہ قائم کریں **نوٹ:** ایم ٹی اے کی جملہ نشریات کاپی رائٹ قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں۔ اس کے کسی بھی حصہ کی بلا اجازت اشاعت یا نشر خلاف قانون ہے۔

اب ایشیا سیٹ 3S پر

MTA International, P.O. Box 12926, London SW 18 4ZN
Tel : 44-181 870 0922 Fax : 44 - 181 874 8344
Website: http: www.alislam.org/mta

MTA QADIAN
Mohalla Ahmadiyya Qadian -143516
Ph: 01872-220749 Fax : 01872 - 220105